اسلامی زندگی

حاجی امیر الدین صاحب

شعبۂ نشر و اشاعت جامعہ ربانیہ
مُلتان شہر

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY ★ MAILSI ★
ACC 076171
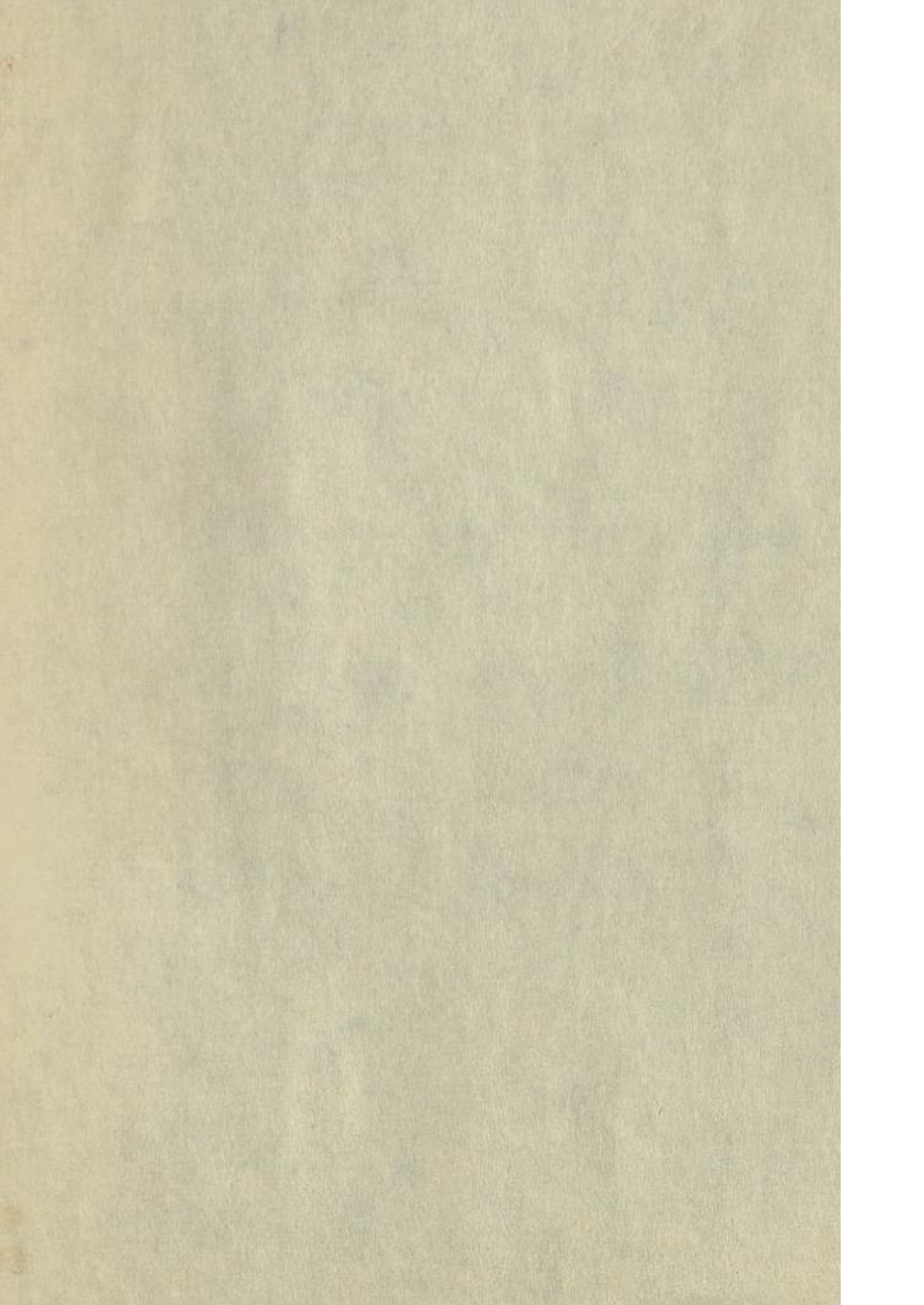
مطبوعہ ________ کوہستان پرنٹنگ پریس لاہور

اشاعت اوّل　　یک ہزار　　۱۳- رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۵ھ
مطابق ۲۵- اپریل سنہ ۱۹۵۶ء

اشاعت دوم　　یک ہزار

اشاعت سوم　　یک ہزار　　شوال سنہ ۱۳۸۹ھ

قیمت مجلد ________ ساڑھے تین روپے

قیمت غیر مجلد ________ تین روپے

—— ملنے کا پتہ ——

۱:- جامعہ ربانیہ ملتان

۲:- مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI PUBLIC LIBRARY
Masood Faisal Jhandir Library

تعارف

آدمی مسافر ہے اس کا اصلی وطن اور گھر آخرت ہے. جس کی طرف وُہ رواں دواں ہے. اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی چند روزہ زندگی اس لیے عطا فرمائی ہے کہ وُہ دنیا کے بازار سے زادِ راہ لیتا ہُوا آخرت کی منزل پر پہنچ جائے. اور وُہ زادِ راہ اسلام پر چلنے اور اس کے حکموں کے مُطابق زندگی گزارنے سے ہاتھ آتی ہے. لہذا اسلام کے احکام کا جاننا اور ان پر عمل کرنا ہر مُسلمان پر فرض ہے. مگر اس زمانہ میں لوگوں کو دین کی طرف بہت کم رغبت ہے. ہر شخص دین کا علم حاصل نہیں کر سکتا. اس لیے اس کتاب میں دین کے کچھ ضروری مسائل جمع کر دیئے گئے ہیں. تاکہ انہیں یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا آسان ہو.

اس کتاب کے اکثر مضامین راہ نجات سے ماخوذ ہیں اور اس کی تکمیل اور ترتیب میں بہشتی زیور. فروع الایمان. تعلیم الاسلام. ترجمان السنہ تبلیغِ دین وغیرہ معتبر کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے. علاوہ ازیں حضرت مولانا عبد الستار صاحب مفتی خیر المدارس مُلتان اور حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدرس قاسم العلوم مُلتان اور حضرت مولانا محمد یونس صاحب ہزاروی

مدظلہم نے نظرِ ثانی کر کے حسب ضرورت اس کی ترمیم و اصلاح فرمائی ہے
الحمدللہ ان حضرات کی نظرِ ثانی اور تصحیح سے ضروری اور کار آمد
مسائل کا مستند اور معتبر ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ جس کے لیے ان حضرات
کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر
عطا فرمائے۔ اور ان کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اگرچہ اس کی تصحیح میں مقدور بھر کوشش کی گئی ہے۔ تاہم انسان
خطاکار ہے۔ اس لیے ناظرین سے گذارش ہے کہ اگر وہ اس میں
اب بھی کوئی غلطی دیکھیں یا کسی مقام کو قابلِ اصلاح خیال فرمائیں تو
بے تکلف اپنی رائے سے مطلع کر کے مشکور فرمائیں۔

حصولِ برکت کے لیے فاتحہ سے ابتدا کر کے چہل حدیث پر کتاب
کا اختتام کیا گیا ہے۔

ابتدا ہے حمد سے اور انتہا چہل حدیث معتبر اس کے مسائل طرز میں اپنی عجیب
التجا ہے اپنے بندوں میں اسے قبول کر یا رحیم و یا کریم و یا سمیع و یا مجیب

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

احقر امیر الدین عفا اللہ عنہ

پیشِ لفظ

حامداً ومصلیاً

از حضرت مولانا عبدالستار صاحب مدظلہ، مفتی خیر المدارس ملتان

انسانی جدوجہد و مساعی کا مدار نظریات پر ہے جس نوعیت کے نظریات ہوں گے۔ اسی کے مطابق مساعی ظہور پذیر ہوں گی۔ نظریات صحیح ہیں تو انسانی اعمال کا رُخ بھی درست رہے گا۔ اور اگر نظریات میں کجی ہے تو اعمال و افکار کا پورا نظام بھی کجی کا شکار ہو جائے گا۔

انسانی زندگی کے بارے میں قرآن کریم نے اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ زندگی غیر محدود اور ابدی ہے اور جاہلیت قدیمہ وجدیدہ کے اس مفروضہ اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا کی قرآن کریم نے بڑی شدت سے تردید کی ہے۔ بہرحال حیات ابدی ہے۔ اور ماہرین تعلیم کے نزدیک تعلیم کا مقصد زندگی کی تعمیر ہے۔ تعلیم کے ذریعہ انسان اپنی مخفی صلاحیتوں کو بہتر طریق سے اجاگر کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب حیات غیر محدود اور ابدی ہے تو تعلیم بھی ایسی ہونی چاہیئے جو اس ازلی حیات کی تعمیر کی ضامن بن سکے۔ ورنہ صرف یہ کہ ایسی تعلیم ادھوری اور ناقص ٹھہرے گی۔ بلکہ حقیقت کے اعتبار سے اسے تعلیم کہنا ہی زیبا نہیں

کیونکہ جس تعلیم کی افادیت زندگی کے ایک مختصر ترین حصے تک محدود ہو اور زندگی کا طویل ترین دور اس تعلیم کے موضوع ہی سے خارج ہو۔ زندگی کا مختصر ترین حصہ جس سے آباد ہو اور زندگی کا غیر متناہی دور برباد ہو۔ ایسی تعلیم جہل سے زیادہ قریب ہے۔ اور ایسے علم کو معیارِ حیات قرار دینا جہالت ہے یا خود فریبی۔

گذشتہ ایک صدی سے ہمارا نظام تعلیم ایسے ہاتھوں میں رہا ہے جو ہماری شامتِ اعمال سے اس قرآنی نظریہ کے علی الرغم تحدید حیات کے قائل تھے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ہمارے نونہالوں کے لیے جو نصاب تجویز کیا گیا وُہ زندگی کے اس مختصر وقفے کے لیے تو قدرے مُفید اور تعمیری حیثیت کا حامل تھا۔ جسے ارباب حل و بست زندگی سمجھتے تھے لیکن یہ کہ اس نصاب کا تعمیری و افادی پہلو ابدیت حیات کا ساتھ دے سکے۔ ایسے نصاب سے یہ توقع رکھنا ہی غلط ہے۔ مجوزین نصاب کا جب نظریہ ہی یہ ہے کہ حیات محدود ہے تو ایسا نصاب جو حیات جاودانی کی تعمیر کا ضامن ہو وُہ کیونکر تجویز کر سکتے تھے۔

یہ نصاب سکولوں اور کالجوں میں پڑھانے کے لیے مرتب کیا گیا تھا چنانچہ ملکی درسگاہوں میں اسے پڑھا اور پڑھایا جانے لگا۔ اس کا اوّلین اثر یہ ہُوا کہ غیر شعوری طور پر مادی فلسفہ حیات کی جڑیں معاشرے میں

پھیلنا شروع ہوگئیں ۔ نوبت بانیجا رسید کہ آج پورا معاشرہ سماجی برائیوں کی لپیٹ میں ہے ۔ جو قدیم دور جاہلیت کی پیداوار ہیں اور نظریۂ تحدید حیات پر مبنی ہیں ۔ قیادت ان برائیوں سے معاشرہ کو پاک کرنا چاہتی ہے ۔ علاج تجویز کئے جاتے ہیں ، تدابیر سوچی جاتی ہیں ، منصوبے بنتے ہیں ۔ محکمے قائم ہوتے ہیں لیکن یہ برائیاں ختم ہونے کی بجائے وبا کی شکل اختیار کرتی جارہی ہیں ۔ بطور مثال رشوت ہی کو لیجئے ۔ ملک میں اس کی جس قدر گرم بازاری ہے ۔ الحفیظ ۔ الامان ۔ اس کی بندش کے لیے عام ضوابط کے علاوہ انسداد رشوت ستانی کا مستقل محکمہ بھی برسوں سے قائم ہے ۔ مگر نتیجہ کیا ہوا ۔ ؏ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی ۔

انٹی کرپشن والوں کا پاؤں بھی اسی " زلفِ یار " میں اُلجھ جاتا ہے جس کی گرفت سے مُعاشرہ کو آزاد کرانے کے لیے یہ محکمہ وجود میں آیا تھا مقصد یہ ہے یہ برائیاں ہمارے غلط نظام تعلیم ۔ مادی فلسفہ حیات کے نتیجہ میں معاشرے کے اندر ناسور کی حیثیت اختیار کرچکی ہیں جب تک نظام تعلیم کے اس بنیادی نقص کو دُور نہیں کیا جائے گا ۔ مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوسکتے ۔ نصاب کی اسی شب کوری کو دُور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سابقہ نصابوں کی بجائے ایسے جدید نصاب مرتب کئے جائیں ۔ جو ملکی ضروریات کے ساتھ ساتھ قرآنی نظریات سے بھی نہ صرف

یہ کہ ہم آہنگ ہوں بلکہ یہ نظریات بنیادی عنصر کی حیثیت سے ان نصابوں میں شامل ہوں۔ اسلامی ماہرینِ تعلیم کی رائے ہے کہ تاریخ جغرافیہ، حساب وغیرہ علوم مروجہ کو بھی اس نہج سے پڑھایا جانا چاہیئے کہ ان کی ابتدا بھی دینی نقطہ سے ہو اور انتہا میں بھی ساری تفصیلات اسی نقطہ پر سمٹ آنی چاہیئے۔

جب تک ایسے نصاب مدون نہیں ہو جاتے۔ اُس وقت تک کم از کم یہ تو لابدی امر ہے کہ بچّوں کو قرآن کے بنیادی نظریات اور ارکانِ اسلام کے متعلق ضروری معلومات سے کماحقہ، روشناس و آگاہ کیا جائے تاکہ وُہ اپنی زندگیوں کو انھی بنیادوں پر تعمیر کر سکیں۔ جو قرآن کریم نے انسانیت کو عنایت فرمائی ہیں۔ نصاب کی اس کمی کو پُورا کرنے کے لیے دین کا درد رکھنے والے بہت سے حضرات نے اپنے اپنے طرز پر مختلف اوقات میں رسائل و کتابیں لکھی ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے محترم بزرگ جناب حاجی امیرالدین صاحب کی زیرِ نظر کتاب "اسلامی زندگی" بھی ہے۔ کتاب کا مقصد نام سے ظاہر ہے۔ ہمارا مغربیت زدہ ماحول ہر جانب سے جاہلی اور غیر اسلامی زندگی کی زد میں ہے۔ محترم مولف زید مجدہم چاہتے ہیں کہ معاشرتی زندگی میں قدم رکھنے سے پہلے نونہالانِ قوم کے ذہنوں کی صاف اور سادہ پلیٹ پر اسلامی زندگی کے انمٹ نقوش ثبت کر

دیئے جائیں۔

اس کتاب میں زبان سلیس اور عام فہم اختیار کی گئی ہے تاکہ مضامین کے فہم میں بچوں کو دشواری نہ ہو۔ متعدد تعلیمی ادارے اپنے تجربہ کی روشنی میں اسے داخل نصاب کر چکے ہیں۔ سیدی حضرت مولانا خیر محمد صاحب دامت برکاتہم بھی کتاب ہذا کو پسند فرماتے ہوئے مدرسہ خیر المدارس کے مختلف شعبوں کے نصابوں میں شامل فرما چکے ہیں۔ یہ امر کتاب کی افادیت اور صحت کے لیے کافی ضمانت قرار دیا جا سکتا ہے۔

دُعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اسے قبولیت عامہ سے نوازیں۔ اور مؤلف سلمہٗ کے لیے ذخیرہ آخرت بنائیں۔

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

تصدیق جامع الشریعت والطریقت استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب دامت برکاتہم مہتمم مدرسہ عربی خیر المدارس مُلتان

مولانا عبدالستار صاحب نے جو لکھا ہے مَیں اس کے ساتھ موافقت کرتا ہوں۔

خیر محمد

۱۷ ؍شعبان ۱۳۸۹ھ

مطابق ۳۰ ؍اکتوبر ۱۹۶۹ء

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُعا

بنامِ خداوندِ ارض و سما
جو رحمٰن ہے رحم والا بڑا
وہی ہے سزاوارِ حمد و ثنا
جو سارے جہانوں کو ہے پالتا
بڑا مہرباں اور نہایت رحیم
ہے مخلوق پر اس کا لطفِ عمیم
قیامت کے دن کا ہے مالک وہی
نہ ہوگا سوا اس کے حاکم کوئی

تیری ہی عبادت ہیں کرتے خُدا
تجھی سے مدد مانگتے ہیں سدا
ہمیں سیدھے رستے پہ مولا چلا
چلے جس پہ سب انبیاء اولیا
نہ بھٹکے وُہ رَہ سے تری اے خُدا
نہ اُن پر غضب تیرا نازل ہُوا
الٰہی میری یہ دُعا کر قبول
تو فضل و کرم سے طفیلِ رسول
ہمیں دو جہاں کی ہو خوبی عطا
عذابِ جہنّم سے ہم کو بچا

اسلام

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو سچّا مان کر اس کے احکام پر چلنے کا نام اسلام ہے۔

اسلام کے لفظی معنی سپرد کرنا اور گردن جھکانا ہیں۔ یعنی اپنے ارادے اور مرضی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مرضی پر چلنا اور اس کے احکام کے سامنے گردن جھکانا۔

ہمارے دین کا نام اسلام ہے۔ جو ہمیں شریعت کے مُطابق زندگی گذارنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی دین پسند ہے۔ اور وہ اسی پر چلنے سے راضی ہوتا ہے۔

کامل اور سچّا مذہب

مذہب تو دنیا میں بہت ہیں۔ مگر اسلام کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جس میں انسانی زندگی کی تمام ضرورتوں اور حالتوں کے متعلق احکام بیان کیے گئے ہوں۔ لیکن اسلام میں قیامت تک آنے والے انسانوں کی تمام ضرورتوں کے متعلق احکام پائے جاتے ہیں اور زندگی گذارنے کیلئے امیر و غریب ادنیٰ اعلیٰ ہر

کسی کو عمل کی راہ ملتی ہے۔ مگر دوسرے مذاہب میں انسانی زندگی کی ضرورتوں کے سارے احکام نہیں پائے جاتے اس لیے وہ زندگی گذارنے میں آدمی کی پوری رہنمائی نہیں کر سکتے۔

خالق کے سوا مخلوق کی ضروریات کا پورا پورا علم اور کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اس لیے خالق کے سوا تمام ضرورتوں پر حاوی قانون کوئی دُوسرا نہیں بنا سکتا اس سے ثابت ہُوا کہ اسلام خُدا کا بنایا ہُوا کامل اور سچّا مذہب ہے اور اس کی تعلیم ہر لحاظ سے کافی ہے۔

نجات کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت اور نجات کے لیے بُہت سے پیغمبر بھیجے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جس قدر انبیاء علیہم السلام آئے۔ وُہ کسی ایک قوم یا ملک اور شہر میں خاص زمانہ کے لیے آتے رہے جب تک ان کی نبوت کا زمانہ باقی رہتا۔ ان کی تعلیم بھی باقی رہتی لیکن جب ان کی نبوت کا زمانہ ختم ہو جاتا اور ان کی تعلیم کی ضرورت باقی نہ رہتی۔ تو ان کی تعلیم اور واقعات زندگی مٹ جاتے اور صحیح صورت میں

باقی نہ رہتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسرا نبی آجاتا۔ اب اس کی اطاعت کرنا لازم ہو جاتا۔ اور پہلے نبی کی تعلیم پر چلنے کا حکم بند ہو جاتا۔

اس طرح جب ایک ایک کر کے سب نبی آ چکے اور اُن کی نبوّت کا زمانہ ختم ہو گیا اور ان کی تعلیم اصلی شکل میں باقی نہ رہی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دُنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی تعلیم اور واقعاتِ زندگی کو قرآن مجید اور احادیث کے ذریعہ ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما دیا۔ پس آپ کی تعلیم اور نبوّت کا زمانہ ہمیشہ کے لیے باقی رہے گا۔ اس لیے آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئیگا۔ اور کارِ نبوّت، امت، کے سپرد کر دیا گیا۔

اب آپ کی تعلیم پر چلنے اور آپ کی اطاعت کرنے سے ہی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے بغیر اللہ کو راضی کرنے اور آخرت کے عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں۔

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر چلنا اور آپ کے طرزِ زندگی کے مطابق زندگی گذارنا نجات کا ذریعہ ہے

ؔ دین کی دعوت..

مسلمان جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو سچّا مان کر اس کے احکام پر چلتا ہو وُہ مسلمان ہے۔

اللہ اور رسول کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وُہ اپنی ذات اور صفات میں اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کے سارے حکم سچّے ہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچّے اور آخری رسول ہیں۔ ان کی سنت اور طریقے کے موافق عمل کرنا ضروری ہے۔

مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے۔ جو مُسلمان ہوگا خُدا کے دوستوں میں داخل ہوگا۔ دُنیا میں اُس پر رحمت ہوگی اور آخرت میں بڑے بڑے درجے ملیں گے۔ مسلمان ہونے کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اس لیے ہر انسان کو چاہیئے کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے اور ان پر عمل کرے۔ پھر اپنی اولاد اور گھر والوں کو سکھائے تاکہ مرنے کے بعد عذاب سے نجات پا سکے ؂

دین پر چلنے کا صحیح راستہ

قیامت قریب ہے۔ فتنوں کا زمانہ ہے۔ خودغرض لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کے طریق کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے مطابق دین کی باتوں میں ہیر پھیر کرتے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کو دھوکا دے کر گمراہ کر رہے ہیں۔ دین کا بچانا مشکل ہو رہا ہے۔ عزیزو یہ بہت قیمتی چیز ہے۔ اس لیے ہر کسی کی بات کو بغیر پرکھے نہیں ماننا چاہیے۔

احکام دین کی پرکھ

دین کی سب باتوں کی پرکھ قرآن و حدیث اور اجماع و قیاس چار چیزوں سے ہوتی ہے۔

۱۔ **قرآن مجید**۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا۔ اور اس میں دین کی سب باتیں اور قانون بیان

فرمائے۔ پس قرآن مجید کے سب احکام دین کے احکام ہیں

۲۔ **حدیث شریف** ۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور حدیث اس کی شرح اور تفسیر ہے۔ قرآن مجید میں حدیث کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لیے حدیث کا ماننا اور اس پر چلنا قرآن مجید کے حکم کی تعمیل ہے اگرچہ قرآن مجید میں دین کی سب باتیں موجود ہیں۔ لیکن ان میں بعض باتیں ایسی ظاہر ہیں۔ کہ ان کو تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے مگر بعض باتیں ایسی ہیں۔ جن کو ہر شخص قرآن مجید سے نہیں سمجھ سکتا۔ ان کی وضاحت اور شرح کے لیے حدیث کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں نماز کا تو حکم ہے۔ مگر اس کے پڑھنے کا طریقہ نہیں بتایا گیا۔ صحابہ کرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حدیث سے ہی نماز پڑھنے کا طریقہ معلوم ہُوا۔ کتے اور گدھے کا حرام ہونا بھی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت سے اور احکام بھی حدیث پاک ہی سے سمجھے جا سکتے ہیں۔

۳۔ **اجماع** ۔ جن باتوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا ائمہ مجتہدینؒ کا اجماع ہو وہ سب باتیں دین میں داخل ہیں

ان کا ماننا ضروری ہے۔ قرآن و حدیث میں ان کے ماننے کا بھی حکم موجود ہے۔

۴۔ **قیاس** ۔ اگرچہ دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بتلا دی گئی ہیں۔ اور ایسے قاعدے اور قانون بیان کر دیئے گئے ہیں۔ کہ قیامت تک پیش آنے والے تمام مسائل اور ضرورتوں کے احکام ان سے معلوم ہو سکتے ہیں مگر ان میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ ہر شخص قرآن و حدیث سے ان کے حکم کو نہیں سمجھ سکتا۔ دین کی ایسی باریک باتوں کے احکام مجتہدوں نے قرآن و حدیث سے سمجھ کر بیان کیے ہیں۔ ان کی بتائی ہوئی باتیں بھی قرآن و حدیث کے احکام میں داخل ہیں۔ ان کا ماننا بھی ضروری ہے۔

پس جو باتیں قرآن و حدیث اور اجماع و قیاس سے ثابت نہیں وہ دین میں داخل نہیں۔

تقلید | جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا تو صحابہ کرامؓ کو جس مسئلہ کی ضرورت پیش آتی۔ آپؐ سے دریافت کرتے اور اس پر عمل کرتے۔ جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور صحابہ کرامؓ کا

زمانہ آیا تو انہوں نے جس طرح آپؐ کو عمل کرتے دیکھا اور فرماتے سُنا ۔ اسی طرح عمل کرتے رہے البتہ ضرورت کے وقت ایک صحابی دوسرے صحابیؓ سے بھی دریافت کر لیتا تھا ۔ پس اصل دین یہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے صحابہ کرام کو پہنچا ۔ ہمارے لیے مقدم یہی تھا کہ دین میں کسی صحابی کی پیروی کرتے مگر صحابہؓ کو دین کے مسائل ایک جگہ جمع کرنے کی نہ ضرورت پیش آئی نہ فرصت ملی ۔ دین کی تمام روائیتیں صحابہ کرام میں بکھری پڑی تھیں ۔ اس لئے سارے مسائل میں کسی ایک صحابی کی پیروی ممکن نہیں تھی ۔ جب صحابہ کرام کا زمانہ ختم ہونے لگا تو دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے ائمہ مجتہدینؒ کو پیدا کیا کہ وہ لوگوں کے لیے احکام جمع کریں ۔ چنانچہ انہوں نے قرآن و حدیث سے پختہ طور پر جانچ کر اور صحابہ کرام کی بیان کی ہوئی حدیثوں سے سمجھ کر دین کے سارے مسائل جمع کیے ۔ ان میں سے کسی ایک کے طریقہ کو اختیار کرنا اور اس کی پیروی کرنا تقلید کہلاتا ہے جو دراصل صحابہ کرامؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے دین ہی کی پیروی ہے ۔

تقلید واجب ہے

مجتہد بہت ہوئے ہیں۔ ان میں چار زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ۔ حضرت امام شافعیؒ۔ حضرت امام مالکؒ حضرت امام احمدؒ چاروں اماموں کی تعظیم واجب ہے اور ان میں سے کسی ایک امام کی تقلید اور پیروی کرنا نہایت ضروری ہے ہندوستان اور پاکستان کے لوگ زیادہ تر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ اور حنفی کہلاتے ہیں۔

اماموں کے چاروں مذہبوں کی مثال ایسی سمجھو کہ ایک نہایت میٹھا دریا ہے۔ اس میں سے ایک شخص نے سرخ شیشی میں پانی بھر لیا۔ دوسرے نے سبز میں تیسرے نے زرد میں چوتھے نے نیلی شیشی میں۔ پس سب شیشیوں میں ایک ہی شیریں پانی ہے۔ جس کے مختلف رنگ نظر آتے ہیں۔ اسی طرح چاروں مذہب در اصل ایک ہی میٹھے چشمہ کی مختلف نہریں ہیں۔

حدیث وفقہ کا انکار گمراہی ہے

یاد رکھو قرآن مجید کی آیات کا صحیح مطلب اور

منشا خود اللہ تعالیٰ نے حضور کو وحی کے ذریعہ بتایا۔ جسے حضور نے احادیث کے ذریعہ بیان فرمایا۔ پس احادیث قرآن مجید کی شرح اور تفسیر ہے۔ حدیث کے خلاف اپنی رائے سے قرآن مجید کا مطلب بیان کرنا بد دینی کی بات ہے جو لوگ حدیث کے منکر ہیں وہ بے دین ہیں اور جو لوگ فقہ کا انکار کرتے اور قرآن و حدیث کا مطلب پہلے بزرگوں کی تحقیق کے خلاف اپنی مرضی سے بیان کرتے ہیں وہ بھی گمراہ ہیں ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہیئے۔

دین حق

چاروں مذہب حق ہیں۔ کیونکہ ہر ایک امام نے قرآن و حدیث سے ہی مسائل نکالے ہیں۔ اس لیے ان بزرگوں کے جمع کئے ہوئے مسائل پر عمل کرنا قرآن و حدیث پر ہی عمل کرنا ہے۔ اور یہ مجموعہ وہی دین ہے۔ جو صحابہ کرامؓ سے ان کو پہنچا۔ اور صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ پس ان میں سے کسی ایک مجتہد کی پیروی کرنا درحقیقت اس کی اطاعت نہیں بلکہ اس کے طریقہ پر حضورؐ اور صحابہ کرامؓ ہی کی پیروی ہے اسی میں سلامتی ہے اور یہی دین حق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکوں کی

راہ چلنے کا حکم فرمایا ہے اور دوسری راہوں کو غضب اور گمراہی کی راہ بتایا ہے۔ لوگوں نے پہلے بزرگوں کے خلاف جو نئے نئے طریقے نکال رکھے ہیں وہ درست نہیں۔ ان سے بچنا اور الگ رہنا چاہیئے ؎

دین کا سیدھا راستہ اور اس پر چلنے کا صحیح طریق

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دین عطا فرمایا۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو اسی دین کی تعلیم دی اور ارشاد فرمایا کہ وہ جماعت ہدایت اور حق پر ہوگی۔ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر چلے گی غرضیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا طریق ہی دین کا سیدھا اور سچا راستہ ہے ؎

پھر یہی دین صحابہ کرامؓ نے تابعین اور تبع تابعین[1] تک پہنچایا۔ پس تابعین اور تبع تابعین تک حضورؐ کا لایا ہوا دین صحابہ کرامؓ کی برکت سے اصل شکل میں پہنچا ان حضرات میں سے ائمہ مجتہدینؒ نے نئی ضرورتوں کے احکام قرآن و حدیث سے معلوم کرنے کے قواعد اور دین

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کو خیر القرون یعنی سب زمانوں سے بہتر فرمایا۔

کے بکھرے ہوئے تمام مسائل کو ایک جگہ جمع کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کے ہاتھوں دین کو قیامت تک کے لیے محفوظ فرما دیا گویا ان کا جمع کیا ہوا دین دراصل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ والا دین ہے ۔

پس ان بزرگوں میں سے کسی ایک کے طریق کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنا دین پر چلنے کا سیدھا اور صحیح راستہ ہے ۔ اس کے خلاف اپنی مرضی سے کمی بیشی یا ہیر پھیر کرنا دینِ حق کے خلاف ہے ۔ اور اس پر عمل کرنا گناہ ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے ۔

بدعت

جس بات کا دین میں کوئی ثبوت نہ ہو ۔ اسے دین اور ثواب سمجھ کر کرنا بدعت ہے لوگ بہت سی ایسی رسمیں اور باتیں کرتے ہیں ۔ سچے مسلمان کو اس سے بچنا چاہیئے ۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے ۔ دین مکمل ہو چکا ہے اب اس میں کوئی نئی بات داخل نہیں ہو سکتی اپنی خواہش سے کسی رسم کو عبادت بنا لینا دین نہیں ۔ بلکہ دین کو بدلنا اور مٹانا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کی بدعت اور گمراہی سے محفوظ رکھے ۔

اصطلاحات

حدیث ۔ جو بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی یا اس کے کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ یا جس بات کو آپ نے کسی کو کرتے دیکھا ہو اور منع نہ فرمایا ہو۔ اسے حدیث کہتے ہیں۔

سُنّت ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو سُنّت کہتے ہیں۔

وحی ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں کو جو باتیں فرشتوں کے واسطہ سے یا بغیر کسی واسطہ کے بتلائی جاتی ہیں وحی کہلاتی ہیں۔

صحابی ۔ جس مسلمان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو۔ اور اس کی وفات بھی اسلام پر ہوئی ہو۔ اسے صحابی کہتے ہیں۔

اجماع ۔ کسی مسئلہ میں صحابہ کرامؓ یا ائمہ مجتہدین کے متفق ہونے کو اجماع کہتے ہیں۔

قیاس ۔ نئی اور وقتی ضرورتوں کا حکم اصولِ فقہ کے مقررہ قاعدوں کے مطابق معلوم کرنا قیاس کہلاتا ہے۔

فقہ ۔ وہ علم ہے جس میں قرآن و حدیث اور اجماع و قیاس

کے ذریعہ دین کے عملی احکام کے متعلق یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ حلال ہیں یا حرام۔ واجب ہیں یا سنت. مستحب ہیں یا مباح۔

دین الٰہی کے احکام ۔ احکامِ الٰہی کی آٹھ قسمیں ہیں:۔ فرض۱ واجب۲ ۔ سنت۳ ۔ مستحب۴ ۔ حرام۵ ۔ مکروہ تحریمی۶ مکروہ تنزیہی۷ ۔ مباح۸ ۔

جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے. ان کو امر اور جن کے کرنے سے منع کیا گیا ہے انہیں نہی کہتے ہیں ۔

تابعین ۔ جن مسلمانوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ان کو تابعین کہتے ہیں۔

تبع تابعین ۔ جن حضرات نے تابعینؒ کی زیارت کی ہے ۔ ان کو تبع تابعین کہتے ہیں۔

مشق

۱۔ بتاؤ کہ اسلام سچا اور کامل مذہب ہے؟ ۲۔ مسلمان کسے کہتے ہیں؟ ۳۔ اللہ اور رسولؐ کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟ ۴۔ ثابت کرو کہ اسلام پر چلنا ہی نجات کا ذریعہ ہے؟ ۵۔ تقلید کسے کہتے ہیں۔ دین کے احکام کو کن چیزوں سے پرکھا جاتا ہے؟ ۶۔ دین کا سیدھا راستہ اور اس پر چلنے کا صحیح طریق کیا ہے؟

کلمۂ طیّبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود[1] نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ہمارا مذہب اسلام ہے۔ اسلام کا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ اسے کلمہ طیّبہ کہتے ہیں۔ اس کو ماننے اور اس پر چلنے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے۔ کلمہ کو ماننے کا مطلب اللہ اور رسول کے تمام حکموں کو ماننا ہے۔

کلمہ کے دو جزو ہیں۔

(۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی ہمارا معبود ہے۔ ہم اسی کی عبادت کریں گے۔ اور اسی سے اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگیں گے۔ اور اپنی زندگی اس کی مرضی کے مطابق گذاریں گے۔ کیونکہ ہماری زندگی کا مقصد صرف اسی کو راضی کرنا ہے۔

---

[1] معبود وہ ذات ہے جس کی عبادت کی جائے اور اس سے اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگی جائیں۔

(۲) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لیے بھیجا کہ میرے حکم بندوں کو پہنچائیں اور سمجھائیں۔ پھر ان پر عمل کرکے دکھائیں۔ تاکہ لوگوں کو میری رضامندی کا راستہ معلوم ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ پر چلنا ہی خدا کی فرنبرداری اور رضامندی ہے۔ ایسی زندگی اختیار کرنا اور اسے دُنیا میں رواج دینا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ آپ کے طریق کے خلاف جو عمل بھی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اُسے قبول نہیں فرماتے۔

کلمہ کے فضائل کلمہ کے فضائل تو بے شمار ہیں۔ یہاں چند ایک کا بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ اللہ کے نام اور ذکر میں بڑی برکت ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سب اذکار سے افضل ہے۔

۲۔ اس کلمہ کے ذکر سے دلوں کو سرور اور اطمینان ہوتا ہے۔

۳۔ کلمہ سارے دین کی بنیاد ہے۔ بلکہ دُنیا بھی اسی کی برکت سے آباد ہے۔ جب اس کلمے کے ماننے اور کہنے والا

کوئی نہ رہے گا۔ تو دُنیا فنا ہو جائے گی۔

۴۔ اگر تمام زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ایک پلڑے میں رکھے جائیں۔ اور کلمہ دُوسرے پلڑے میں تو کلمے والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ دل سے اللہ کا نام لینا اتنا وزنی ہے۔ کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تل سکتی۔

۵۔ کلمہ جنّت کی کنجی ہے۔ نماز۔ روزہ اور دیگر عمدہ سے عمدہ اعمال بھی اگر موجود ہوں۔ تو بھی جنّت کا دروازہ نہیں کھُل سکتا۔ جب تک کہ ان کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نہ ہو۔ اس کے بغیر سب عمل ہیچ اور بیکار ہیں۔

۶۔ اگر کوئی کافر اس کلمہ کو دل سے پڑھ لے تو جو گناہ وُہ کفر کی زندگی میں کر چکا ہے۔ دفعتہً مُعاف ہو جاتے ہیں اور اس کو ایسی نئی اور پاکیزہ زندگی نصیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ وُہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا ہے۔

۷۔ اس سے دل روشن ہوتے ہیں اور اللہ کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے بزرگ لوگ اپنے مریدوں کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں روزانہ اس کا ذکر بتلاتے ہیں۔

وُہ لوگ مبارک ہیں جو اس پاک کلمہ کے ورد میں اپنی عمریں

ختم کر دیتے ہیں۔

کلمہ کی تعلیم

کلمہ ہمیں صرف اللہ کی عبادت کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دین پر چلنے کا حکم دیتا ہے۔

زندگی کی دو راہیں

زندگی گذارنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک خُدا کی مرضی کے مطابق دُوسرا اپنی مرضی کے مطابق۔

اسلامی زندگی

اگر آدمی اللہ کی عبادت کرے۔ گنُاہوں سے بچے۔ ہر حال اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے۔ اپنے کاروبار، لین دین، ملنے جلنے، رہنے سہنے، کھانے پینے اور اخلاق و عادات میں خُدا کی مرضی اور حکم کا تابع رہے۔ اور اپنی زندگی کی باگ ڈور شریعت کے ہاتھ میں دے دے۔ تو اس کی ساری زندگی عبادت بن جاتی اور اللہ کی یاد میں گذرتی ہے۔ ایسی زندگی کو جو خُدا کی مرضی کے مُطابق گذاری جائے اسلامی زندگی کہتے ہیں۔

غیر اسلامی زندگی

جو آدمی اللہ کی نافرمانی کرے اور گناہوں سے نہ بچے۔ ہر حال اور ہر کام میں اپنی

تدبیر اور کوشش پر بھروسہ کرے ۔ اور اس کا کھانا پینا، رہنا سہنا ملنا جلنا، اور اخلاق و عادات اپنی مرضی کے تابع ہوں تو ایسے آدمی کی زندگی حیوانوں کی طرح خواہش کی پیروی میں گذرتی ہے۔

پس ایسی زندگی کو جو اپنی مرضی اور خواہش کے مُطابق گذاری جائے غیر اسلامی زندگی کہتے ہیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کو بہُت ناپسند ہے ۔ قیامت کے دن اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

مُسلمان کو چاہیئے کہ وہُ اپنے ارادہ اور خواہش کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مُطابق زندگی گذارے اور اس کی عبادت اس طریق سے کرے جس طرح کہ اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائیُ ہو ۔

پس کلمہ کی حقیقت اپنے آپ کو پوُرے طور پر اللہ کے سپرُد کر دینے کا عہد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلنے کا اقرار ہے ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کسی بڑے سے بڑے کی اطاعت بھی عہد شکنی اور غداری ہے ۔

ارکانِ اسلام

اسلام ہمیں خدا کی عبادت کرنے اور فرمانبرداری کی زندگی گذارنے کا حکم دیتا ہے۔ اس پاکیزہ زندگی کی بُنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ جنہیں ارکان اسلام کہتے ہیں۔ ان کی پابندی کے بغیر آدمی سچّا مُسلمان نہیں ہو سکتا۔

(۱) کلمہ شہادت یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی گواہی دینا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲) نماز قائم کرنا

(۳) زکوٰۃ دینا۔

(۴) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

(۵) حج کرنا۔

۱۔ عزیزو۔ اسلام کی عمارت ان پانچ ارکان پر قائم ہے ایک مکان کے لیے جس طرح ستون اور دیواریں ضروری ہیں اور ان کے بغیر کوئی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح

اسلام کے لیے ان ارکان کا ہونا ضروری ہے۔ ان کے بغیر دین باقی نہیں رہ سکتا۔

ایک مکان کی دیوار کے گرنے سے جس طرح دوسری دیواروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے ایک رکن کو چھوڑنے سے دوسروں پر اثر پڑتا ہے اور وہ چھوٹ جاتے ہیں اور ایک کی پابندی سے دوسروں کے ادا کرنے کی توفیق ہوتی ہے۔ بلکہ صحیح طریق پر ارکانِ اسلام ادا کرنے سے ان کا اثر ساری زندگی پر پڑتا ہے۔ اور وُہ اللہ کی اطاعت میں گذرنے لگتی ہے۔ البتہ رسمی طورَ پر ادا کرنے سے اُن کا زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۲ - اسلام ایک خیمہ کی مثل ہے۔ جو پانچ چوبوں پر کھڑا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ درمیانی چوب کے بغیر خیمہ کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اور کونوں کی چوبوں میں سے اگر کوئی چوب نہ ہو تو اس طرف کا حصّہ گر کر خیمہ کو ناقص اور ادھورا کر دیتا ہے۔

کلمہ اسلام کے خیمہ کی درمیانی چوب ہے۔ جس پر سارے دین کا دار و مدار ہے۔

نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اس کے کونوں کی چوبیں ہیں۔

اگر ان میں سے کوئی رکن چھوٹ جائے تو اس سے اسلام ادھورا اور ناقص ہو جاتا ہے۔

۳۔ ہر چیز اپنی علامتوں سے پہچانی جاتی ہے مسافر راستے کے مقامات اور نشانوں سے ہی اپنے راستہ کے صحیح اور غلط ہونے کا اندازہ لگاتا ہے۔ اگر اس کے سفر میں وہی مقامات اور نشان آئیں جو اُس راہ پر واقع ہیں۔ تو وہ ٹھیک اور صحیح راستے پر جا رہا ہے۔ اگر اس کی راہ میں کسی دوسرے راستے کے نشان اور منزلیں آتی ہوں تو وُہ صحیح راہ کو چھوڑ کر غلط راستے پر چل رہا ہے۔

ارکانِ اسلام، اسلامی زندگی کے راستے کی علامتیں اور نشان ہیں۔ جس آدمی میں یہ اعمال پائے جاتے ہوں وہ یقیناً اسلام کے راستے پر جا رہا ہے اور جس کی زندگی ان اعمال سے خالی ہے۔ وہ غیر اسلامی راستے پر چل رہا ہے۔

خلاصہ

اسلام کی بنیاد پانچ باتوں (کلمہ، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج) پر ہے۔

کلمہ اسلام کی جڑ اور ایمان کی جان ہے۔ اس کے بغیر اسلام کا وجود نہیں پایا جاتا۔ ایمان نہ ہو تو کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ سب عمل ہیچ اور بیکار ہیں۔

باقی ارکان (نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج) اسلام کی شکل وصورت ہیں جس سے اسلام کی پہچان ہوتی ہے۔ ان میں سے اگر بعض ارکان ترک کر دیئے جائیں تو اسلام ادھورا اور ناقص رہ جاتا ہے مگر ان سب کو چھوڑنا اسلام کی صورت کو مٹانا ہے۔ ایسے اسلام کے جاتے رہنے کا ہر وقت اندیشہ ہے۔ دیگر اعمالِ صالحہ اسلام کی زینت ہیں۔ اگر وہ پائے جائیں تو اسلام حسین وجمیل ہے ورنہ حسن وجمال سے عاری ہے۔ یہ سب ارکان اسلام کی علامتیں ہیں انہیں اعمال سے آدمی کے مسلمان ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

مشق

۱۔ اسلام کا کلمہ کیا ہے۔ اس کے معنی بھی بتاؤ؟

۲۔ کلمہ کا حاصل کیا ہے؟ ۳۔ کلمہ کے فضائل بیان کرو؟

۴۔ اسلامی اور غیر اسلامی زندگی سے کیا مراد ہے؟

۵۔ کلمہ کی تعلیم بیان کرو؟

پہلا رُکن

کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں.

توحید اللہ تعالیٰ ہی کو معبود ماننا اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ جاننا توحید ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو صرف ایک جاننا ہی توحید نہیں بلکہ یہ عقیدہ رکھنا بھی ضروری ہے کہ جس طرح وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی خاص صفات (پیدا کرنا۔ مارنا۔ روزی دینا۔ نفع نقصان پہنچانا۔ حاجت روائی کرنا وغیرہ وغیرہ) میں بھی واحد اور بے مثل ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو ان صفتوں کا

مالک سمجھنا شرک ہے۔

رسالت

اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں اور رسولوں کو اپنے بندوں تک جس پیغام پہنچانے پر مقرر فرمایا ہے اسی پیغام رسانی کا نام رسالت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا سچّا اور آخری نبی ماننا آپ کی رسالت کا اقرار ہے۔

نبی کے اعتماد پر اللہ کے احکام کو ماننا ضروری ہے۔ اگر کوئی آدمی نبی کے فرمانے سے نہیں بلکہ اپنی عقل اور مرضی سے توحید کا اقرار کرتا ہے۔ تو اس کا اقرار معتبر نہیں۔ جو عمل اپنی مرضی کی بِنا پر کیا جائے۔ وہ عبادت نہیں بنتا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں فرماتے۔ صرف وہی عمل عبادت ہے۔ جو نبی کی اطاعت میں کیا جائے۔

کلمہ پڑھنے اور توحید و رسالت کے اقرار سے مراد دینِ اسلام کو قبول کرنا اور اس کے سارے حکموں کو ماننا ہے جیساکہ عام بول چال میں کسی کے مسلمان ہو جانے کو یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ کافر بھی کلمہ پڑھنے کا مطلب ایمان لانا اور اسلام قبول کرنا

ہی سمجھتے تھے ۔

مشق

۱ - کلمہ شہادت اور اس کے معنی بتاؤ ؟

۲ - توحید سے کیا مراد ہے ؟

۳ - رسالت کسے کہتے ہیں ؟

۴ - کون سا عمل عبادت بنتا ہے اور کون سا عبادت نہیں بنتا ؟

۵ - کلمہ پڑھنے سے کیا مراد ہے ؟

ایمان

کلمہ کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا اور نبی کے اعتماد پہ اس کے لائے ہوئے سارے حکموں کو تسلیم کرنا ایمان ہے۔

جاننے۔پہچاننے اور اقرار کرنے کا نام ایمان نہیں

فرعون۔یہود اور منافق ایمان سے محروم تھے۔ حالانکہ فرعون جانتا تھا کہ موسےٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب پہچانتے تھے کہ یہ وہی رسول ہیں جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے تورات میں دی ہے۔ منافق بھی کھلم کھلا آپؐ کی رسالت کا اقرار کرتے تھے۔ پس بغیر اطاعت کے نبی کو جاننا پہچاننا اور اس کی رسالت کا اقرار کرنا بیکار ہے۔ ایمان حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک نبی کی اطاعت نہ کرے۔ اور دل سے اس کے لائے ہوئے سارے احکام قبول نہ کرے۔

دیکھ کر ماننا بھی ایمان نہیں

ایمان در اصل ایک یقین ہے

جو نبی کے کہنے پر بن دیکھے غیب کی باتوں پہ کیا جاتا ہے۔
مرنے سے پہلے عذاب کے فرشتے نظر آنے پہ ماننا بھی ایمان نہیں۔ قیامت کے دن جب فرشتے۔ جنت دوزخ وغیرہ آخرت کی چیزیں آنکھوں کے سامنے ہوں گی تو اس وقت سب کافر مان جائیں گے۔ یہ ماننا بھی ایمان نہیں بلکہ یہ تو اپنی آنکھوں پہ ایمان لانا ہے۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ بن دیکھے محض نبی کے اعتماد پہ اس کی لائی ہوئی باتوں کو کون مانتا ہے۔ یہی ایمان معتبر اور قابلِ تعریف ہے۔

ایمان کے اثرات

جیسا کسی کا ایمان ہوگا ویسے ہی اس کے اثرات ہوں گے۔ دل کا اثر چہرہ پر ہوتا ہے۔ دل خوش ہے تو چہرہ پر خوشی ہے۔ دل غمگین ہے تو چہرہ بھی اداس ہے اسی طرح اگر دل میں ایمان ہے تو اعمالِ صالحہ ظاہر ہوں گے۔ جن کے دیکھنے سے پتہ چلے گا۔ کہ دل میں ایمان موجود ہے۔

۱ - ایمان اور اعمال صالحہ دونوں کا مجموعہ دین ہے۔ جس شخص میں یہ دونوں پائے جائیں وہ دین دار ہے۔

۲ - جس کے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں وہ

فاسق ہے ۔

۳ - جس کے اعمال کے ساتھ ایمان نہ ہو وہ منافق ہے۔
۴ - جس میں ایمان اور اعمال دونوں نہ ہوں وہ کافر ہے ۔

جن باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے

۱ - اللہ اور رسول کی کسی بات میں شک کرنا۔ یا اس کو جھٹلانا - یا اس میں عیب نکالنا - یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔
۲ - گناہ کو حلال سمجھنے سے بھی ایمان جاتا رہتا ہے ۔
۳ - اللہ سے نڈر ہو جانا یا نا امید ہو جانا کفر ہے - اس سے بھی ایمان نہیں رہتا ۔
۴ - کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کر لینا بھی کفر ہے ۔ اس سے بھی ایمان جاتا رہتا ہے ۔
۵ - دین کی کسی ضروری اور کھلی بات کے انکار سے بھی ایمان نہیں رہتا ۔

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر۔ اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔ قیامت کے دن پر اور تقدیر پر کہ بھلی بری سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ۃ

ضروریاتِ دین

دین کی جو باتیں ایسی یقینی ہیں۔ کہ ان میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ ہر خاص و عام اس سے واقف ہو۔ جیسے قربانی۔ جہاد۔ اذان وغیرہ ایسی باتوں کو ضروریاتِ دین کہتے ہیں ۔ ان سب کی تصدیق کرنا ایمان لانے کے لیے شرط ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک کے انکار کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے ۔ بعض باتیں ان میں بہت ضروری اور بُنیادی ہیں

ایمان مفصّل میں صرف انہی بنیادی باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔

ایمان کی بنیادی باتیں

۱ - اللہ تعالیٰ ایک ہے - کوئی اس کا شریک نہیں - وہی عبادت کے لائق ہے - وہ اپنی ذات و صفات میں بے مثل ہے عقل و قیاس سے اس کو نہیں پا سکتے - صرف اتنا یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے - اس سے زیادہ اس کی ذات میں کھود کرید کرنا (کہ وہ کیسا ہے - کہاں ہے) منع ہے ۔

۲ - فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور گناہوں سے پاک ہیں ۔

۳ - اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر بہت سی کتابیں نازل فرمائیں ان میں آخری کتاب قرآن مجید ہے ۔

۴ - اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کے لیے بہت سے رسول بھیجے - ان میں سب سے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

۵ - قیامت آنے والی ہے ۔

۶ - دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارادے

اور حکم سے ہوتا ہے ۔

۷۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سب کو زندہ کریں گے۔ اور عملوں کے مطابق بدلہ دیں گے ۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے۔ اور میں نے اس کے سارے حکم قبول کیے ۔

اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں اور صفتوں کے ساتھ سچّا جاننے اور اس کے تمام حکموں کو حق ماننے اور ان پر چلے اور یقین کرے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں جو کچھ فرمایا گیا ہے حق ہے ۔ اور جو اس کے خلاف ہے۔ وُہ باطل ہے ۔

مشق

۱ - ایمان کسے کہتے ہیں ۔ اور کون سا ایمان معتبر ہے ؟

۲ - ایمان کے اثرات مثالوں سے سمجھاؤ ؟

۳ - کن باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے ؟

۴ - ضروریات دین کیا ہیں ؟

۵ - ایمان کی بنیادی باتیں کون سی ہیں ؟

صفات باری تعالیٰ

۱ - اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں سارے جہان کو پیدا کرنے والا وہی ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ؟

۲ - وُہ زندہ ہے۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا سب چیزوں کی اسے خبر ہے۔ ہر چیز پہ اس کو قدرت ہے وہی سب کا مالک اور آقا ہے۔ تمام بادشاہوں کا بادشاہ اور حاکموں کا حاکم ہے۔ جو کچھ ہوتا ہے اس کے حکم سے ہوتا ہے اس کی مرضی کے بغیر کوئی پتا نہیں ہل سکتا۔ سب کچھ اس کے ارادے سے ہوتا ہے۔ وُہ جو چاہے سو کرے اس کے حکم کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہی جِلاتا اور مارتا ہے۔ وہی مخلوق کو روزی دیتا ہے۔ جس کی روزی چاہے کھول دے جس کی چاہے تنگ کر دے۔ سب کچھ اس کے قبضہ میں ہے ؟

۳ - سب طرح کی بڑائی اور کمال اسی کو ہے۔ سب

عیبوں سے پاک ہے ۔خوبیوں والا ہے ۔ وُہ سب سے
بے نیاز ہے ۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہے نہ بیٹیا ۔ اور نہ
کسی سے اس کا کوئی رشتہ ناتا ۔ نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے
تمام عالم کی حفاظت فرماتا ہے ۔ بے مثل ہے ۔ سب
سے نرالا ہے ۔ وُہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں ناک کان وغیرہ
شکل و صورت سے پاک ہے ۔ وُہ کسی کا محتاج نہیں سب
اس کے محتاج ہیں ٭

۴ ۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ۔جس کو چاہے
بلند کر دے ۔جس کو چاہے پست کر دے ۔جس کو چاہے
عزت دے ۔جس کو چاہے ذلت دے ۔ وہی عزت والا
اور انصاف والا ہے ۔ سمائی اور برداشت کرنے والا ہے
خدمت کی قدر کرتا ہے ۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے انہیں
آفتوں سے بچاتا اور ان کی دعائیں قبول کرتا ہے ۔ گناہوں
کا بخشنے والا اور سب کا کارساز ہے ٭

فرشتے

فرشتے خدا کے بندے ہیں۔ نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ گناہوں سے پاک ہیں۔ خدا نے انہیں جس کام پر مقرر کیا ہے۔ اُسی پر قائم ہیں۔ وہ کبھی اس کے حکم کے خلاف نہیں کرتے نہ مرد ہیں نہ عورت۔ کچھ کھاتے پیتے نہیں۔ خدا کا ذکر ان کی غذا ہے۔ ان کی گنتی خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔

۱۔ جبرائیل علیہ السلام۔ خدائے تعالیٰ کی کتابیں اور احکام پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے۔

۲۔ میکائیل علیہ السلام۔ خدا کے حکم سے مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش برسانے پر مقرر ہیں۔

۳۔ اسرافیل علیہ السلام۔ منہ میں صور[1] لیے کھڑے ہیں۔ قیامت کے دن پھونکیں گے۔

۴۔ عزرائیل علیہ السلام۔ خدا نے جان نکالنے پر مقرر

---

[1] پھونکنے کی کوئی چیز۔

کئے ہیں ؛

کِراماً کاتِبِین ۔ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں ۔ ایک دائیں کندھے پر اور دوسرا بائیں کندھے پر۔ دائیں طرف کا فرشتہ آدمی کے نیک کام لکھتا ہے ۔ اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے ۔ ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کہتے ہیں ؛

مُنکَر نَکِیر ۔ مرنے کے بعد دو فرشتے منکر نکیر آ کر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے ؟ تیرا دین کیا ہے ؟ اور یہ شخص کون ہیں ؟ اگر مردہ ایمان دار ہوتا ہے ۔ تو جواب دیتا ہے ۔کہ میرا رب اللہ ہے ۔ میرا دین اسلام ہے اور یہ رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ۔ ہماری طرف خدا تعالیٰ کے حکم لے کر آئے تھے ۔ پھر اس پہ خدا کی رحمت ہوتی ہے ۔ اس کے لیے بہشت کی طرف کا دروازہ کھول دیتے ہیں ۔ اگر مردہ بے ایمان ہے منکر نکیر کا جواب نہیں دے سکتا ۔ ہر بار یہی کہتا ہے کہ ہائے میں نہیں جانتا تو اس پر سخت عذاب کرتے ہیں ۔ اور دوزخ کی طرف کا دروازہ کھول دیتے ہیں ؛

خُدا کی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بہُت سی چھوٹی بڑی کتابیں پیغمبروں پر اتاریں۔ تاکہ وُہ اپنی اپنی امتوںؔ کو دین کی باتیں بتائیں۔ ان میں چار کتابیں بہُت مشہور ہیں ؏

(۱) توراۃ (۲) زبور (۳) انجیل (۴) قرآن مجید

توراۃ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ؏

زبور۔ حضرت داوٗد علیہ السلام پر اتری ؏

انجیل۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملی ؏

قرآن مجید۔ ہمارے نبی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوُا ؏

پہلے پیغمبروں پر جو کتابیں اتری تھیں۔ ان کے تشریف لے جانے کے بعد گمراہ لوگوں نے ان کتابوں کو بہُت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ پہلی کتابیں قرآن مجید کے

ؔ امت۔ رسول کی پیروی کرنے والی جماعت ؏

آنے سے منسوخ ہو گئیں۔ اور ان کے حکموں پر چلنا بند ہو گیا اب قیامت تک قرآن مجید کا حکم چلتا رہے گا۔

قرآن مجید

یہ اللہ کا کلام اور آخری کتاب ہے اس میں قیامت تک کے لیے ہدایت کی تمام بنیادی یا اصولی باتیں بیان کر دی گئی ہیں۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں آئیگی۔

نزولِ قرآن

پہلے تمام قرآن مجید رمضان المبارک کی شب قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر اتارا گیا۔ پھر وہاں سے تیئیس برس تک مکہ شریف اور مدینہ پاک میں ضرورت کے مطابق جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔

قرآن کی ترتیب و حفاظت

قرآن مجید کی موجودہ ترتیب لوحِ محفوظ کی ترتیب کے مطابق خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کی ہوئی ہے مگر اس کا نزول ضرورت اور موقع کی وجہ سے آگے پیچھے ہوتا رہا

جب کچھ قرآن نازل ہوتا تو آپ صحابہ کو فرما دیتے کہ اس کو فلاں مقام میں رکھو اور اسی ترتیب سے یاد کرو اس لیے صحابہ نے اسی ترتیب سے قرآن مجید کو مرتب کیا۔ جو آج ہمارے سامنے موجود ہے ؛

پہلی آسمانی کتابوں کو دیکھکر آپ کو تردد ہوا کہ کہیں میرے بعد میری امت قرآن میں ردّ و بدل نہ کردے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اسکی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ آج تک اسکے حفظ کرنے اور لکھنے کا رواج چلا آرہا ہے آپکے زمانہ میں قران مختلف چیزوں پر لکھا جاچکا تھا۔ مگر ایک جگہ جمع نہیں تھا۔ بعد میں آپکی ارشاد فرمودہ ترتیب، کے مطابق جمع کیا گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے حفظ و کتابت کے ذریعہ اس کی حفاظت فرمائی ؛

قرآن مجید کا جمع کیا جانا جنگ یمامہ میں جب حفاظ کرام کی ایک بڑی تعداد شہید ہو گئی تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کے ایک جگہ جمع کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت زیدؓ بن ثابت کو اس کام پہ مقرر کیا۔ اس طرح قرآن مجید ایک جگہ جمع ہو گیا۔ مگر موجودہ ترتیب کے مطابق نہیں تھا ؛

اشاعتِ قرآن

قرآن مجید لغت قریش میں نازل ہوا - مگر عرب کے مختلف قبیلوں کی عربی زبان میں کچھ اختلاف تھا - اس لیے ابتداء میں ان قبائل کی زبان اور محاورہ پر بھی قرآن مجید پڑھنے کی اجازت تھی - لیکن جب اسلام عرب کے علاوہ دوسرے ملکوں میں دور دور تک پھیلا اور اس میں اختلاف پیدا ہونے کا اندیشہ ہوا - تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت زید بن ثابت رضؓ کو مقرر کیا - انہوں نے قرآن مجید کو کئی حفاظ صحابہ کی مدد سے قریشی زبان کے رسم الخط اور محاورت میں جس میں نازل ہوا تھا - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت فرمودہ ترتیب کے مطابق لکھوا کر ایک جگہ جمع کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حسبِ ارشاد اس میں نقطے اور اعراب نہیں لگائے گئے تھے تاکہ کتابت میں وسعت اور گنجائش رہے - اور ایک ہی کتابت سے تمام قرأت نکل سکیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی نقلیں تمام ممالک میں بھجوا دیں - اور جس کے پاس جتنا جتنا قرآن مجید پہلے موجود تھا لے کر ضبط کر لیا

صحابہ کے زمانہ میں قرآن مجید کے حروف پر نقطے اور اعراب نہیں تھے - عبدالملک کے زمانہ میں حضرت حسن بصری یا ابو الاسود نے قرآن مجید میں نقطوں کے ذریعہ اعراب لگائے بعد میں خلیل بن احمد نے مروجہ زیر زبر پیش کی علامات ایجاد کیں ۔

اس طرح قرآن مجید کے اس نسخہ کی خوب اشاعت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق قرآن مجید حفظ و کتابت کے ذریعہ محفوظ رہا ۔

آدابِ تلاوت

وضو اور مسواک کر کے قبلہ رو بیٹھ کر عاجزی اور ادب کے ساتھ دل لگا کر قرآن مجید پڑھے ۔ اور اسے اُونچی جگہ رحل یا تکیہ پر رکھے ۔ بے وضو ہاتھ نہ لگائے ۔ آہستہ اور ترتیل کے ساتھ پڑھے ۔

فضائلِ قرآن

یہی ہے وُہ کتابِ حق جسے قرآن کہتے ہیں
جسے برہان کہتے ہیں جسے فرقان کہتے ہیں
یہی ہے وُہ کہ جس کا منتظر سارا زمانہ تھا
رسولوں کی زباں پر جس کا نغمہ تھا ترانہ تھا
یہ ہے اُم الکتاب اتری ہے یہ اُمّی پیمبر پر
یہ تکمیلِ ہدایت ہے ہدایت ختم ہے اس پر
نرالی شان رکھتی ہے نرالی ہے زمانے سے
سبھی جن و بشر عاجز ہیں اس کی مثل لانے سے
نہ کچھ تحریف کا خطرہ نہ خدشہ کچھ خیانت کا
خدائے پاک خود ضامن ہے جب اس کی حفاظت کا
تعارف یہ کرائی ہے خداوند تعالیٰ کا
رسولوں کا ۔ قیامت کا ۔ حبیبِ حق تعالیٰ کا

اسی نے بھید کھولا ہے نبوّت کا خلافت کا
اسی نے راز بتلایا ہے قوموں کی امامت کا
ہے لاثانی معانی میں فصاحت میں بلاغت میں
وضاحت میں صداقت میں ہدایت میں قیادت میں
یہ تذکیرِ مبارک ہے یہ دستورِ ہدایت ہے
یہ دستاویزِ رحمت ہے یہ منشورِ شفاعت ہے
شفا دیتی ہے کفر و شرک سے امراضِ قلبی سے
اندھیروں کو اجالوں میں بدل دیتی ہے جلدی سے
قلوبِ زنگ آلودہ مصفّٰا اس سے ہوتے ہیں
منوّر اس سے ہوتے ہیں مزکّٰے اس سے ہوتے ہیں
فلاحِ دین و دُنیا ہے عمل اس پہ ہی کرنے سے
مقامِ قرب ملتا ہے اسی کی راہ چلنے سے
ہے بہتر وہ بشر تم میں یہ فرمانِ رسالت ہے
کہ جس کا مشغلہ اس کی تلاوت ہے اشاعت ہے
ملیں گی نیکیاں ہر حرف کے بدلے تلاوت پر
معانی پر - تدبر پہ - تفکر پہ - اشاعت پر

صلہ اس کی تلاوت کا حفاظت کا اشاعت کا
ملے گا اِذن حافظ کو قیامت میں شفاعت کا
جویاں اس جوئے کوثر سے تمتع یاب ہووینگے
وُہ آبِ حوضِ کوثر سے بہت سیراب ہووینگے
کتابِ پاک کا حافظ جو بچّوں کو بنائیں گے
سنہری تاج گل ان کے سروں پہ جگمگائیں گے
عمل یہ حفظِ قرآں کا خُدا کے ہاں بڑا ہوگا
کہ ہر آیت پہ حافظ کو نیا درجہ عطا ہوگا
کراؤ حفظ بچّوں کو اگر یہ مرتبہ چاہو
اسی اعزاز و عظمت سے سرِ محشر جزا پاؤ
رہا محروم جو نُورِ ھُدیٰ سے دارِ دُنیا میں
بصد ذلت وُہ اندھا ہی اُٹھیگا دارِ عقبیٰ میں
تصور اسکی عظمت کا کسی سے ہو نہیں سکتا
کوئی اس کی جلالت کا تحمل کر نہیں سکتا
نبی کا قلب کرتا ہے تحمل اس کی عظمت کا
کوئی اندازہ کر سکتا ہے؟ اسکی شانِ رفعت کا

اگر ہوتا نزول اس کا پہاڑوں پر تو دب جاتے
خدا کے خوف و خشیت سے لرز جاتے وہ پھٹ جاتے
مگر افسوس و حسرت اس دلِ بے حِس و مُردہ پر
نہ لرزے خوف و ہیبت سے کلام پاک جو سُن کر
اگر چاہو بسر ہو زندگی اسلام پر رہ کر
نہیں ممکن نہیں ممکن مگر قران پر رہ کر
خدا نے خود عنایت کی کتابِ زندگی تم کو
دوامی دے دیا اس نے نصابِ زندگی تم کو

مشق

۱ - خدا کی صفات بیان کرو ؟

۲ - مشہور فرشتے کون کون سے ہیں ؟

۳ - منکر نکیر سے کیا مراد ہے وہ کیا کرتے ہیں ؟

۴ - مشہور آسمانی کتابیں کون کون سی ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں ؟

۵ - قرآن مجید کس طرح نازل ہوا کب اور کیسے جمع ہوا ؟

۶ - قرآن مجید کی حفاظت کسطرح ہوئی اس کے فضائل اور آداب بیان کرو؟

خُدا کے رسُول

خُدا نے بندوں کی ہدایت کے لیے پیغمبروں کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر لے چلیں اسی راہ چلو۔ جو شخص ان کے بتائے ہُوئے راستہ پر چلے گا۔ دین و دُنیا میں کامیاب ہو گا۔ اور جو دُوسری راہ چلے گا۔ وُہ دوزخی ہو گا۔ سب پیغمبر برحق ہیں۔ گناہوں سے پاک اور ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ ان کے درجہ کو کوئی نہیں پہنچ سکتا ان کی سچّائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی ایسی باتیں ظاہر کیں۔ جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہَیں۔ پیغمبر بہُت ہُوئے ہیں ان کی صحیح گنتی خُدا کو معلُوم ہے۔ ان میں سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ جو تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہیں ؂

حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ سیّدنا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر ہوئے ہیں۔

باقی پیغمبروں میں زیادہ مشہور یہ ہیں :-

حضرت آدم علیہ السلام ۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
حضرت اسحاق علیہ السلام ۔ حضرت لوط علیہ السلام
حضرت یعقوب علیہ السلام ۔ حضرت یوسف علیہ السلام
حضرت الیاس علیہ السلام ۔ حضرت الیسع علیہ السلام
حضرت یونس علیہ السلام ۔ حضرت ادریس علیہ السلام
حضرت ذوالکفل علیہ السلام ۔ حضرت ہود علیہ السلام
حضرت صالح علیہ السلام ۔ حضرت شعیب علیہ السلام
حضرت ہارون علیہ السلام ۔ حضرت داؤد علیہ السلام
حضرت سلیمان علیہ السلام ۔ حضرت ایوب علیہ السلام
حضرت زکریا علیہ السلام ۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان سب پیغمبروں کا ذکر فرمایا ہے۔

خاتم النبیّین

سب پیغمبروں کے بعد دنیا میں ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پیغمبری آپ پر ختم ہوئی آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جِنّ ہوں گے۔ آپ سب کے پیغمبر ہیں۔ آپ کے نور (یعنی رُوحِ محمدی) کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے[1] پیدا فرمایا۔ آپ نبیوں کے سردار ہیں۔ مکّہ شریف میں پیدا ہوئے جب چالیس برس کے ہوئے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغمبری عطا ہوئی اور قرآن مجید اترنا شروع ہوا۔ پھر تیرہ سال مکّہ شریف میں رہے اور معراج ہوئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام براق لے کر آئے۔ حضرتؐ کو سوار کر کے مسجدِ اقصےٰ میں پہنچے۔ اور وہاں سے آسمانوں پر لے گئے۔ جہاں عرش کرسی اور اسکے علاوہ اور بہت کچھ دیکھا۔ بہشت اور دوزخ کی سیر بھی کی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑی بڑی نعمتیں پائیں

---

[1] اپنے نور کے فیض سے نہ کہ اپنے نور سے ۔

پانچوں وقت کی نماز بھی وہاں فرض ہوئی۔ جب حضرت تریپن[۵۳] برس کے ہوئے۔ تو خدا کے حکم سے ہجرت فرمائی۔ اور مدینہ پاک تشریف لے گئے۔ دس برس وہاں رہے۔ جب آپؐ تریسٹھ برس کے ہوئے۔ تب وفات پائی۔ اور وہاں حضرتؐ کی قبر شریف بنی۔ حضرت کی چار کرسی یہ ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد المناف ۔

صحابۂ کرام

آپ کے صحابہ ساری امت سے افضل اور بہتر ہیں۔ قرآن شریف میں ان کی بڑی تعریف ہے۔ ان سے نیک گمان رکھے۔ ان کی برائی نہ کرے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رضا مندی کی خوشخبری دی ہے۔ صحابہ اپنی مرضی کی زندگی چھوڑ کر خدا چاہی زندگی گذارتے تھے۔ انہوں نے اس طرزِ زندگی کو پھیلانے کے لیے اپنی جان و مال لگا کر ثابت کر دیا کہ مسلمان کی زندگی کا مقصد اللہ کو راضی کرنا اور اس کی راہ پر قربان ہونا ہے صحابہ میں سے جب کسی کا نام سُنے تو رضی اللہ عنہ کہے ان کو دوست رکھنے والا بہشتی اور ان کا دشمن دوزخی ہے ۔

خلفائے راشدین

صحابہ میں سب سے افضل چار صحابی ہیں۔ جو حضرتؐ کے بعد خلیفہ ہوئے انہوں نے حضرتؐ کے بعد ملک کا انتظام احکامِ شریعت کے مطابق کیا اور دین کو خوب روشن کیا۔ ان کو خلفائے راشدین کہتے ہیں ؎

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتؐ کے پہلے خلیفہ ہیں۔ تمام اُمّت سے افضل ہیں یہ سب مردوں سے پہلے ایمان لائے۔ اور حضرتؐ کے سب سے بڑے معتمد ہیں۔ ہجرت کے وقت جب مکّہ کا بچّہ بچّہ حضرتؐ کا دُشمن اور جان کا لاگو تھا۔ تو ایسے نازک وقت میں آپؐ نے صرف انہی کو اپنا راز دان اور ساتھی بنایا انہوں نے اپنی زندگی میں جان و مال سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ اور یہاں تک ساتھ دیا کہ مرنے کے بعد بھی رفاقت نہ چھوڑی۔ اور روضہ اقدس میں آپ کے پہلو میں آرام فرمایا۔ مسیلمہ کذّاب نے نبوّت کا دعوٰے کر کے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی۔ مرتدین اور مانعین زکوٰۃ نے الگ فتنہ اٹھایا تو آپ نے اس کڑے وقت میں

امت کو سنبھالا اور اندرونی فتنہ کو کچلا۔ پھر ایران اور روم کی طرف لشکر کشی کی۔ جس سے اسلام کی جڑیں مضبوط ہو گئیں اور عرب سے باہر اسلامی فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا ؎

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر کے بعد خلیفہ ہوئے۔ تمام صحابہ میں یہ شرف صرف آپ کو ہی حاصل ہے۔ کہ اسلام کی تقویت اور شوکت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اللہ تعالیٰ سے مانگ کر لیا ہے۔ کافروں کے غلبہ کی وجہ سے اللہ کی عبادت پہلے چھپ کر کی جاتی تھی جس دن سے آپ اسلام میں داخل ہوئے۔ کفر کا زور ٹوٹ گیا۔ اور مسلمان کھلم کھلا اللہ کی عبادت کرنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے آپ کو وہ مقام حاصل ہوا۔ کہ کئی بار آپ کی رائے کے مطابق وحی نازل ہوئی۔ اور قرآن مجید کی آیتیں اتریں۔ آپ کی سادہ زندگی عدل و انصاف اور مساوات کا مرقع ہے۔ آپ کے زمانہ میں اسلام کو بہت ترقی ہوئی۔ اور دور دور تک اسلام پھیل گیا۔ دنیا کے بڑے بڑے

بادشاہ آپ سے خائف تھے ۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے بعد آپ ساری امت سے افضل ہیں ۔ آپ زندگی میں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر رہے ۔ اور مرنے کے بعد
روضہ پاک میں آپ کے رفیق ہیں ۔

۳ ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسرے خلیفہ
ہیں ۔ آپ اسلام میں سب سے پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے
بیوی کے ہمراہ ہجرت کر کے دنیا کے سب رشتوں کو توڑا ۔
اور اللہ سے اپنا رشتہ جوڑا ۔حضرتؐ کی دو بیٹیاں آپ کے
نکاح میں آئیں ۔ تمام اولاد آدم میں یہ بات کسی کو نصیب
نہیں ہوئی کہ نبی کی دو بیٹیاں اس کے گھر میں آئی ہوں
آپ نبیوں کے بعد سب سے زیادہ حیا دار تھے ۔ بہت
عابد اور صابر تھے ۔حضرتؐ نے آپ کو سفیر بنا کر صلح
کے لیے مکہ بھیجا ۔ تو کافروں نے آپ کو روک لیا حضرتؐ
نے حدیبیہ کے مقام پر ایک درخت کے نیچے آپ پر
جان نثار کرنے اور بدلہ لینے کے لیے تمام صحابہؓ سے
بیعت لی ۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کا ذکر قرآن مجید
میں کیا ہے ۔ اور حضرت عثمانؓ پر جان نثاری کے لیے

جنہوں نے بیعت کی ان کو اپنی رضا مندی کی خوشخبری عطا فرمائی ہے ۔

آپ ہر جمعہ ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے اگر کسی جمعہ کو غلام نہ ملتا ۔ تو اگلے جمعہ دو غلام آزاد کرتے اس طرح آپ نے تقریباً دو ہزار چار سو غلام آزاد کیے ۔ غزوہ تبوک میں تین سو اونٹ معہ سامان اور ہزار اشرفیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش کیں ۔ اور تیس ہزار میں سے بیس ہزار مجاہدین کا سامان کیا ۔ موجودہ کتابی صورت میں قرآن مجید کی آپ ہی نے اشاعت کی ۔ آپ کے زمانہ میں کئی علاقے فتح ہو کر اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے ۔ حضرت عمرؓ کے بعد آپ کا درجہ سب سے بڑا ہے ۔

۴ ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، آپ چوتھے خلیفہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں ۔ حضرتؐ کے گھر میں ہی آپ کی پرورش اور تربیّت ہوئی ۔ آپ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے ۔ آپ پر کفر کا کوئی وقت نہیں آیا ۔ حضرت کی پیاری صاحبزادی سیدۃ النسا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں آئیں

آپ کو مقدمات کے فیصلہ کرنے میں کمال حاصل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ میں صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ نے مجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے توکل اور شجاعت میں آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ جس رات حضرتؐ نے ہجرت کی اور کفار آپ کا گھر گھیرے ہوئے تھے۔ تو حضورؐ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پہ لٹایا انہوں نے اس رات حقِ جان نثاری ادا کیا۔ بدر، احد اور خندق کی لڑائیوں میں آپ نے مردانگی کے وہ جوہر دکھائے کہ بہت سے کفار کو موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دیا۔ خیبر کی فتح آپ کے ہاتھ پر ہوئی۔ دوست اور دشمن آپ کی بہادری دیکھ کر دنگ تھے۔ حنین کی جنگ میں بھی آپ نے حصہ لیا۔ اور غزوہ تبوک کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ میں اہل و عیال کا نگران مقرر کیا اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور پہ گئے تھے۔ تو ہارون علیہ السلام کو حفاظت کے لیے چھوڑ گئے تھے۔ میں

بھی مدینہ سے باہر جاتا ہوں اور تم کو حفاظت کے لیے چھوڑے جاتا ہوں۔ آپ زہد اور تنگی کے ساتھ زندگی بسر کرتے اور اس پر ہمیشہ صبر کرتے تھے۔ مزدوری کرکے کماتے اور غریبوں کو دے دیتے۔ فاقوں پہ فاقے ہوتے مگر پھر بھی بھوکوں کی خبر گیری کرتے۔ خود فاقہ کرکے سو رہتے لیکن بھوکوں کا پیٹ بھر دیتے تھے۔ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے۔ اور اللہ کی یاد میں رویا کرتے تھے۔ تینوں خلیفوں کے بعد آپ سب سے افضل ہیں۔ اے اللہ ہمیں ان کی سچّی محبت نصیب کر اور ان کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما ؂

عشرہ مبشرہ

یہ وُہ دس اصحابہ ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی زندگی میں جنّت کی بشارت دی ہے اور وُہ یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق (۲) حضرت عمر (۳) حضرت عثمان (۴) حضرت علی (۵) حضرت طلحہ (۶) حضرت زبیر (۷) حضرت سعد بن ابی وقاص (۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۹) حضرت ابوعبیدہ ابن جراح (۱۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم اجمعین ؂

اہلِ بیت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کے واسطے آپ کے اہلِ بیت ۔ ازواجِ مطہرات اور سب صحابہ سے محبت اور اعتقاد رکھے ۔ آپؐ کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں ۔ اولاد میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے ۔

مشق

۱ ۔ پیغمبر کس لیے آتے ہیں ؟

۲ ۔ مشہور پیغمبروں کے نام بتاؤ ؟

۳ ۔ اولوالعزم پیغمبر کون سے ہیں ؟

۴ ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کرو ۔ اور آپ کی چار کرسی بتاؤ ؟

۵ ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے حالات بیان کرو ؟

۶ ۔ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ کے حالات بیان کرو ؟

۷ ۔ عشرہِ مبشرہ سے کیا مراد ہے اور وہ کون سے اصحابی ہیں ؟

قیامت

علامات اللہ اور رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں وہ سب سچ ہیں اور ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجّال نکلے گا اور دُنیا میں بہت فساد مچائے گا۔ اس کے مارنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑے زبردست آدمی ہیں۔ وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے۔ پھر وہ خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طور کا جانور زمین سے نکلے گا۔ اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی طرف سے سورج نکلے گا۔ اور قرآن مجید اُٹھ جائے گا۔ چند روز میں سارے مسلمان مرجائیں گے۔ تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔ اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہوں گی ۔

قیامت جب دنیا میں ایک آدمی بھی اللہ پاک کا نام

لینے والا نہ رہے گا۔ اس وقت ساری دنیا میں کافروں کا عمل دخل ہو جائے گا۔ وہ لوگ کعبہ کو شہید کر دیں گے۔ حج بند ہو جائے گا۔ قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اُٹھ جائے گا۔ اس وقت دنیا بڑی ترقی پر ہو گی۔ کچھ سال اسی حال سے گذر جائیں گے۔ کہ دفعتہً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ آسمان پھٹ جائیں گے۔ تارے ٹوٹ کر گر جائیں گے۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھریں گے زمین و آسمان اور سارا جہان فنا ہو جائے گا۔ جب تک اللہ پاک کو منظور ہو گا۔ یہی حالت رہے گی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے کا ارادہ فرمائیں گے۔ تو دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا جس سے سب کچھ موجود ہو جائیگا اور مردے قبروں سے اٹھیں گے۔

مشق

۱ - قیامت کی نشانیاں کیا ہیں ؟
۲ - قیامت کس طرح آئے گی ؟

تقدیر

دُنیا میں جو کچھ بھلا یا بُرا ہوتا ہے ۔ سب اللہ تعالیٰ کے ارادے اور حکم سے ہوتا ہے ۔ خدائے تعالیٰ پہلے ہی سے اسے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے اسی کا نام تقدیر ہے ؛

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو سمجھ اور ارادہ دیا ہے ۔ جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں آدمی جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور کوشش کے مطابق اس کام کو پیدا فرما دیتے ہیں بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں مگر کاموں کی جزا و سزا نیت اور ارادہ پر موقوف ہے اللہ میاں نیک کام سے خوش اور برُے کام سے ناراض ہوتے ہیں ؛

مشق

۱ ۔ تقدیر کسے کہتے ہیں ؟

مرنے کے بعد زندہ ہونا

جب مُردے قبروں سے نکلیں گے۔ اور سب قیامت کے میدان میں اکٹھے ہوں گے۔ تو وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے اور حساب شروع ہوگا۔ میزانِ عمل قائم ہوگی۔ سب اچھے بُرے عمل تولے جائیں گے۔ نیکوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں ہوگا۔ کافر لوگ اپنے کفر و شرک کا انکار کریں گے۔ تب ان کے مُنہ پر مہر کر دی جائے گی اور ہاتھ پاؤں اچھے بُرے سب کاموں کی گواہی دینگے۔ اس موقع پر کوئی ایک دوسرے کے کام نہیں آئے گا سب عزیز و اقارب اور یار دوست جواب دے جائیں گے۔ دوزخ کی پشت پر پل صراط رکھا ہوگا۔ جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا۔ سب کو اس پر چلنے کا حکم ہوگا۔ نیک بندے اس کے اُوپر سے بجلی۔ ہوا اور

تیز گھوڑوں کی طرح گزریں گے۔ بعضے پیادوں کی طرح چلیں گے اور بہت سے دوزخ میں کٹ کر گریں گے۔

حوض کوثر قیامت کے دن سورج بہت قریب آ کر تیزی سے چمکے گا۔ گرمی سے دماغ کھولنے لگے گا۔ خدا کے نیک بندے عرش عظیم کے سائے میں ہونگے اس دن حضورؐ اپنی امّت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے۔ جو شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ آسمان کے ستاروں کی طرح اس پر بے شمار کوزے ہوں گے جسے پانی پلایا جائے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

شفاعت حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے پیغمبر۔ اولیا اور نیک بندے اللہ کے حکم سے قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اور ان کی شفاعت سے بہت سے گنہگاروں کو دوزخ سے نجات ہوگی۔

جنّت کی نعمتیں مسلمان کو بہشت میں بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی۔ کھانے کو میوے اور پینے کو شربت۔ رہنے کو اچھے اچھے مکان۔ خدمت کو حوریں

اور غلمان غرضیکہ طرح طرح کی نعمتیں اور چین ہوں گے بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا۔ وہاں ان کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ اور وُہ اس میں ہمیشہ رہیں گے بہشت میں سب سے بڑی نعمت خدائے تعالیٰ کا دیدار ہے جو محض اس کے فضل سے مُسلمانوں کو نصیب ہوگا ؎

عذابِ دوزخ

کافروں کو دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہوں گے۔ ہمیشہ آگ میں جلیں گے وہاں سانپ بچھو کاٹیں گے۔ گلوں میں طوق اور پاؤں میں زنجیریں ڈالی جائیں گی۔ پینے کو گرم پانی دیا جائے گا۔ رہنے کے لیے بدبو دار مکان ہوں گے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ عذاب ہوں گے۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ ان کے عذاب میں کبھی تخفیف نہیں کی جائے گی۔ البتہ جو مُسلمان اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔ وُہ اپنے عملوں کی سزا بھگت کر یا پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نجات پاکر بہشت میں داخل ہوں گے ؎

حق تعالیٰ حُسنِ خاتمہ فرمائے۔ اور ہم سب کو دوزخ کے عذاب سے بچائے ؎

مشق

۱ ۔ عملوں کا حساب کس طرح ہوگا ؟

۲ ۔ حوض کوثر سے کیا مراد ہے ؟

۳ ۔ شفاعت کسے کہتے ہیں ؟

۴ ۔ جنت کی نعمتیں بیان کرو ؟

۵ ۔ دوزخ میں کس قسم کے عذاب ہوں گے ؟

دوسرا رکن

نماز

کوئی عبادت اللہ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں
اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض
کی ہیں - ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور نہ پڑھنے سے
گناہ ہوتا ہے. جو کوئی اچھی طرح سے وضو کرے اور خوب
دل لگا کر نماز پڑھے تو اس کے چھوٹے چھوٹے سب گناہ
بخش دیئے جاتے ہیں - پنج گانہ نماز پڑھنے سے گناہ یوں
دُھلتے ہیں. جیسے دن میں پانچ بار نہانے سے بدن کا میل
دور ہوتا ہے . نماز دین کا ستون ہے. جس نے نماز کو اچھی
طرح پڑھا. اس نے اپنے دین کو ٹھیک رکھّا - اور جس نے
اس ستون کو گرا دیا یعنی نماز نہ پڑھی . اس نے اپنے دین
کو برباد کیا . قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پُوچھ
ہوگی - اور نمازیوں کے ہاتھ پاؤں اور مُنہ قیامت کے دن

آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور بے نمازی اس دولت
سے محروم رہیں گے۔ اور نمازیوں کا حشر قیامت کے دن
نبیوں شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا اور بے نمازوں
کا حشر فرعون۔ ہامان۔ قارون۔ اُبَیّ بن خلف وغیرہ بڑے
بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔ پانچوں وقت کی نماز جماعت
سے ادا کرنی چاہیئے۔ سُستی وغیرہ سے کبھی ترک نہ کی
جائے۔ جب اولاد سات برس کی ہو جائے۔ تو اُسے
نماز شروع کراؤ۔ دس برس کا بچہ اگر نماز نہ پڑھے۔ تو
اسے مار کر پڑھاؤ ؂

نماز آدمی کی پوری زندگی پر اثر ڈالتی ہے۔ نماز کی
صفت یہ ہے کہ ساری نماز میں دل اللہ تعالیٰ کی طرف
لگایا جائے۔ اور روزانہ پانچ مرتبہ اس فریضہ کو ادا کرنے
سے اس صفت کی مشق ہوتی ہے۔ اور ہوتے ہوتے
ہمیشہ کے لیے اللہ کا دھیان قائم ہو جاتا ہے جس سے
زندگی کے باقی اعمال بھی نماز کی صفت پر آ جاتے اور
اللہ کی یاد میں ادا ہونے لگتے ہیں۔ اور آدمی کے اعمال
کا رُخ اللہ تعالیٰ کی طرف پھر جاتا ہے۔ اور اس کی پوری

زندگی اللہ کی یاد میں گذرنے لگتی ہے۔ نماز سے ساری زندگی کی جانچ ہوتی ہے۔ قیامت کے دن بعض لوگوں کے اعمال کی جانچ صرف نمازوں سے کی جائے گی۔ اگر وہ درست ہوں گی۔ تو ساری زندگی درست قرار دے دی جائے گی۔ اگر نمازوں میں خرابی ہوگی۔ تو باقی زندگی بھی ناقص اور خراب سمجھی جائے گی۔ اگر ٹھیک طور پر نماز پڑھی جائے تو وہ ساری برائیاں چھڑا کر آدمی کی زندگی کو اسلامی بنا دیتی ہے۔ کلمہ طیبہ اس زندگی کا اقرار ہے نماز اس پر ڈھالنے والا عمل ہے ؂

مشق

۱۔ نماز کے فوائد بیان کرو۔؟

۲۔ نماز کی صفت کیا ہے؟

۳۔ ثابت کرو کہ نماز آدمی کی ساری زندگی پر اثر ڈالتی ہے؟

فضائلِ نماز

روزِ محشر کام آئے گی نماز — سب سے پہلے پوچھی جائیگی نماز

دوستو یہ دین کی بُنیاد ہے — دین اس سے قائم و آباد ہے

روکتی ہے فحش و منکر سے نماز — بالیقیں اک ذکرِ اکبر ہے نماز

نورِ و برہان اس کو بتلایا گیا — آنکھ کی ٹھنڈک[۱] بھی فرمایا گیا

اہلِ ایماں کی یہی معراج ہے — دین کے اعمال کی سرتاج ہے

ہے نمازِ پنج وقتہ بے گماں — بحرِ بخشائش کی اک جوئے رواں

غسل جو کرتا ہے اس میں پانچ بار — دُھلتا ہے اس سے گناہوں کا غبار

مٹتے ہیں اس سے معاصی اس طرح — جھڑتے ہیں سرما میں پتّے جس طرح

یہ نمازِ پنج گانہ اے عزیز — کافر و مسلم میں کرتی ہے تمیز

ترک کر دی جس نے عمداً اک نماز — اس نے کھو دی اپنی شانِ امتیاز

اس کے بارے میں یہ آئی ہے خبر[۲] — کفر کے نزدیک پہنچا وہ بشر

ہر نمازی کے رُخِ روشن کی آب — حشر کے دن ہو گی مثلِ آفتاب

کافروں کے ساتھ ہو گا بے نماز — رو سیاہ و خوار و رسوا بے نماز

فرض کا تارک سزا پا جائے گا — تارکِ سُنّت کو جھڑکا جائے گا

---

[۱] قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ   [۲] حدیث

نفل پڑھنے والے درجے پائیں گے ہاتھ مَلتے بے عمل رہ جائیں گے

دل لگا کر با جماعت کر ادا
وقت پر اپنی نمازوں کو سدا!

وضو کا بیان

اچھی طرح وضو کرنے کا بہت ثواب ہے۔ قیامت کے دن وضو کے اعضاء روشن اور چمک دار ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس علامت سے اپنے اُمّتی کو پہچانیں گے۔ وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ:-

پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوؤ۔ پھر مسواک سمیت تین دفعہ کلّی کرو۔ اور تین بار داہنے ہاتھ سے ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے جھاڑو۔ تین بار مُنہ دھوؤ اور تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو کر سارے سر کا ایک بار مسح کرو۔ پھر گردن کا بھی ایک بار مسح کرو اور تین بار ٹخنوں سمیت دونوں

پاؤں دھو کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔ اور اس کے بعد کلمہ شہادت پڑھو۔ یہ وضو کا سنت طریق ہے وضو کے بعد یہ دُعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ ۔

وضو کے بعد دوگانہ نفل پڑھنے سے بہت ثواب ملتا ہے۔ وضو میں بعض چیزیں فرض ہیں اور بعض سنت بعض مستحب اور بعض مکروہ بعض چیزیں وضو کو توڑنے والی ہیں۔

وضو کے فرض

جن چیزوں کے چھوڑ دینے سے وضو نہیں ہوتا۔ انہیں فرض کہتے ہیں اور وہ چار ہیں۔

۱۔ منہ دھونا۔ ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک۔ اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک۔

۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا اگر ہاتھ میں تنگ انگوٹھی پہنی ہو تو اسے ہلانا ضروری ہے۔

۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی یا کوئی جگہ بال برابر سوکھی رہ جائے گی تو وضو نہ ہوگا ؂

وضو کی سُنّتیں جن باتوں کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے اور پُورا ثواب نہیں ملتا۔ انہیں سُنّت کہتے ہیں ؂

(۱) نیّت کرنا (۲) بسم اللّٰہ پڑھنا (۳) پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا (۴) مسواک[لہ] کرنا۔ عالموں نے لکھا ہے۔ کہ مسواک کے ستر فائدے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوتا ہے۔ اور افیون استعمال کرنے میں ستر نقصان ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ مرتے وقت کلمہ یاد نہیں آتا (۵) کلی کرنا (۶) ناک

لہ (۱) مسواک منہ کو صاف کرتی ہے (۲) اللّٰہ کی رضا کا سبب ہے (۳) شیطان کو غصّہ دلاتی ہے (۴) مسواک کرنے والا اللّٰہ کا محبوب ہے (۵) فرشتے بھی اسے محبوب رکھتے ہیں (۶) مسوڑوں کو قوت دیتی ہے (۷) بلغم کو قطع کرتی ہے (۸) مُنہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے (۹) صفرا کو دُور کرتی ہے (۱۰) نگاہ کو تیز کرتی ہے ؂

میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ سے جھاڑنا۔
(۷) سارے سر کا مسح کرنا (۸) کانوں کا مسح کرنا (۹) ترتیب سے وضو کرنا (۱۰) پے درپے وضو کرنا یعنی ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دُوسرا دھولے (۱۱) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۲) دائیں عضو سے شروع کرنا (۱۳) داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۴) جوڑوں کو مل کر دھونا ؁

وضو کے آداب و مستحبات

جن باتوں کے کرنے سے زیادہ ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے کوئی نقصان نہیں۔ انہیں مستحب کہتے ہیں ؁

(۱) گردن کا مسح کرنا (۲) قبلہ کی طرف مُنہ کرکے بیٹھنا (۳) خود وضو کرنا دوسرے سے مدد نہ لینا (۴) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا (۵) وضو کی دعاؤں کا پڑھنا (۶) وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا (۷) وضو کے بچے ہُوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینا (۸) وقت سے پہلے وضو کرنا۔

وضو کے مکروہات

جن باتوں کے کرنے سے ثواب کم ہو جاتا ہے انہیں مکروہ کہتے ہیں وضو کے مکروہات یہ ہیں ؁

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) وضو میں دنیا کی باتیں کرنا (۴) سنت کے خلاف وضو کرنا (۵) پانی کو بے اندازہ یا ضرورت سے کم خرچ کرنا (۶) پانی کا چھینٹا زور سے مُنہ پر مارنا ۔

وضو کے نواقص

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہیں نواقض وضو کہتے ہیں۔ اور وُہ یہ ہیں ۔

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا (۲) بدن کے کسی مقام سے لہو یا پیپ کا نکل کر بہنا۔ (۳) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا (۴) نشہ پی کر مست ہونا۔ یا بیماری سے بے ہوش ہو جانا۔ باؤلا اور دیوانہ ہو جانا (۵) مُنہ بھر قے کرنا (۶) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا ۔

مسئلہ۔ اگر رکوع اور سجدہ کی حالت میں یا کھڑا اور بیٹھا ہوُا نماز کی ہیئت پر سو جائے اور ڈھیلا نہ ہوا ہو۔ تو وضو نہیں ٹوٹتا ۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے بدن پر پھوڑا یا زخم ہو۔ جو ہر وقت

بہتا ہو۔ یا کسی کا پیشاب ہر وقت ٹپکتا ہو یا ریح نکلتی ہو۔ بند نہ ہوتی ہو۔ یا دست آتے ہوں اور بند نہ

وضو کی دُعائیں :۔ اگر کوئی وضو کرتے وقت ان دعاؤں کو بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔ شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

ہاتھ دھوتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔

کلی کرتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ کِتَابِكَ وَ ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔

منہ دھوتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

داہنا ہاتھ دھوتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔

ہوتے ہوں ۔ یا نکسیر چلتی ہو ۔ بند نہ ہوتی ہو ۔ اور نماز کے پورے وقت میں اس کو اتنا موقع نہ ملے کہ وضو کرکے چار فرض پڑھ لے ۔ تو ایسا آدمی ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرکے بے خطر نماز پڑھے ۔ جب نماز کا وقت چلا جائے گا تو وضو ٹوٹ جائے گا ۔

سر کا مسح کرتے وقت :۔ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ۔

کانوں کا مسح کرتے وقت :۔ اَللّٰهُمَّ اِعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ۔

دایاں پاؤں دھوتے وقت :۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ۔

داہنا پاؤں دھوتے وقت :۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ ۔

وضو کے بعد :۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ۔

اس کے بعد کلمہ شہادت اور

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ پڑھو ۔

مشق

۱ ۔ وضو کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

۲ ۔ وضو کے فرض اور سنتیں کیا ہیں ؟

۳ ۔ وضو کے مستحبات اور مکروہات بیان کرو ؟

۴ ۔ کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

غسل کا بیان

جس پر غسل کرنا فرض[1] ہو۔ اسے چاہیئے کہ پہلے پہنچوں تک ہاتھ دھوئے۔ پھر استنجا کرے اور بدن سے ناپاکی دُور کرے۔ پھر وضو کرے۔ اور بدن پر کل تین بار پانی بہائے غسل کا مسنون طریق یہی ہے۔ غسل میں بعض چیزیں فرض ہیں اور بعض سُنّت ٭

غسل کے فرض

غسل کے تین فرض ہیں (۱) کلّی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا ٭

غسل کی سنتیں

غسل کی سنتیں پانچ ہیں ٭ (۱) ناپاکی دور کرنے کی نیّت کرنا۔ (۲) دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا (۳) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اُسے دھونا (۴) وضو کرنا

---

[1] غسل تین چیزوں سے فرض ہوتا ہے (۱) جماع سے (۲) شہوت کے ساتھ منی کے نکلنے سے (۳) حیض و نفاس سے ٭

(۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا ۔

طہارت کا بیان

طہارت ایمان کا جزو ہے اور نماز کے لیے شرط ہے اللہ تعالیٰ صفائی کو پسند کرتے ہیں۔ ظاہر کی صفائی اور پاکیزگی کا باطن پر بھی اثر پڑتا ہے۔ مسلمان کو ہر وقت، پاک و صاف رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پانی کے احکام

۱۔ بارش کے پانی۔ سمندر ندی نالے اور کوئیں کے پانی برف اور اولے کے پگھلے ہوئے پانی اور چشمے کے پانی سے طہارت کرنا جائز ہے۔

۲۔ درخت اور پھل کے پانی سے وضو جائز نہیں۔

۳۔ جس پانی میں کوئی چیز مل گئی اور وہ ایسا ہو گیا کہ عام بول چال میں اسے پانی نہیں کہتے جیسے شربت۔ دودھ

عرق - سرکہ وغیرہ ۔ تو اس سے بھی وضو اور غسل جائز نہیں ۔
۴ - اگر کسی پاک چیز کے ملنے سے پانی کے رنگ و بو یا مزہ میں کچھ فرق آجائے ۔ جیسے پانی میں کچھ ریت مل گئی یا صابون سے کچھ رنگ بدل گیا ۔ تو اس سے وضو اور غسل جائز ہے ۔ ہاں اگر وہ گاڑھا ہو جائے اور بہ نہ سکے تو اس سے وضو اور غسل جائز نہیں ۔
۵ - درخت کے پتے گرنے سے اگر پانی کا رنگ و بو اور مزہ بدل جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا ۔
۶ - تھوڑا پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے ۔
۷ - دہ در دہ اور جاری پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا ۔ جب تک اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو ۔ جب نجاست کی وجہ سے اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ بدل جائے ۔ تو اس وقت وہ ناپاک ہو جاتا ہے ۔ جو پانی گھاس ۔ تنکے اور پتے وغیرہ کو بہا لے جائے ۔ وہ بہتا ہوا پانی ہے ۔

سو مربع ہاتھ پانی یا دس ہاتھ لمبے دس ہاتھ چوڑے پانی کو جس کی گہرائی اتنی ہو کہ چلّو بھرنے سے نیچے کی

زمین نہ کھل سکے ۔ دہ در دہ یا آبِ کثیر کہتے ہیں ؎

جوٹھے کا بیان

۱ - آدمی کا جوٹھا حلال جانور اور حلال پرندوں کا جوٹھا پاک ہے ۔ اسی طرح گھوڑے کا جوٹھا بھی پاک ہے ؎

۲ - کتّے اور سوٗر کا جوٹھا ناپاک ہے ۔ اسی طرح شیر بھیڑیا وغیرہ تمام شکار کرنے والے جانوروں اور درندوں کا جوٹھا بھی ناپاک ہے ؎

۳ - بلّی اور کھلی ہوئی مرغی کا جوٹھا ۔ باز ۔ چیل وغیرہ شکاری پرندوں کا جوٹھا ۔ سانپ ۔ چوہا ۔ چھپکلی وغیرہ گھر میں گھسے رہنے والے جانوروں کا جوٹھا مکروہ ہے ؎

۴ - گدھے اور خچر کا جوٹھا پانی مشکوک ہے ۔ اگر اس کے علاوہ دوسرا پانی نہ ہو ۔ تو اس پانی سے وضو کرے اور پھر تیمم کرلے ۔ جن جانوروں کا جوٹھا پاک ہے ان کا پسینہ پاک ہے اور جن کا جوٹھا ناپاک ہے ان کا پسینہ بھی ناپاک ہے ۔ جن جانوروں کا جوٹھا مکروہ

ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے۔ لیکن گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے ۔

حرام جانور۔ ۱۔ تمام شکاری پرندے اور شکار کرنے والے جانور ۔

۲۔ مچھلی کے سوا سارے آبی جانور ۔

۳۔ گھر میں گھسے رہنے والے جانور ۔

۴۔ خچر اور گدھا ۔

کوئیں کا بیان

کوئیں کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے ۔کہ پہلے اس چیز کو نکالا جائے جس کے گرنے سے کواں ناپاک ہُوا ہے پھر کوئیں کا پانی نکالا جائے ۔

۱۔ اگر کوئیں میں نجاست گر جائے۔ یا آدمی بکری کتّا وغیرہ کی مانند یا ان سے بڑا کوئی جاندار گر کر مر جائے یا کوئی اور جانور مر کر پھول جائے یا پھٹ

جائے۔ تو ان سب صورتوں میں کواں سارا پانی نکالنے سے پاک ہوتا ہے۔ اگر سارا پانی نہ نکل سکتا ہو۔ تو تین سو ڈول نکالنے چاہئیں ۰

۲۔ اگر بطخ۔ مرغی۔ بلّی یا ان کے برابر کا کوئی جانور کوئیں میں مر جائے۔ تو کم از کم چالیس ڈول نکالنا ضروری ہے ۰

۳۔ اگر چوہا یا چڑیا یا ان کے برابر کا کوئی جانور کوئیں میں گر کر مر جائے تو کم از کم بیس ڈول نکالنے سے کواں پاک ہوتا ہے ۰

چوہے سے بڑا جانور مرغی بلّی کے مانند سمجھا جاتا ہے اور مرغی بلّی سے بڑا جانور بکری کتّے کے حکم میں داخل سمجھا جاتا ہے ۰

۴۔ جن جانوروں میں خون نہ ہو یا جو جانور پانی میں پیدا ہوتے ہوں۔ ان کے مرنے سے کواں ناپاک نہیں ہوتا

۵۔ آدمی اور حلال جانور کے گر کر زندہ نکل آنے سے یا شکاری پرندوں کے گرنے سے بھی کواں ناپاک نہیں ہوتا ۰

۶ - کبوتر۔ چڑیا وغیرہ پرندوں کی بیٹ سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا ؎

۷ - سور کے گرنے سے کنواں ناپاک ہو جاتا ہے - اور سارا پانی نکالنے سے پاک ہوتا ہے ؎

کوئیں کے پاک ہونے سے رسّی ڈول وغیرہ خود بخود پاک ہو جاتے ہیں ؎

نجاست کا بیان

نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک غلیظہ دوسری خفیفہ جو ناپاکی شدید اور سخت ہو اسے نجاستِ غلیظہ اور جو ہلکی ہو ۔ اسے نجاست خفیفہ کہتے ہیں ؎

نجاست غلیظہ	۱ - حرام[۱] جانوروں کا پیشاب اور تمام جانوروں کا پاخانہ[۲] ؎

---

[۱] تمام شکاری جانور حرام ہیں ۔ جیسے شیر - چیتا ۔ بھیڑیا ۔ گیدڑ ۔ بندر کتا ۔ بلّی ؎

[۲] گائے ۔ بیل ۔ بھینس ۔ بھیڑ ۔ بکری ۔ گدھا ۔ گھوڑا ۔ خچر ۔ کتا ۔ بلّی وغیرہ ؎

۲ - آدمی کا پیشاب - پاخانہ ۔

۳ - شراب - خون - منی ۔

۴ - مرغی - بطخ - مرغابی کی بیٹ ۔

۵ - سؤر کی ہر چیز (پیشاب - پاخانہ - چمڑا - گوشت - بال ہڈی وغیرہ) ۔

نجاست خفیفہ ۱ - حلال[1] جانوروں کا پیشاب اور حرام[2] پرندوں کی بیٹ ۔

۲ - گھوڑے کا پیشاب ۔

مرغی - بطخ - مرغابی کے سوا تمام حلال[3] پرندوں کی بیٹ پاک ہے - چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ بھی پاک ہے ۔

استنجے کا بیان

پیشاب - پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد نجاست پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں ۔

---

[1] گائے - بیل - بھینس - بھیڑ - بکری وغیرہ ۔

[2] تمام شکاری پرندے حرام ہیں جیسے باز - شکرا - چیل وغیرہ ۔

[3] کبوتر - چڑیا - بٹیر - طوطا - مینا وغیرہ ۔

رفع حاجت کرنے میں ان باتوں کی احتیاط رکھو ۔

۱ ۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو ۔

۲ ۔ نرم اور ریتلی یا ایسی جگہ پیشاب کرو ۔ جہاں سے چھینٹیں نہ پڑیں ۔ کیونکہ اس کی وجہ سے عذابِ قبر ہوتا ہے ۔

۳ ۔ ہوا کے رخ پر پیشاب مت کرو ۔ اس سے چھینٹیں اُڑ کر بدن اور کپڑوں پر پڑیں گی ۔

۴ ۔ کسی سوراخ اور بِل میں پیشاب نہ کرو ۔ شاید اس میں کوئی موذی جانور ہو ۔ جو نکل کر کاٹ لے ۔

۵ ۔ شارع عام ۔ سایہ کی جگہ ۔ غسل خانہ اور پانی کے نزدیک اور ایسی جگہ جہاں لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو پیشاب کرنا منع ہے ۔

۶ ۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا گناہ ہے ۔ اس سے بچتے رہو ۔

۷ ۔ ڈھیلا کرنے میں طاق عدد استعمال کرو ۔

بیت الخلا کے آداب

۱ ۔ جب پیشاب پاخانہ کے لیے جاؤ تو پاخانہ کے

دروازے سے باہر بسم اللہ کہو اور یہ دُعا پڑھو
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ [1]
۲ - پاخانہ میں ننگے سر نہ جاؤ۔
۳ - اگر کسی انگوٹھی وغیرہ پر اللہ، رسول کا نام ہو تو پاخانے جاتے وقت اسے اتار لو۔
۴ - پاخانہ میں جاؤ تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھو۔ اور جب نکلو تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالو اور دروازے سے نکل کر یہ دُعا پڑھو۔ غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ۔

استنجا کرنا

۱ - پہلے ڈھیلے[1] استعمال کرو۔ پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوؤ اور پانی سے استنجا کرو۔ اور اتنا دھوؤ کہ پاک ہونے

---

[1] گرمیوں کے موسم میں آدمی پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو اور دوسرا پیچھے سے آگے کو پھر اسی ترتیب سے باقی ڈھیلے استعمال کرے مگر سردیوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو کرے اور عورت ہمیشہ آگے سے پیچھے کو پہلا ڈھیلا استعمال کرے دوسرا پیچھے سے آگے پھر اسی ترتیب سے۔

کا یقین ہو جائے ۔

۲۔ ڈھیلا استعمال کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔ لیکن اگر نجاست روپے کی مقدار سے زیادہ پھیل جائے۔ تو اس وقت پانی سے دھونا واجب ہے۔ بے دھوئے نماز نہ ہوگی ۔

۳۔ اگر نجاست اِدھر اُدھر نہ لگے۔ اور صرف ڈھیلے سے استنجا کر لے۔ جس سے نجاست جاتی رہے۔ اور بدن صاف ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ لیکن صفائی مزاج کے خلاف ہے ۔

۴۔ ٹھنڈے پانی سے استنجا کیا کرو۔ کیونکہ یہ بواسیر کو روکتا ہے ۔

۵۔ انگلی کی نوک سے استنجا کرنا بواسیر پیدا کرتا ہے۔ بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو دوسری انگلیوں سے اُٹھا کر ان کے درمیان سے استنجا کرو ۔

۶۔ استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو مٹی سے مل کر دھو ڈالو ۔

۷۔ ہڈی۔ گوبر۔ لید وغیرہ سے یا کوئلہ۔ کنکر۔ شیشہ

اور پکی اینٹ سے یا کھانے کی چیز اور کاغذ سے یا داہنے
ہاتھ سے استنجا کرنا برا اور منع ہے ۔ نہ کرنا چاہئے لیکن
اگر کوئی کر لے تو بدن پاک ہو جائے گا ؂

تیمّم کا بیان

اگر نمازی کو پانی نہ ملے ۔ ایک میل یا اس سے زیادہ
دُور ہو ۔ یا بیماری کی وجہ سے پانی نقصان دیتا ہو ۔ تو
پاک مٹی پر تیمّم کر کے نماز پڑھے ۔ نماز کو ہرگز ترک نہ
کرے ۔ تیمّم کرتے وقت یوں نیّت کرے ۔ کہ نماز پڑھنے
یا ناپاکی دور کرنے کی نیت سے تیمّم کرتا ہوں اور دونوں
ہاتھ زمین پر یا پاک مٹی پر مار کر منہ پر ملے ۔ پھر دوبارہ
ہاتھ مار کر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت ملے ۔ اگر ہاتھ میں
انگوٹھی ہو تو ہلا لیوے ؂

غسل اور وضو کا تیمّم ایک سا ہے ۔ جیسا وضو اور
غسل سے آدمی پاک ہو جاتا ہے ۔ ویسا ہی تیمّم سے پاک
ہو جاتا ہے ۔ جب تک پانی نہ ملے بلا وسوسہ نماز اور

قرآن پڑھے ۔ اگر پانی مل گیا ۔ یا بیمار کو پانی کے استعمال پر قدرت ہو گئی ۔ تو تیمّم ٹوٹ گیا ۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔ ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے ۔

مسح کا بیان

اگر کوئی وضو کر کے چمڑے کے موزے پہن لے ۔ تو جب پھر وضو کرنے کی ضرورت ہو ۔ تو وہ موزوں پر مسح کر سکتا ہے ۔ لیکن اگر موزہ اتار کر پیر دھو لیا کرے تو بہتر ہے ۔

ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے موزے کے اوپر اگلی طرف اس طرح رکھو ۔ کہ پوری انگلیاں لگیں ۔ اور ہتھیلی الگ رہے اب ان کو ٹخنوں کی طرف کھینچو ۔

وضو ٹوٹنے کے بعد مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن تین رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے اگر موزہ پھٹ جائے اور چلنے میں پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جائے ۔ تو مسح درست نہیں ۔

مشق

۱۔ غسل کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

۲۔ غسل کے فرض اور سنتیں بتاؤ ؟

۳۔ کس پانی سے وضو جائز ہے ؟

۴۔ کس پانی سے وضو جائز نہیں ؟

۵۔ آبِ کثیر اور جاری پانی کب ناپاک ہوتا ہے ؟

۶۔ کن کن جانوروں کا جوٹھا ناپاک ہے ؟

۷۔ کون کون سے جانور حرام ہیں ؟

۸۔ کوئیں کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

۹۔ کوئیں کا سارا پانی کس صورت میں نکالا جاتا ہے ؟

۱۰۔ چالیس اور بیس ڈول کس کس صورت میں نکالنے چاہئیں ؟

۱۱۔ نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ سے کیا مراد ہے ؟

۱۲۔ کون سی چیزیں نجاست غلیظہ اور کون سی خفیفہ شمار ہوتی ہیں ؟

۱۳۔ رفع حاجت کے لیے کن باتوں کی احتیاط ضروری ہے۔ بیت الخلا کے آداب اور استنجا کرنے کا طریق بیان کرو ؟

نماز کی شرطیں

نماز میں تیرہ چیزیں فرض ہیں۔ سات نماز شروع کرنے سے پہلے اور چھ نماز کے اندر۔ نماز سے پہلے سات فرضوں کو نماز کی شرطیں اور اندر کے چھ فرضوں کو نماز کے ارکان کہتے ہیں۔ اگر ان تیرہ فرضوں میں سے ایک بھی چھوٹ جائے تو نماز صحیح نہیں ہوتی ۔

نماز کی شرطیں
(۱) بدن پاک ہونا (۲) لباس کا پاک ہونا (۳) جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر ڈھانکنا (۵) وقت کا ہونا (۶) قبلہ رو ہونا (۷) نیت کرنا ۔

۱۔ بدن پاک ہونا
نماز شروع کرنے سے پہلے اگر وضو نہ ہو تو وضو کرو۔ نہانے کی ضرورت ہو تو نہا لو۔ بدن پر کوئی نجاست لگی ہو تو اسے پاک کرو۔

۲۔ لباس کا پاک ہونا
نمازی کے کپڑے پاک ہوں۔ ناپاک کپڑوں سے نماز نہیں ہوتی

نجاست غلیظہ جو شراب اور پیشاب کی طرح پتلی ہو اگر
کپڑوں کو لگ جائے تو روپے کی مقدار اور اگر گاڑھی
ہو جیسے پاخانہ یا مرغی کی بیٹ تو ساڑھے تین ماشہ تک
معاف ہے۔ بغیر اس کے دھوئے نماز پڑھ لے تو ہو جائے
گی۔ لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور
بُرا ہے۔ نجاست خفیفہ جب کپڑے یا بدن پر لگ جائے۔
تو جس حصّہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو
مُعاف ہے۔ مگر کھانے میں کوئی ذرا سی بھی نجاست پڑ
جائے۔ تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

۳۔ جگہ کا پاک ہونا

نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو۔ ناپاک
جگہ نماز پڑھنا درست نہیں۔ اگر لکڑی
کے تختے یا اینٹوں کے فرش یا ایسی ہی موٹی چیز پر نماز پڑھی
جائے۔ جس کا اوپر کا رخ پاک ہے مگر نچلا رخ ناپاک ہے
تو بھی نماز ہو جائے گی۔ مگر پتلا کپڑا کہ اس کے دُوسرے
رُخ پر نجاست ہو نماز کے لیے نادرست ہے۔ ہاں دوہرا
کپڑا اگر سِلا ہُوا نہ ہو۔ اور اُوپر والی تہ اتنی موٹی ہو کہ
نیچے کی نجاست کا رنگ اور بُو معلوم نہ ہو۔ تو اس پر

نماز جائز ہے ۔ اسی طرح ناپاک جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا
کہ نیچے کی نجاست کا رنگ یا بو ظاہر نہ ہو جائز ہے نمازی
کے دونوں قدموں گھٹنوں ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا
پاک ہونا ضروری ہے ۔

۴۔ ستر ڈھانکنا

مرد کو ناف سے زانو سمیت ستر ڈھانکنا
فرض ہے اور باقی مستحب ہے۔ عورت
کو نماز میں ہاتھ پاؤں اور چہرہ کے علاوہ سارا بدن چھپانا
فرض ہے ۔ جتنا حصہ بدن کا ڈھانپنا فرض ہے ۔ اس میں
سے اگر کسی عضو کی چوتھائی نماز میں کھل جائے ۔ اتنی دیر
کھلی رہے جتنی دیر میں تین دفعہ سبحان ربی العظیم کہہ سکے
تو نماز ٹوٹ جاتی ہے ۔ اگر کھلتے ہی فوراً ڈھانپ لیا ۔ تو
نماز صحیح ہو جائے گی ۔ مثلاً ران کی چوتھائی یا عورت کے سر
کی چوتھائی یا کہیں اور کھل جائے ۔ تو نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔

۱۔ اگر سترِ فرض کے علاوہ باقی بدن کا کوئی عضو جس
کو عادتاً ڈھکا جاتا ہے ۔ نماز کے وقت ننگا ہو تو نماز مکروہ
ہے ۔ اور اس کا ثواب کم ہو جاتا ہے ۔

۲۔ اگر بدن یا کپڑا ناپاک ہو ۔ اور پاک کرنے کے لیئے

پانی نہ ملے۔ تو اسی طرح نماز پڑھے۔ ہاں اگر ستر ڈھانکنے کے لیے پاک کپڑا ملے۔ تو سارے ناپاک کپڑے اتار کر نماز پڑھے ؏

۳۔ جسے پگڑی چادر کرتہ میسّر نہ ہو۔ اسے ٹوپی سے یا تنہا تہ بند سے نماز پڑھنی چاہیئے ؏

۴۔ اگر کسی کے پاس کپڑا نہ ہو۔ تو ننگا نماز پڑھے۔ مگر بیٹھ کر اور علیحدہ ہو کر پڑھے۔ ترک ہرگز نہ کرے کیونکہ نماز چھوڑنے سے بڑا عذاب ہوتا ہے ؏

۵۔ وقت

مستحب یوں ہے۔ کہ صبح کی نماز اوّل وقت سے ذرا دیر کر کے پڑھے۔ ظہر کی نماز گرمیوں میں اور مغرب کی نماز ابر کے دن دیر کر کے پڑھے۔ عشاء کی نماز تہائی رات گذرنے پر پڑھے باقی نمازیں اوّل وقت پڑھنی بہتر ہیں ؏

۱۔ سورج کے طلوع و غروب اور دوپہر کے وقت کوئی نماز پڑھنی درست نہیں۔ مگر جس نے عصر کی نماز نہ پڑھی ہو وہ بوجہ لاچاری سورج چھپتے وقت پڑھ لے۔ ان اوقات میں سجدہ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے ؏

۲- صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد غروبِ آفتاب تک نفل پڑھنا مکروہ ہے قضا نماز جائز ہے ۔

۶- قبلہ رو ہونا اگر نمازی جنگل میں ایسے مقام پر ہو کہ قبلہ معلوم نہ ہو - ابر ہو یا اندھیری رات ہو ۔ اور کوئی آدمی نہ ملے جس سے پوچھ سکے تو وہاں سوچ کرے ۔ جس طرف اس کا دل شہادت دے اسی طرف نماز ادا کرے - بغیر سوچ کے نماز درست نہیں اگر بہت سے آدمی ہوں تو ہر ایک اپنی اپنی سوچ اور قیاس پر نماز پڑھے ۔

۷- نیّت دل میں نماز کی نیت کرے کہ آج کی فجر کے فرض یا سنتیں پڑھتا ہوں زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں - مستحب ہے - نفل - سُنّت تراویح کے لیے فقط اتنی نیت کافی ہے کہ " نماز پڑھتا ہوں " اور مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ امام کی اقتدا کی نیت بھی کرے - رکعتوں کی تعداد کی نیت کرنا ضروری نہیں ۔

مشق

۱ ۔ کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے ؟

۲ ۔ نماز کی صحت کے لیے کتنی جگہ کا پاک ہونا شرط ہے ؟

۳ ۔ مرد اور عورت کو کس قدر جسم ڈھاپنا فرض ہے ۔ اگر کسی کے پاس کپڑا نہ ہو تو کیا کرے ؟

۴ ۔ نمازوں کے مستحب اوقات کیا ہیں اور کن وقتوں میں نماز پڑھنا ناجائز ہے ؟

۵ ۔ جہاں قبلہ معلوم نہ ہو وہاں کس طرح نماز پڑھے ؟

۶ ۔ نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے ؟

ارکان نماز

آپ پڑھ چکے ہیں کہ نماز کے اندر چھ چیزیں فرض ہیں نماز کے ان اندرونی فرائض کو ارکانِ نماز کہتے ہیں۔ شرائطِ نماز کی طرح ان میں سے بھی اگر کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز درست نہیں ہوتی۔ اس کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے نماز کے ارکان یہ ہیں :-

۱۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا ٭

۲۔ قیام کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔ فرض اور وتر بغیر عذر کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔ البتہ سنت اور نفل بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔ اور سنتِ فجر میں تو کھڑا ہونا ضروری ہے ٭

۳۔ قرأت یعنی نماز میں کچھ قرآن پڑھنا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن مجید

کی کم از کم ایک آیت نماز میں پڑھنا فرض[1] ہے اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہے۔ فرضوں کی دو رکعتوں میں قرائت فرض ہے۔ باقی میں سُنّت ہے مگر وتر سُنّت اور نفل نماز کی ہر رکعت میں قرائت فرض ہے۔

۴ ۔ رکوع رکوع میں اس قدر جھکے کہ سر اور کمر برابر رہے۔ ہاتھ پسلیوں سے جُدا رہیں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے۔

۵ ۔ دو سجدے ہر رکعت میں دو سجدے ہیں۔ سجدہ میں پیشانی کا زمین پر رکھنا ضروری ہے۔ پہلا سجدہ کرنے کے بعد اچھی طرح بیٹھ جائے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے۔

۶ ۔ آخری قعدہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنا۔

مشق

۱ ۔ نماز کے ارکان بیان کرو؟

---

[1] دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک ساری الحمد پڑھنی فرض ہے۔

۲۔ نماز میں کس قدر قرآن مجید پڑھنا فرض ہے ؟

۳۔ رکوع کا سنت طریق کیا ہے ؟

۴۔ بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے ؟

۵۔ اگر فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں قرأت نہ کی جائے تو نماز ہوگی یا نہیں اور کیوں ؟

۶۔ سنت اور نفل نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں قرأت نہ کرنے سے نماز ہوگی یا نہیں اور کیوں ؟

واجبات نماز

جن چیزوں کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے انہیں واجباتِ نماز کہتے ہیں۔ ایک یا زیادہ واجب بھول کر چھوٹ جانے پر سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے ورنہ وقت کے اندر پھر نماز پڑھنا واجب ہے۔ اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دے۔ تو اس نماز کا لوٹانا واجب ہے۔ واجب چودہ ہیں۔

۱۔ تمام نمازوں میں الحمد شریف پڑھنا واجب ہے۔ مگر فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سنت ہے۔

۲۔ الحمد کے بعد سورت ملانا۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا۔

۳۔ تعدیلِ ارکان۔ یعنی رکوع اور سجدہ وغیرہ نماز کے ہر رکن کو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے ادا کرنا۔

۴۔ قومہ۔ یعنی رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر سجدہ کو جانا۔

۵ - جلسہ - یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔
۶ - قعدہ اولیٰ - یعنی نماز کے درمیان التحیات کے لیے بیٹھنا۔
۷ - تشہد - یعنی دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔
۸ - امام کے لیے ظہر اور عصر کی فرض نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا اور مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں جہر یعنی اونچی آواز سے پڑھنا۔
۹ - نماز کے آخر میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنا۔
۱۰ - وتروں میں تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنا۔
۱۱ - فرض نماز کی چار رکعت میں سے پہلی دو رکعت قرأت کے لیے مقرر کرنا۔
۱۲ - فرض اور واجب کو ترتیب وار ادا کرنا۔
۱۳ - پے در پے ارکان ادا کرنا۔
۱۴ - عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں پڑھنا۔

سجدہ سہو کا بیان

سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ اگر بھول کر کوئی واجب چھوٹ جائے یا فرض میں تاخیر ہو تو سجدہ سہو کیا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ جب آخری التحیات پڑھ چکے تو دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ پھر التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے۔

ہدایت۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ الحمد اور قرآن کی سورتیں اور جو چیز کہ، نماز کے اندر پڑھی جاتی ہے خوب صحیح کر کے پڑھے۔ ورنہ گنہگار ہو گا۔ بلکہ بعض غلطیوں سے نماز جاتی رہتی ہے۔

مسئلہ ۱۔ اگر کسی نے بھول کر الحمد سے پہلے سورت یا ایک بڑی آیت پڑھ لی۔ تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔

مسئلہ ۲۔ پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورت پڑھنا بھول گیا۔ تو تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ اگر پچھلی رکعتوں

میں بھی سورت ملانا یاد نہ رہا۔ تب بھی سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی ۔

مسئلہ۳ - اگر دو رکعت پڑھ کر التحیات کے لیے بیٹھنا بھول گیا۔ اور نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہُوا۔ تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے - آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں۔ ہاں اگر نیچے کا آدھا دھڑ سیدھا ہو گیا تو نہ بیٹھے۔ آخر میں سجدہ سہو کرے۔ اگر سیدھا کھڑا ہونے کے بعد بیٹھ گیا تو گنہگار ہو گا۔ اور سجدہ سہو کرنا اس صورت میں بھی واجب ہو گا ۔

مسئلہ۴ - اگر چوتھی رکعت پر بیٹھنا بھول گیا۔ اور نیچے کا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہُوا۔ تو بیٹھ جائے۔ نماز پوری کرے لیکن سجدہ سہو نہ کرے۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھکر سجدہ سہو کرے۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا۔ تو فرض باطل ہوئے یہ نماز نفل ہو گئی - اب ایک اور رکعت ملا کر پوری چھ کر کے سلام پھیرے سجدہ سہو نہ کرے۔ اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا۔ تو چار

رکعت نفل شمار ہوں گے اور ایک رکعت اکارت گئی ۔

مسئلہ ۵ - اگر چار رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہو گیا۔ تو پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے اور التحیات نہ پڑھے بلکہ بیٹھتے ہی پہلے سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے ۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد آیا ۔ تو ایک رکعت اور ملا کر سجدہ سہو کرے تو اس طرح چار فرض اور دو نفل ہو جائینگے اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا اور سجدہ سہو کر لیا تو بُرا کیا۔ لیکن اس طرح بھی چار فرض ہو گئے ۔ اور ایک رکعت اکارت گئی ۔

مسئلہ ۶ - الحمد پڑھ کر سورت ملانے میں یا درود شریف کے بعد سلام پھیرنے میں یا قرأت ختم کر کے رکوع کرنے میں یا پڑھتے پڑھتے رک جانے میں یا قعدہ میں بیٹھ کر التحیات شروع کرنے میں یا رکوع سے اُٹھکر سوچنے میں اتنی دیر لگ گئی ۔ جتنی دیر میں تین دفعہ سبحان اللہ کہا جا سکتا ہے تو ایسی سب صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے ۔

غرضیکہ جب بھولے سے کسی بات کے کہنے یا سوچنے کی وجہ سے دیر ہوگئی تو سجدہ سہو واجب ہوگا ؛

مسئلہ ۷ - تین یا چار رکعت والی فرض نماز میں اگر قعدہ اولیٰ پر التحیات کے بعد اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ تک یا اس سے زیادہ درود شریف پڑھکر کھڑا ہوا. تو سجدہ سہو واجب ہے - لیکن اس سے کم مقدار پر سجدہ سہو نہیں ؛

نوٹ - نفل نماز میں قعدہ اولیٰ پر التحیات کے ساتھ درود شریف پڑھنا جائز ہے - اس کے پڑھنے سے سجدہ سہو نہیں

مسئلہ ۸ - اگر التحیات کی جگہ الحمد یا کچھ اور پڑھ لیا تو بھی سجدہ سہو واجب ہے ؛

مسئلہ ۹ - اگر نماز میں یہ شک ہوا. کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری - تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلے ایسا شبہ پڑنے کی عادت نہیں - اتفاق سے ایسا ہوگیا ہے تو پھر سے نماز پڑھے - اور اگر اکثر ایسا ہوتا ہے تو دیکھے کہ غالب گمان کونسی رکعت کا ہے - جس طرف گمان زیادہ ہو اسی کو اختیار کرکے نماز پوری کرے اور سجدہ سہو نہ کرے - ہاں اگر دونوں طرف گمان برابر ہے - کسی طرف زیادہ نہ ہو - تو پہلی رکعت

پوری کر کے التحیات پڑھے کہ شاید یہ دوسری ہو۔ پھر دوسری رکعت پڑھ کر التحیات پر بیٹھے اس کے بعد تیسری پڑھ کر بھی بیٹھے اور التحیات پڑھے۔ کہ شاید یہی چوتھی ہو۔ پھر چوتھی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے ٭

دوسری تیسری یا تیسری چوتھی رکعت کیمتعلق بھی اگر شک ہو۔ تو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ تیسری پر بھی بیٹھے کہ شاید یہ چوتھی ہو۔ پھر چوتھی پر سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے ٭

مسئلہ ۱۰ - اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہو گئیں۔ جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ تو ایک ہی سجدہ سب کی طرف سے ہو جاوے گا۔ ایک نماز میں دو دفعہ سجدہ سہو نہیں کیا جاتا

مسئلہ ۱۱ - امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح۔ مغرب۔ عشا اور جمعہ و عیدین اور تمام تراویح میں ادا ہو۔ خواہ قضا قرأت جہر کے ساتھ پڑھے۔ اگر بھول کر آہستہ پڑھے تو سجدہ سہو کرے۔ اکیلے آدمی کو اختیار ہے۔ کہ ان نمازوں میں پکار کر پڑھے یا آہستہ پڑھے۔ مگر وقتی نماز میں پکار کر پڑھنا اچھا ہے۔ اور جہری قضا نماز میں اکیلے آدمی کے لیے جہر کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں۔ آہستہ پڑھے

جبکہ دن میں قضا پڑھ رہا ہو۔

مسئلہ ۱۲ - ظہر اور عصر کی نماز اور دن کے نفلوں میں آہستہ پڑھے۔ جہر کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں۔

مشق

۱ - واجبات نماز کسے کہتے ہیں ؟
۲ - نماز میں کون کون سی چیزیں واجب ہیں ؟
۳ - کس صورت میں نماز کا لوٹانا واجب ہے ؟
۴ - سجدہ سہو کسے کہتے ہیں ؟
۵ - سجدہ سہو کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟
۶ - کن کن صورتوں میں سجدہ سہو کرنا پڑتا ہے ؟

نماز کی سُنّتیں

نماز میں بارہ سنتیں ہیں۔ اگر ان کو بجا لائے۔ تو نماز کامل ہوتی ہے اور کسی ایک سنت کو چھوڑ دینے سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے اور ثواب بھی کم ہو جاتا ہے ؂

۱۔ رفع یدین۔ نماز کے شروع میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا ؂

۲۔ دونوں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا ؂

۳۔ پہلی رکعت میں ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰہ پڑھنا ؂

۴۔ پہلی رکعت میں تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنا ؂

۵۔ ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا ؂

۶۔ تکبیراتِ انتقال یعنی اٹھتے بیٹھتے اللّٰہ اَکْبَرْ کہنا ؂

۷۔ اَلْحَمْدُ کے بعد آمین کہنا ؂

۸ - رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا ۔

۹ - قومہ میں تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور تحمید یعنی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا ۔

۱۰ - سجدے میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا ۔

۱۱ - التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا ۔

۱۲ - درود شریف کے بعد دُعا پڑھنا ۔

نماز کے آداب

یہ چیزیں نماز میں مستحب ہیں ۔

۱ - مرد کا اللہ اکبر کہتے وقت اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آستینوں سے نکالنا ۔

۲ - قیام کی حالت میں اپنی نظر سجدہ کی جگہ جمائے رکھنا اور رکوع میں پاؤں کی پُشت پر سجدہ میں ناک اور جلسہ کی حالت میں زانو پر اور اسلام پھیرتے ہُوئے مونڈھوں پر رکھنا مستحب ہے ۔

۳ - جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکنا اور جمائی کے وقت مُنہ

کو بند کرنا ۔

۴۔ رکوع اور سجدہ میں تین بار سے زیادہ پانچ یا سات مرتبہ تسبیح کہنا ۔

نماز کے مکروہات

نماز کے مکروہات بہت ہیں ۔ بعض ضروری مکروہات بیان کیے جاتے ہیں ۔

۱۔ نماز کے کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے ۔ ایسی نماز وقت کے اندر پھر پڑھنا واجب ہے ۔ اسی طرح سُنّت کے ترک کرنے سے بھی نماز مکروہ ہو جاتی ہے ۔ اس کا لوٹانا مستحب ہے لیکن مستحب ترک ہونے پر نماز تو ہو جاتی ہے مگر پورا ثواب نہیں ملتا ۔

۲۔ نماز میں حرکتِ عبث اگر تھوڑی ہو ۔ تو مکروہ ہے لیکن اگر زیادہ ہو تو نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔

۳۔ انگلیاں چٹخانا بھی مکروہ ہے ۔ اسی طرح انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا بھی اچھا نہیں ۔

۷ - اپنے امام کے سوا کسی اور کو غلطی بتانا - یا بھول کے وقت اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کے بتلانے سے لقمہ لینا ؛

۸ - نجاست پر سجدہ کرنا ؛

۹ - قبلہ کی طرف سے چھاتی کا پھر جانا ؛

۱۰ - نماز میں بلا عذر کوئی فرض ترک کرنا ؛

۱۱ - سجدہ میں دونوں پاؤں زمین سے اُٹھا لینا ؛

۱۲ - دیکھ کر قرآن پڑھنا ؛

۱۳ - نماز میں امام کے آگے کھڑا ہونا ؛

۱۴ - اگر نماز کے اندر عمل کثیر کیا - تو نماز ٹوٹ گئی - جو کام دونوں ہاتھوں سے ہُوا کرتا ہے - اسے عملِ کثیر کہتے ہیں - نماز کے اندر ایسا عمل دونوں ہاتھوں سے ہو خواہ ایک ہاتھ سے ہو ہر حالت میں نماز کو فاسد کرتا ہے ؛

۱۵ - اگر نماز میں آواز سے اتنا ہنسا - کہ خود ہی سُنا - پاس والے نمازی نے نہیں سُنا - تو ایسی ہنسی سے نماز تو ٹوٹ گئی - مگر وضو باقی رہا - ہاں اگر بغیر آواز کے

صورت ہے اور ایک روح ۔ خوبصورت اور تندرست شخص وہ ہے ۔جس کے بدن میں کوئی عیب اور روگ نہ ہو اس کی روح کمزور اور بیمار نہ ہو ۔ اور شکل و صورت بھلی اور پیاری معلوم ہو ؏

قیام اور قعود ، رکوع و سجود وغیرہ اجزا نماز کی صورت ہیں ۔نیت اور حضورِ قلب[1] نماز کی روح ہے اور عجز و سکون اس کا حسُن و جمال ہے ؏

اگر نماز کے اجزاء پوُرے طور پر ادا نہ کیئے جائیں تو وہ لنگڑی لولی نماز ہے ؏

اگر دل لگا کر نہیں پڑھی تو وہ بے جان ہے ؏

اگر یہ سب کچھ ہے ۔مگر اس میں عجزوسکون نہیں تو وہ نماز حسین و جمیل نہیں ؏

اصل نماز یہ ہے ۔کہ اس کے سارے اجزا کو عجز کے ساتھ دل لگا کر پوُرے طور پر ادا کیا جائے ؏

مشق

۱۔ کن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ؟

---

[1] دھیان لگا کر نماز پڑھنا ؏

۲ ۔ نماز کی محافظت سے کیا مراد ہے ؟

۳ ۔ نماز کی حقیقت بیان کرو ؟

اذان

اذان وقت پر دینی چاہئے۔ اگر وقت سے پہلے دی گئی ہو تو وقت پر دوبارہ دی جائے۔ اذان کے کلمات صحیح طور پر ادا کیے جائیں۔ اذان دینے والا مرد اور عاقل بالغ[1] ہونا چاہیئے۔ مؤذّن کسی اونچی جگہ کھڑا ہو کر کانوں میں شہادت کی انگلیاں دے کر ٹھہر ٹھہر کر بلند آواز سے اذان کہے سننے والا بھی آہستہ وہی کلمات کہتا جائے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کہے اور صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ اذان دینے کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر اگر یہ دُعا پڑھے تو حق تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیں گے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت کریں گے۔

---

[1] اگر سمجھدار بچہ اذان کہہ دے تو اس کی اذان بھی درست ہے

دُعا۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ ۔ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ

اذان شعارِ اسلام ہے۔ اس سے اسلامی شان و شوکت اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور شیطان بھاگتا ہے ؂

اذان فرضوں کے لیے سنت ہے خواہ وقت کی نماز ہو یا قضا۔ جنگل میں مُسافر بھی اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے یا صرف اقامت کہے۔ اذان کے بعد جو دُعا چاہے مانگے قبولیت کی اُمّید ہے۔ اذان سن کر نماز کے لیے دوڑے نہیں بلکہ آہستہ آہستہ چلے جماعت کے واسطے بھی دوڑ کر چلنا اچھّا نہیں ؂

تکبیر یا اقامت

فرضوں کی جماعت سے پہلے تکبیر کہنی چاہیے تکبیر بالکل اذان کی طرح ہے اذان ٹھہر ٹھہر کر بلند آواز سے کہتے ہیں۔ مگر تکبیر اذان کی نسبت ذرا آہستہ آہستہ اور جلدی جلدی کہتے ہیں اور تکبیر کہتے وقت کانوں میں انگلی بھی نہیں ڈالتے۔ تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہو۔ جس طرح اذان کا جواب ہے اسی طرح اقامت کا جواب ہے مگر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ اَدَامَهَا کہے ؏

مشق

۱۔ جماعت کی نماز کا ثواب بیان کرو؟

۲۔ مسجد اور گھر میں نماز پڑھنے کا کیا فرق ہے؟

۳۔ امام کیسا ہونا چاہیے؟۔

۴ - کن لوگوں کے پیچھے نماز درست نہیں ؟

۵ - اذان دینے کا کیا طریقہ ہے ؟

۶ - اذان کے کلمات بتاؤ ؟

۷ - اذان کے بعد کون سی دُعا پڑھی جاتی ہے ؟

۸ - اذان اور اقامت کے جواب میں کیا پڑھنا چاہیے ؟

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ

اگر انسان چاہے۔ کہ نماز میں فرض، واجب، مستحب سب ادا ہوں۔ اور مکروہات سے خالی ہو۔ تو وُہ اس طرح پڑھے۔ کہ وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ قبلہ رُو ہو کر سیدھا کھڑا ہو بوجھ دونوں پاؤں پر برابر رکھے اور دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کے قریب فاصلہ رکھے۔ دل کو خدا کی طرف متوجہ کر کے نماز کی نیت کرے۔ اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ مگر عورت کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے۔ دایاں ہاتھ بائیں کے اُوپر اس طرح باندھو۔ کہ مرد کے ہاتھ ناف سے نیچے اور عورت کے چھاتی پر ہوں۔ نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آہستہ پڑھو۔ پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھو۔ اور آہستہ سے آمین کہو۔ پھر کوئی سورت پڑھو۔ اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہُوئے رکوع میں جاؤ۔ ہاتھ

کی انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو۔ اونچا نیچا نہ ہو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔ رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھو پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جاؤ اور پہلے زمین پر گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک اور پیشانی رکھو۔ ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو اور کانوں کے مقابل رہیں۔ مرد کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھے۔ پنڈلی اور بازو کو بھی زمین سے دُور رکھے۔ مگر عورت ان سب کو ملا کر رکھے۔ سجدے میں تین، پانچ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتے ہوئے سجدے سے پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر چلیں اور تسلّی سے سیدھے بیٹھ جاؤ اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ پڑھو اگر سارے کلمے نہ پڑھ سکو۔ تو صرف ایک یا دو ہی پڑھ لو۔ تو بھی غنیمت ہے۔ پھر تکبیر کہہ کر دُوسرا سجدہ کرو۔ اور تسبیح پڑھو اور تکبیر کہتے ہوئے دوسری رکعت

کے لیے اس طرح اُٹھو - کہ پہلے ماتھا - پھر ناک - پھر دونوں ہاتھ - پھر گھٹنے اُٹھیں - اب کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو - اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر دوسری رکعت پڑھو - مگر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَعُوْذُ نہ پڑھو - جب دوسری رکعت پڑھ چکو تو دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرو - کہ اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں - اور بایاں پاؤں بچھا کر اس کے اُوپر بیٹھو - لیکن اس کی انگلیاں بھی قبلہ رُخ ہوں - عورت کو التحیات کے لیے دونوں پاؤں داہنی طرف سے نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہیئے ۔

اب دونوں ہاتھ زانوؤں پر رکھ کر التحیات پڑھو - جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ پر پہنچو تو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو - اور چھنگلہ اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو - اور انگشتِ شہادت اُٹھا کر اشارہ کرو - لَا اِلٰهَ پر انگلی اُٹھاؤ اور اِلَّا اللہ پر جھکا دو - اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو - اگر نماز دوگانہ ہے تو درود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرو - داہنے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو - اور بائیں

سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو۔
اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے۔ تو دو رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف اَلْحَمْد پڑھ کر رکوع کرو لیکن سنت اور نفل نمازوں کی تیسری چوتھی رکعت دوسری رکعت کی طرح پڑھو اور آخر کی التحیات میں درود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیرو۔

مقتدی امام کے پیچھے پہلی رکعت میں ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ پڑھ کر خاموش رہے۔ اور دوسری رکعتوں کے سارے قیام میں خاموش رہے۔ جن نمازوں میں امام قرأت جہر کے ساتھ کرتا ہے۔ ان میں فاتحہ ختم ہونے پر آہستہ آمین کہے۔ ہر بات میں امام کی متابعت کرے۔ یعنی رکوع۔ قومہ سجدہ۔ جلسہ وغیرہ میں امام سے جلدی نہ کرے۔ کہ یہ بہت گناہ ہے۔ قومہ اور جلسہ کو خوب ادا کرے۔ ورنہ سخت گنہگار ہوگا اور خدا کے چوروں میں لکھا جائے گا۔

حسب توفیق سلام کے بعد آیۃَ الکُرسی ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

چونتیس بار پڑھے پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ- ایک بار پڑھے۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگے ؏

۱- اگر امام رکوع میں ہو۔ تو نماز کی نیت کر کے سیدھا کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہے اور پھر دوسری دفعہ اللہ اکبر کہتا ہُوا رکوع میں شامل ہو جائے۔ اگر کھڑا ہو کر ایک ہی دفعہ اللہ اکبر کہا اور رکوع میں شریک ہو گیا۔ تو بھی نماز میں داخل ہوا اور اس کی وُہ رکعت شمار ہو گئی ؏

۲- اگر جُھک کر رکوع کے نزدیک جا کر نیت کر کے اللہ اکبر کہا۔ تو اس کی نماز صحیح نہیں ؏

۳- فرض نماز کا سلام پھیر کر داہنا ہاتھ سر پر رکھ کر

بِسْمِ اللهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم
اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّىْ الْهَمَّ وَ الْحُزْنَ ۔ پڑھو ؏

اور پھر چار فرض پھر دو سنّت مؤکدّہ اور دو نفل ہیں ؛
عِشا کی نماز کے بعد تین رکعت وتر واجب ہیں اور
ان کے بعد دو رکعت مستحب ہیں ؛

سنت اور نفل[1] نماز اس لیے مقرر ہوئی ہے ۔ کہ فرض
نماز میں جو کچھ خلل یا نقصان ہو قیامت کے دن اسے سنت
اور نفل سے پورا کر دیا جائے ۔ تاکہ اس شخص کی نجات ہو
اس لیے ہر انسان پر لازم ہے کہ فرضوں کے ادا کرنے
میں بہت کوشش کرے ۔ سب کاروبار چھوڑ کر فرض
ادا کرے ۔ اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا بیماری سے نماز
پڑھنا مشکل ہو ۔ یا سفر میں قافلہ جاتا ہو ۔ تو فرض ادا
کرے ۔ اگر فرصت ملے تو باقی نماز بھی پڑھے ۔ ورنہ خیر ۔
قیامت کے دن فرضوں کے ترک سے بڑا عذاب ہوگا ۔
واجب کے ترک سے بھی عذاب ہوگا ۔ مگر فرض سے کم ۔
سنّت کے ترک کرنے والے پر غصّہ کیا جائے گا اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم اسے جھڑکیں گے ۔ مگر سخت عذاب نہ

---

[1] ستر رکعت نفل ایک فرض کے عوض حساب کریں گے ۔
از علامات قیامت مولانا رفیع الدین صاحب ؛

ہوگا۔ اور نوافل کے ترک کرنے والے بڑے بڑے درجوں سے محروم رہیں گے۔

نقشہ تعداد رکعات

نماز	فرض	واجب	سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ	نفل
فجر	۲ رکعت		۲ رکعت فرضوں سے پہلے		
ظہر	۴ رکعت		۴ رکعت فرضوں سے پہلے ۲ رکعت فرضوں کے بعد		۲ رکعت
عصر	۴ رکعت			۴ رکعت فرضوں سے پہلے	
مغرب	۳ رکعت		۲ رکعت فرضوں کے بعد		۶ رکعت نفل یا ۲۰ رکعت نفل
عشاء	۴ رکعت	۳ رکعت وتر	۲ رکعت فرضوں کے بعد	۴ رکعت فرضوں سے پہلے	۲ نفل سنت موکدہ کے بعد ۲ نفل وتر کے بعد
جمعہ	۲ رکعت		۴ سنت فرضوں سے پہلے ۴ سنت فرضوں کے بعد ۲ سنت ۴ سنتوں کے بعد		

ہوگا۔ اور نوافل کے ترک کرنے والے بڑے بڑے درجوں سے محروم رہیں گے ۔

نقشہ تعداد رکعات

نماز	فرض	واجب	سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ	نفل
فجر	۲ رکعت		۲ رکعت فرضوں سے پہلے		
ظہر	۴ رکعت		۴ رکعت فرضوں سے پہلے ۲ رکعت فرضوں کے بعد		۲ رکعت
عصر	۴ رکعت			۴ رکعت فرضوں سے پہلے	
مغرب	۳ رکعت		۲ رکعت فرضوں کے بعد		۶ رکعت نفل یا ۲۰ رکعت نفل
عشاء	۴ رکعت	۳ رکعت وتر	۲ رکعت فرضوں کے بعد	۴ رکعت فرضوں سے پہلے	۲ نفل سنت موکدہ کے بعد ۲ نفل وتر کے بعد
جمعہ	۲ رکعت		۴ سنت فرضوں سے پہلے ۴ سنت فرضوں کے بعد ۲ سنت ۴ سنتوں کے بعد		

مشق

۱ - نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے ؟

۲ - سجدہ کو جاتے وقت کس طرح اعضا رکھے جائیں ۔ اور اٹھتے وقت کس طرح اٹھائے جائیں ؟

۳ - انگشت شہادت اٹھانے کا کیا طریقہ ہے ؟

۴ - نماز کے بعد کون سی دُعا اور وظیفہ پڑھنا چاہیئے ؟

۵ - ہر نماز میں فرضوں کی تعداد بتاؤ ؟

۶ - سنت موکدہ کس نماز کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں ۔ اور کتنی رکعت ؟

۷ - سنت غیر موکدہ کس نماز کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں رکعتوں کی تعداد بتاؤ ؟

۸ - نوافل اور وتر کی رکعتیں بیان کرو ؟

وتر نماز کا بیان

وتر کی نماز واجب ہے۔ یہ عشا کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس کے چھوڑنے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اگر کبھی چھوٹ جائے تو جب موقع ملے فوراً اس کی قضا پڑھنی چاہئے ۔

۱۔ وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ تیسری رکعت میں الحمد اور سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہے اور دونوں ہاتھ کانوں کی لَو تک اُٹھا کر پھر باندھ لے اب دُعا قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری رکعت پوری کر کے سلام پھیرے ۔

۲۔ اگر دعا قنوت پڑھنا بھول گیا۔ رکوع میں یاد آیا تو اب دُعا قنوت نہ پڑھے بلکہ نماز ختم ہونے پر سجدہ سہو کر لے ۔

۳۔ اگر غلطی سے پہلی یا دوسری رکعت میں دعا قنوت پڑھی گئی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ تیسری رکعت میں پھر پڑھے اور سجدہ سہو کرے ۔

۴ - جس کو دعا قنوت یاد نہ ہو وہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا تین دفعہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا تین دفعہ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ کہہ لیوے - تو نماز ہو جائے گی. جب دعا قنوت یاد ہو جائے - تو پھر دُعا قنوت پڑھا کرے.

بیمار کی نماز

اگر آدمی اتنا بیمار ہے کہ کھڑے. ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے یا بیماری کے بڑھ جانے کا ڈر ہے - تو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے لیکن جو بیمار بالکل کھڑا نہ ہو سکے وُہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود کرے - اگر رکوع و سجود بھی نہ کر سکے - تو دونوں کے واسطے اشارہ کرے. لیکن رکوع کے واسطے تھوڑا سا سر جھکائے - اور سجدہ کے لیے زیادہ اگر بیٹھنے کی طاقت نہ ہو - تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے - چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرکے سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیا

جائے۔ تاکہ مُنہ بھی قبلے کی طرف ہو جائے۔ آسمان کی طرف نہ رہے ۔

اگر اس قدر بیمار ہے کہ اشارے کے لیے بھی سر نہیں اٹھا سکتا تو نماز موقوف رکھے۔جب حق تعالیٰ سر اٹھانے کی طاقت دے۔تو پھر نماز شروع کرے۔کیونکہ نماز کا چھوڑنا بہت بُرا ہے۔ قیامت کے دن بے نمازی کو بہت سخت عذاب ہوگا ۔

مُسافر کی نماز

اگر انسان تین منزل[1] یا زیادہ سفر کا ارادہ کر کے گھر سے نکلے۔اور شہر کی عمارت سے باہر ہو جائے۔تو اس وقت سے مُسافر ہے۔مسافر چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھے۔یعنی ظہر، عصر، عشا کی نماز دو رکعت پڑھے۔فجر اور مغرب کی نماز پوری پڑھے۔کم نہ کرے اگر امام مسافر ہو۔اور مقتدی مقیم تو امام اپنی دو رکعت

---

[1] انگریزی ۴۸ میل

نماز پڑھ کر سلام پھیرے اور مقتدی کھڑا ہو جائے اور باقی دو رکعت اس طرح پڑھ کر سلام پھیرے کہ دونوں رکعت میں نہ الحمد شریف پڑھے نہ سورت بلکہ خاموش کھڑا رہے جب اتنی دیر ہو جائے جس میں الحمد پڑھی جاتی ہے۔ تو رکوع کرے۔

اگر مسافر نے راستہ میں کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ یا پندرہ سے زیادہ دن رہنے کا ارادہ کیا تو بھی چار رکعت پڑھا کرے۔ جب اس جگہ سے سفر کرے گا۔ بشرطیکہ یہ سفر بھی تین منزل یا زیادہ کا ہو۔ تو پھر اس میں بھی دوگانہ پڑھے ۔

مسافر سنتوں کو کم نہ کرے ہاں اگر راستہ میں جاتا ہو۔ اور سنت پڑھنے کی فرصت نہ ہو۔ تو سنتوں کو چھوڑ دے۔ فرض ضرور پڑھ لے ۔

قضا نمازیں

اگر فرض نماز قضا ہو جائے اور دوسری نماز کا وقت

پڑھے بغیر ادا نماز پڑھی جا سکتی ہے - اور ان چھ نمازوں کی
قضا ترتیب سے پڑھنا ضروری نہیں - لیکن جب وہ سب کی
قضا پڑھ لے تو اس کے بعد پھر اگر اس کی ایک سے پانچ تک
نمازیں قضا ہو جائیں تو پھر ان کو بھی ترتیب سے پڑھنا ضروری ہے
ان کی قضا پڑھے بغیر ادا نماز درست نہیں - البتہ اگر اس کی
اب چھ نمازیں چھوٹ جائیں - تو پھر ترتیب معاف ہو جاویگی.
اور ان کی قضا پڑھے بغیر ادا نماز پڑھنا درست ہوگا ۔

جمعہ کی نماز

جمعہ کی دو رکعت نماز شہر یا قصبہ[1] میں جماعت سے
فرض ہے اکیلے صحیح نہیں لیکن گاؤں میں نمازِ جمعہ درست
نہیں ۔

نیت جمعہ کی نماز کی نیت یوں کرے . کہ دو رکعت
فرض نماز جمعہ امام کے پیچھے کعبہ کی طرف

[1] ایسے بڑے گاؤں میں بھی جس کی آبادی قصبے کی سی ہے - اور
اسے قصبہ کہہ سکیں نماز جمعہ درست ہے ۔

منہ کر کے پڑھتا ہوں ؛

جمعہ کے دن دوپہر کے بعد اذان کے وقت سے جمعہ کی نماز پڑھنے تک خرید و فروخت حرام ہے ۔ نماز جمعہ کی تیاری کرے ۔ اور دنیا کے کاروبار چھوڑ دے ۔ جب امام خطبہ پڑھے ۔ سب اس کی طرف متوجہ ہو کر سُنیں۔ باتیں نہ کریں ۔ اور اس وقت سنت اور نفل نماز بھی نہ پڑھیں ۔ بلکہ چپ بیٹھے رہیں ۔ جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے ؛

مشق

۱ ۔ اگر آدمی میں بیٹھنے کی طاقت نہ ہو ۔ تو وُہ کس طرح نماز پڑھے ؟

۲ ۔ چار رکعت کی نماز میں مسافر امام کے پیچھے مقتدی کس طرح نماز پڑھیں گے

۳ ۔ قضا نمازیں کس ترتیب سے پڑھی جائیں ؟

۴ ۔ ترتیب کب ساقط ہوتی ہے ؟

۵ ۔ نماز جمعہ کہاں فرض ہے ؟

نمازِ عیدین

تکبیرِ تشریق اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔

امام اعظمؒ کے نزدیک عیدین اور وتر کی نماز واجب ہے رمضان کے بعد جو عید آتی ہے اسے عید الفطر کہتے ہیں۔ اور ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو جو عید ہوتی ہے۔ اسے عید الاضحیٰ یا بقر عید کہتے ہیں۔ سنت یوں ہے۔ کہ عید الفطر کے دن نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھائے۔ اور مسواک کرے۔ اور غسل کر کے مقدور کے موافق اچھے جائز کپڑے پہنے اگر خوشبو میسر ہو تو لگائے۔ فقیروں کو صدقہ فطر دے کر نماز کے لیے عید گاہ کو جائے۔ راہ میں آہستہ تکبیر کہتا جائے۔ جب عید گاہ میں پہنچے تو تکبیر بند کر دے ۔

مگر عید الاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے بلکہ نماز عید کے بعد اپنی کی ہوئی قربانی میں سے کچھ کھائے اور راہ میں پکار کر تکبیر پڑھتا جائے۔ ذوالحجہ کی نویں تاریخ

کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز
کے بعد ایک بار پکار کر تکبیر پڑھے ۔ اگر جماعت سے نماز
پڑھے تو یہ تکبیر واجب ہے اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں ۔
دونوں عیدوں میں یہ بہتر ہے ۔ کہ ایک راستے سے جائے
اور دوسرے راستے سے آئے ؞

وقت ۔ نماز عید کا وقت اشراق سے دوپہر تک ہے ؞

طریقہ ۔ نیت کر کے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَكَ
اللّٰهُمَّ پڑھے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ
کہہ کر نیچے چھوڑ دے ۔ پھر ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے
اور ہاتھ چھوڑ دے ۔ تیسری دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ
باندھ لے ۔ پھر امام اعوذ ۔ بسم اللہ ۔ الحمد شریف اور سورت
پڑھ کر رکوع کرے ۔ مقتدی بھی اس کی اقتدا کریں دوسری
رکعت میں جب امام قرأت پڑھ چکے ۔ تو اسی طرح تین بار
اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے اور چوتھی بار بدوں ہاتھ
اٹھائے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع کرے اور نماز پوری
کر کے سلام پھیرے ؞

نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے ۔ اور مقتدی خاموش

ہو کر سُنیں ۔

مشق

۱ - عیدین کی نماز سنت ہے یا واجب - اور وہ کس طرح پڑھی جاتی ہے ؟

۲ - عیدین کے دن کون سی چیزیں مسنون ہیں ؟

۳ - تکبیر تشریق کیا ہے ۔ کس دن اور کس وقت پڑھی جاتی ہے ۔

جنازہ کی نماز

مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی موت کو یاد رکھے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ہر روز موت کو بیس دفعہ یاد کرے ۔ شہادت کا درجہ پائے گا ۔

غسل اور گور و کفن

جب انسان مرنے لگے ۔ تو اس کے پاس والے کلمہ شریف اور سورۂ یٰسین پڑھیں ۔ اور جب مر جائے ۔ تو جلدی جلدی غسل کفن کر کے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کریں ۔ اور صبر کریں ۔ اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پڑھیں ۔ مسلمان مردہ کو غسل دینا ۔ گور و کفن کرنا ۔ اور نمازِ جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے ۔ اگر بعض آدمی بھی یہ کام کر لیں گے تو سب کے سر سے فرض اُتر جائے گا ۔ اگر کسی نے بھی نہ کیا ۔ تو جس جس کو مردے کا علم ہو گا ۔ وہ سب گنہگار ہوں گے ۔

وصیّت

اگر کسی کا قرض یا کوئی اور حق اپنے ذمہ ہو۔

یا نماز، روزہ یا کفارہ کی قسم کا کچھ اور ذمہ ہو تو ان سب چیزوں کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ تاکہ اگر اچانک موت آجائے۔ تو اس کے بعد وارث ان حقوق کو ادا کریں۔

نماز جنازہ

پہلے نیت کرے۔ کہ میں اِس جنازے کی نماز اللہ کے لیے اِس میت کو دعا پہنچانے کی خاطر منہ کعبہ شریف کی طرف کر کے پڑھتا ہوں۔ اور اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اُٹھائے اور باندھ لے اور یہ دُعا پڑھے :-

سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پھر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ اٹھائے اور درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

تیسری بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر بالغ میت کے لیے یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَام وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ؕ

اگر میت نابالغ لڑکا کی ہے تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ؕ

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو تو یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطاً وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً۔

پھر چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیرے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر اکٹھے کھڑے دُعا نہ مانگیں۔ کہ یہ بدعت ہے۔ اگر بغیر نماز جنازہ مردہ کو دفن کیا۔ تو تین دن کے اندر اس کی قبر پر نماز پڑھیں۔ اگر بچّہ پیدا ہو کر روئے یا حرکت کرے۔ جس سے اس کا زندہ

ہونا معلوم ہو تو اس پر بھی نماز پڑھیں ۔ اگر بچہ مردہ پیدا ہو۔ تو غسل دے کر کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ اس پر نماز نہ پڑھیں ۔

سوگ کرنا

اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے ۔ تو اس پر واجب ہے کہ چار ماہ دس روز تک صبر کرے ۔ یعنی بناؤ سنگار موقوف کرے ۔ مہندی، چوڑی سرخ زعفرانی کپڑے استعمال نہ کرے ۔ سر میں تیل آنکھوں میں کاجل نہ لگائے ۔ اور خاوند کے گھر سے باہر نہ جائے ہاں اگر کوئی کاروبار کرنے والا اور سودا سلف لانے والا نہ ہو ۔ تو مجبوری کے لیے دن کے وقت باہر جائے ۔ رات کو اسی گھر میں رہا کرے ۔ اگر رات کو چوروں کا خطرہ ہو۔ یا گھر گر جائے ۔ یا کوئی زبردستی اسے گھر سے نکالے ۔تو لاچاری کو کسی دوسرے گھر میں جا کر سوگ کرے ۔ مگر صبر سے بیٹھی رہے ۔ بیان کر کے رونا ۔ چلانا ۔ پیٹنا ۔ ہائے ہائے کرنا اور بال نوچنا بُرا ہے ۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے لیکن فقط دل سے غم کرنا اور آنسوؤں سے آہستہ آہستہ رونے کا مضائقہ نہیں ۔ جب چار ماہ دس

روز ہو جائیں تو سوگ دور کرے یعنی مہندی اور خوشبو لگائے۔ اگر خاوند کے سوا کوئی اور مر جائے۔ مثلاً باپ بھائی، بیٹا یا کوئی اور تو تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے لیکن واجب نہیں کرے خواہ نہ کرے۔ لیکن تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے ٭

زیارت قبور قبرستان میں زیارت کے لیے جانا ثواب ہے۔ قبروں کو دیکھ کر اپنی موت یاد کرے۔ اپنے لیے اور مردوں کے لیے خدا سے رحمت اور بخشش کی دعا مانگے۔ الحمد شریف۔ قُلْ ہُوَ اللّٰہ اَلْہٰکُمُ التَّکَاثُرُ یا اور کچھ پڑھ کر ان کو ثواب بخشے۔ قبرستان میں جا کر اوّل یہ دُعا پڑھے :-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُوْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ۔ وَ اِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ط نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَ لَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ۔ یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکُمْ ۰

قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ اور ان کے گرد قربان

ہونا - ان کی منت ماننا - روشنی کرنا اور اُن سے دُعا مانگنا سخت گناہ ہے - ان کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا بھی نہایت بُرا ہے - یہ رسمیں جاہلوں کی ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی بُری رسموں سے بچائے ؂

شب برات کو آتشبازی چھوڑنا اور مردوں کی قبر پر خواہ ولی کی ہو یا کسی اور کی - چراغ جلانا حرام ہے یہ رات برکت والی ہے - اس رات عبادت کرے - اور بدعتوں سے دور رہے ؂

ایصال ثواب

اگر خدا کے لیے نماز نفل یا روزہ ، حج وغیرہ عبادت کرے - یا کسی کو پانی پلائے یا محتاجوں کو کھانا کھلائے - اور اس کا ثواب مُردے کی رُوح کو بخشے - تو اسے ثواب پہنچتا ہے - اگر خدا کے لیے نیت نہ ہو - جیسا بعض جاہل لوگ پیروں کے نام کا بکرا یا مرغا پال کر نیاز کرتے ہیں - ایسی نیاز کچھ کام کی نہیں ایسی باتوں سے پیر ناخوش ہوتے ہیں - اور یہ لوگ بڑے گنہگار ہوتے ہیں - بلکہ ایسے بکرے یا مرغے کا گوشت علمأ نے حرام لکھا ہے - خدا ان بد رسموں سے مسلمانوں کو بچائے -

اگر کوئی بزرگوں کے وسیلے سے دُعا کرنا چاہے۔ تو یوں کہے کہ یا اللہ میری مُراد فلانے ولی کے طفیل سے پوُری فرما۔ یوں نہ کہے۔ کہ یا بزرگ میری مراد پوری کر۔ اور نیاز اس طرح کرے کہ یا اللہ اگر میرے ہاں بیٹا ہو۔ تو تیرے نام کا فقیروں کو کھانا کھلاؤں گا۔ اور اس کا ثواب فلانے ولی کی روح کو بخشوں گا۔ یوں نہ کہے کہ یا پیر تو مجھُے بیٹا دے گا۔ تو تیری نیاز کروں گا۔ ایسی باتیں بہُت بُری ہیں۔ خدُا نیک عمل کرنے کی توفیق دے۔

جسے مردوں کی فاتحہ دلانا مقصود ہو۔ اُسے چاہیئے کہ کھانا پانی خدُا کے واسطے محتاجوں کو دے کر اس کا ثواب مُردے کو بخشے۔ زیادہ بکھیڑا بے وقوفی ہے اور رسومات پر عمل کرنا بھی بے ہودہ بات ہے۔

مشق

۱۔ مردے کو غسل اور کفن کیسے دینا چاہیئے؟ ۲۔ جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ ۳۔ نابالغ لڑکے اور لڑکی کے جنازہ کی دعُا بیان کرو؟ ۴۔ قبروں کی زیارت کرنا کیسا ہے وہاں کیا دعُا پڑھنی چاہیئے؟ ۵۔ ثواب پہنچانے کا کیا طریقہ ہے؟

تیسرا رُکن

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا رکن ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ زکوٰۃ و صدقات میں مخلوق کی ضرورتیں اور محتاجوں کے فاقے دور ہوتے ہیں۔ اس کو دل کی صفائی میں خاص دخل ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ اگر وہ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال سانپ بن کر اس کے گلے کا طوق ہوگا اور سونے چاندی کو گرم کر کے اس کے بدن پر داغ دیں گے۔

زکوٰۃ و صدقات کی حکمت

مخلوق کو اللہ سے محبت رکھنے کا حکم ہے۔ اور مسلمان بندے خدا کی محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ پاک نے مال خرچ کرنے کو اپنی محبت کا معیار اور آزمائش کی کسوٹی قرار دیا ہے۔ تاکہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کا سچ جھوٹ کھل جائے۔ جس کی محبت دل میں زیادہ

ہوتی ہے۔ اس کے نام پر آدمی اپنی تمام پیاری چیزیں قربان کر دیتا ہے۔ تو مال جیسی پیاری چیز کا اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کر ڈالنا خدا کے ساتھ محبت کے زیادہ ہونے کی علامت ہے اور بخل کرنا خدا کی محبت نہ ہونے کی دلیل ہے ؏

نصاب مال کی وُہ مقدار ہے۔جس پر زکوٰۃ قربانی اور صدقہ فطر واجب ہو جاتے ہیں ؏

جو مسلمان عاقل بالغ نصاب کا مالک ہو۔ سال گذرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ کافر۔ غلام مجنوں اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ اور جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو۔ اس پر بھی زکوٰۃ نہیں اسی طرح جس کا مال نصاب کو پہنچ چکا ہو۔لیکن اس پر اتنا قرضہ ہو جس کے ادا کرنے کے بعد اس کا مال نصاب سے کم رہ جاتا ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں اگر کسی شخص کے پاس مکان یا دکان اور استعمال کے کپڑے اور کسب کے اوزار یا برتن کتابیں وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کے بھی ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں آتی ؏

نیّت زکواۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کا مال نکالتے وقت نیت کرنا ضروری ہے ۔ نیت کے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی ؞

اگر کسی نے سارا مال بانٹ دیا اور زکوٰۃ کی نیت نہ کی ۔ تو زکوٰۃ سر سے اتر گئی ۔ اگر کچھ مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا ۔ تو جس قدر ضائع ہوا یا خیرات کیا ۔ اس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہو گئی ۔ باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے ۔ تین قسم کے مال میں زکوٰۃ فرض ہے ؞

(۱) نقدی اور زیورات ؞

(۲) سوداگری کا مال ؞

(۳) جانور ؞

نقدی یعنی سونا ، چاندی روپیہ ہو ، خواہ اشرفی ۔ زیور سونے چاندی کے پترے یا برتن وغیرہ ؞

چاندی چاندی کا نصاب دو صد درم ہے جس کی باون تولہ اور چھ ماشہ چاندی ہوتی ہے ۔ جس کے پاس ضروریات سے زائد اتنی مقدار میں چاندی یا اس کا زیور ہو ۔ سال گزرنے کے بعد اس میں چالیسواں حصّہ بطور زکوٰۃ ادا

کرے ۔

سونا سونے کا نصاب بیس مثقال ہے۔ جس کا وزن سات تولے اور چھ ماشے سونا ہوتا ہے۔ جس کے پاس اتنی مقدار سونا یا اس کا زیور ہو۔ اس پر بھی چالیسواں حِصّہ زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے ۔

سوداگری کا مال اگر کسی نے کپڑا یا غلہ وغیرہ تجارت کے لیے خریدا تو سال گزرنے کے بعد اگر سونے یا چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ تو اس پر بھی چالیسواں حصّہ زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے ۔

جانور اونٹ ۔ گائے ۔ بکری نر مادہ ملی جلی اگر سارا برس یا آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چرتی رہیں تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے ۔

اگر اونٹ پانچ سے کم گائے بیل تیس سے کم اور بھیڑ بکری چالیس سے کم ہوں ۔ تو ان پر زکوٰۃ نہیں ۔ زیادہ ہونے کی صورت میں ان کے مسائل علماء سے معلوم کر لیے جائیں۔

مستحقین زکوٰۃ زکوٰۃ کے حق دار غریب مسلمان ہیں۔

دولت مندوں اور کافروں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ جو آدمی نصاب کا مالک ہو۔ شریعت کی رو سے دولت مند ہے ہاں اگر کسی کے پاس نصاب سے کم مال ہو۔ تو اِسے زکوٰۃ دینی جائز ہے ۔

اپنے ماں باپ اور اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ میاں بیوی بھی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ اپنے غلام اور باندی کو بھی زکوٰۃ دینا ناجائز ہے ۔ اگر چچا زاد بھائی اور قرابت والے محتاج ہوں۔ تو ان کو زکوٰۃ دینا بہت ہی اچھا ہے ۔

سیّدوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا ناجائز ہے ۔ ہاں زکوٰۃ کے سوا اور جو کچھ ہو۔ وہ ادب سے ان کی خدمت میں پیش کرے ۔

صدقہ فطر

۱- صاحبِ نصاب پر عید کے دن صدقہ فطر دینا واجب ہے ۔ گھر کے جتنے آدمی ہوں ۔ ہر ایک کی طرف سے دو سیر گندم یا چار سیر جَو فقیروں کو دے کو عید کی نماز کے لیے جانا چاہیئے ۔ بیوی اور بالغ بیٹا بیٹی اگر نصاب کے مالک ہوں ۔ تو ان کی طرف سے صدقہ دینا ضروری نہیں ۔ وُہ اپنے پاس سے دیں البتہ غلام اور باندی کی طرف سے صدقہ فطر دیا جائے ۔

۲- اگر عید کے دن صدقہ فطر نہ دیا جائے ۔ تو معاف نہیں ہوتا ۔ بعد میں دیا جائے ۔

۳- صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں ۔ جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں ۔

مسئلہ ۔ اگر کوئی کسی کے ہاں آئے ۔ تو تین دن تک خوشی سے اس کی ضیافت کرنا سنت ہے ۔ محتاجی کے بغیر سوال کرنا حرام ہے ۔

قربانی

صاحبِ نصاب پر عید الاضحیٰ کے دن قربانی کرنا واجب ہے ۔

۱۔ قربانی کا جانور فربہ اور بے عیب ہو ۔

۲۔ قربانی کے جانوروں میں سے بکری برس سے کم نہ ہو۔ گائے دو برس اونٹ پانچ برس کی عمر سے کم نہ ہو ۔

۳۔ گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی بھی شریک ہو سکتے ہیں ۔ بشرطیکہ سب کی نیت قربانی کی ہو۔

۴۔ عید کی نماز سے پہلے قربانی جائز نہیں ۔عید کی نماز کے بعد قربانی کرے ۔ مگر گاؤں والے نماز عید سے پہلے بھی قربانی کر سکتے ہیں ۔ بقر عید کی دسویں ، گیارھویں اور بارھویں تاریخ تک قربانی سنت ہے ۔

۵۔ اگر ان دنوں قربانی نہ کر سکے تو اس کی قیمت فقیروں کو دے دے ۔

مشق

۱ ۔ زکوٰۃ کس پر فرض ہے اور کب فرض ہوتی ہے ؟

۲ ۔ کتنی قسم کے مال پر زکوٰۃ فرض ہے ؟

۳ ۔ نصاب سے کیا مراد ہے ۔ اس کی مقدار کیا ہے ؟

۴ ۔ زکوٰۃ کے مستحق کون ہیں ۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی؟

۵ ۔ صدقہ فطر کب واجب ہے ۔ اور کس پر واجب ہے ؟

۶ ۔ قربانی سے کیا مراد ہے ۔ وہ کس پر واجب ہے ؟

۷ ۔ اونٹ ۔ گائے اور بکرے کی قربانی میں کیا فرق ہے ؟

۸ ۔ قربانی کن دنوں کی جاتی ہے ؟

۹ ۔ قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہیے ؟

چوتھا رُکن

روزہ

صُبح صادق سے غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانا پینا اور جماع ترک کرنا روزہ کہلاتا ہے۔ زکوٰۃ کی طرح روزہ بھی اسلام کا ایک رُکن ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ اور اسے ترک کرنا سخت گناہ ہے۔ روزے سے شیطان مغلوب ہوتا ہے۔ عبادت کی توفیق ہوتی ہے۔ اور تقوے کی زندگی کا راستہ کھُلتا ہے۔ ہر نیکی کا ثواب نامۂ اعمال میں دس گنا سے سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرا ہے میں خود ہی اس کا صلہ جو چاہوں گا دوں گا۔ سبحان اللہ! روزہ دار کتنا خوش نصیب ہے۔ جسے خود اللہ تعالیٰ بے شمار ثواب عطا فرمائیں گے۔

چاند دیکھنا | جب رمضان کا چاند نظر آ جائے۔ تو صُبح

کو روزہ رکھو ۔ اگر آسمان پر بادل یا غبار ہو۔ تو چاند کے لیے ایک دین دار آدمی کی گواہی معتبر ہے۔ لیکن مطلع صاف ہونے کی صورت میں بہت سے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے ؀

مسئلہ ۔ اگر کسی نے چاند دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہیں کی گئی ۔ تو اس کو روزہ رکھنا چاہیئے ؀

مسئلہ ۔ اگر کسی نے عید کا چاند دیکھا۔ مگر اس کے دیکھنے پر عید نہ کی گئی۔ تو وہ روزہ رکھے ۔ اور سب مسلمانوں کے ساتھ عید کرے ؀

نیت روزہ کے لیے نیت شرط ہے ۔ بغیر نیت کے روزہ درست نہیں ہے ۔ روزے کی نیت رات سے کرے ۔ جس نے رات کو نیت نہ کی اور ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ دوپہر سے پہلے فرض اور نفل روزے کی نیت کر سکتا ہے ۔ مگر قضا روزے کی نیت رات سے ہی کرنا فرض ہے ؀

روزے کے مستحبات روزے میں یہ چیزیں مستحب ہیں

۱ ۔ رات سے نیت کرنا ؀

۲ - سحری اخیر وقت میں کھانا اور افطار میں جلدی کرنا۔

۳ - غیبت - جھوٹ - گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا ۔

۴ - چھوہارے یا کھجور سے روزہ کھولنا - اگر یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا مستحب ہے ۔

سحری کھانا سنت ہے - اس کا بہت ثواب ہے ۔

روزے کے مفسدات

روزہ ٹوٹ جانے پر بعض صورتوں میں قضا اور بعض صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔ اگر غلطی سے رمضان کا روزہ ٹوٹ گیا - تو صرف قضا واجب ہے - لیکن اگر قصداً رمضان کا روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں - مگر رمضان کے علاوہ کسی اور روزہ کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ۔

قضا کی صورتیں

۱ - کلّی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اُتر گیا - یا کسی نے زبردستی حلق میں پانی یا کچھ اور ڈال دیا ۔

۲ - کان یا ناک میں دوائی ڈال لی ۔

۳ - ایسی چیز قصداً کھا لی جو دوا اور غذا نہیں جیسے مٹّی ۔ کنکر وغیرہ ۔

۴ ۔ قصداً مُنہ بھر قے کی ۔

۵ - سحری کھائی بعد میں معلوم ہُوا ۔ کہ صبح ہو چکی تھی ۔ یا سورج غروب ہونے کے خیال سے روزہ افطار کیا مگر پھر دن نِکل آیا ۔

۶ - سوتے ہُوئے آدمی کے حلق میں پانی گرا ۔

ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ گیا ۔ اس کی قضا رکھّے ۔

کفّارہ ۔ جس نے رمضان میں روزہ توڑ[ا] دیا ۔ تو اس پر قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہیں ۔ رمضان شریف کے روزہ توڑنے کا کفّارہ یہ ہے ۔ کہ ایک غلام آزاد کرے ۔ جن ملکوں میں غلام نہیں ۔ وہاں کفارے کی صورت یہ ہے کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے ۔ اگر اس عرصہ میں عذر سے یا بغیر عذر کے کوئی روزہ ٹوٹ جائے یا چھوٹ جائے تو پھر نئے سرے سے دو مہینے کے روزے رکھّے ۔

[ا] مثلاً کچھ کھایا پیا یا جماع کیا ۔

اگر عورت کے کچھ روزے حیض کی وجہ سے دو مہینے کے اندر جاتے رہیں۔ تو مضائقہ نہیں۔ لیکن پاک ہوتے ہی فوراً روزے رکھنے شروع کرے اور ساٹھ روزے پُورے کرے۔ اگر نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ پھر نئے سرے سے سب روزے رکھے ۔

اگر روزے کی طاقت نہ ہو۔ تو ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلائے یا ایک ایک کو اتنا دے جتنا صدقہ فطر میں دیا جاتا ہے ۔

روزہ چھوڑنے کی صورتیں

جو شخص بہت بوڑھا ہو۔ روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ ہو۔ وہ روزہ نہ رکھے۔ اور ہر روزہ کے عوض صدقہ فطر کے برابر فقیروں کو دے دے پھر اگر روزے کی طاقت آجائے۔ تو ان روزوں کی قضا بھی رکھے ۔

۲۔ اگر عورت حمل سے ہو۔ یا دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے سے اس کے بچے کو ایذا ہو۔ تو روزہ چھوڑ دے۔ روزے کی قضا اس پر واجب ہے ۔

۳۔ حیض و نفاس والی عورت روزہ نہ رکھے۔ جب پاک ہو تو قضا رکھے ۔

۴۔ مریض اور مسافر کو ماہ رمضان کا روزہ چھوڑنا جائز ہے۔ اگر رکھے تو بھی جائز ہے۔ ہاں اگر روزہ رکھنے سے مرنے کا اندیشہ ہو۔ تو پھر روزہ رکھنا گناہ ہے ۔

جس مریض یا مسافر نے ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے اور وُہ اسی مرض میں مرگیا۔ تو گنہگار نہیں۔ اگر بیمار تندرست ہو کر یا مسافر مقیم ہو کر مرگیا تو جتنے روز تندرست ہو کر زندہ رہا۔ یا مسافر مقیم ہو کر جیتا رہا ان دنوں کی قضا واجب ہے۔ اگر قضا نہ کی تو وارث کو چاہیئے کہ ہر روزہ کے بدلے تقریباً دو سیر گندم یا چار سیر جَو فقیروں کو دے ۔

مسئلہ۔ اگر روزہ دار نے بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح اگر روزہ دار کو غسل کی حاجت ہوئی۔ یا بدن پر تیل ملا۔ یا آنکھوں میں سرمہ ڈالا۔ تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ۔

مسئلہ۔ جس طرح خدا کے سوا کسی کی نماز پڑھنا

جائز نہیں ۔ اسی طرح روزہ بھی کسی اور کا رکھنا جائز نہیں۔

تنبیہہ روزے میں غیبت کرنا۔ کسی کا گلہ کرنا۔ گالی دینا اور بُرا کہنا نہایت بد ہے۔ روزے کا ثواب جاتا رہتا ہے ۔ روزہ دار کو چاہیئے ۔ کہ روزہ کو ایسی باتوں سے پاک صاف رکھے ۔ حلال چیزوں سے افطار کرے ۔ عبادت میں مشغول رہے۔ جھوٹ دغا بازی موقوف کرے ۔ اس مبارک مہینے کو غنیمت سمجھے ۔ اور عید کے دن نہایت خوشی سے صدقہ فطر ادا کرے تاکہ اس کے روزے مقبول ہوں ٭

عرفہ یعنی عید الاضحیٰ کی نویں تاریخ کو اگر کوئی روزہ رکھے ۔ تو اس کے ایک برس کے اگلے اور ایک برس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے ۔ اگر عاشورہ کا روزہ رکھے تو ایک برس کے گناہ معاف ہوتے ہیں ٭

مشق

۱ ۔ روزہ سے کیا مراد ہے ؟

۲ ۔ کفارہ اور قضا سے کیا مراد ہے ؟

۳ - کن صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا ؟

۴ - کون سی چیزیں روزہ کو توڑتی ہیں ؟

۵ - کفارہ کس صورت میں لازم ہے اور روزہ کا کفارہ کیا ہے؟

۶ - روزے کی قضا کن کن صورتوں میں واجب ہے ؟

۷ - کن صورتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ؟

پانچواں رُکن

حج

حج مثل نماز روزہ اور زکواۃ کے اسلام کا ایک رکن اور فرضِ عین ہے۔ تمام عمر میں ایک مرتبہ اس شخص پر فرض ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر مال دیا ہو۔ کہ اپنے وطن سے مکّہ شریف تک آنے جانے پر قادر ہو۔ اور واپسی تک اپنے اہل و عیال کے اخراجات برداشت کر سکتا ہو۔ اگر کوئی حج کو فرض نہ جانے تو وُہ کافر ہے۔ اور فرض ہونے پر اس کا تارک فاسق اور سخت گنہگار ہے ؎

فضائل حج

جب تک کسی چیز کی فضیلت اور فائدہ معلوم نہ ہو۔ اس وقت اس کام میں پوری رغبت نہیں ہوتی اور کام کرنا مشکل ہوتا ہے اور جب اس کا فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ تو اس کی

اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اور مشکل سے مشکل کام سہل ہو جاتا ہے۔ حج کی خوبیاں اور فضیلتیں بے شمار ہیں۔ یہاں ان کا تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے اور غیر اللہ کی محبت دل سے نکالنے میں حج کو خاص دخل ہے۔ اس سے اکثر لوگوں کی زندگیاں بدل جاتی ہیں۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے۔ اس کی سواری کے ہر قدم پر ستّر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو پیدل حج کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایک نیکی لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔

۳۔ حرم شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

۴۔ بیت اللہ شریف پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ایک سو

بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں پر اور چالیس رحمتیں نماز تلاوت وغیرہ عبادت کرنے والوں پر اور بیس رحمتیں ان لوگوں پر جو صرف بیت اللہ کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۵۔ حج کرنے سے آدمی کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۶۔ حدیث شریف میں آیا ہے جس نے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے حج کیا اور فحش بات، لڑائی جھگڑا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا۔ تو وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہوگا۔ جیسا اپنی پیدائش کے دن وہ بالکل بے گناہ تھا۔

ان حدیثوں میں صاف وعدہ ہے کہ اگر حج اخلاص کے ساتھ اور صحیح طریقہ پر ادا ہو۔ اس میں کوئی نافرمانی نہ ہو۔ تو وہ حاجی کے سارے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اور اس کو جنّت کا مستحق بنا دیتا ہے۔

۷۔ روضہ اطہر کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرنا مسلمان کے لیے بڑی سعادت اور خوش نصیبی ہے۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دلائی ہے۔ اور اس پر شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے ؎

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (حدیث) ؎

جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت میرے مرنے کے بعد کی۔ تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی (حدیث) ؎

حکمتیں

حج میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ ان میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے :۔

۱۔ شعائر الٰہیہ کی تعظیم ہے ؎

۲۔ بیت اللہ شریف مسلمانوں کا روحانی مرکز ہے۔ اور سارے عالم کی ہدائیت کا سرچشمہ ہے۔ دنیا میں سب سے پہلا مقدس گھر ہے جب حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو بھرا۔ اور اسپر بیت المعمور لا کر رکھا۔ لوگ اس کا طواف اور حج کرتے مگر طوفانِ نوح کے وقت اسکو اٹھا لیا گیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باذنِ الٰہی پہلی بنیادوں پر کعبہ کو تعمیر کیا۔ اور پھر قریش نے اس کی تعمیر کی۔

پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے بنایا۔ پھر عبد الملک نے اس کی تعمیر میں کچھ تبدیلی کی۔ اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح و مرمت ہوتی رہی۔

۳ - کعبہ برکات و فیوض کا منبع اور رُشد و ہدائیت کا مرکز ہے۔ اس کی زیارت اور طواف دربارِ خداوندی کی حاضری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بقا کو اسی مبارک اور مقدس مقام سے وابستہ فرمایا ہے۔

۴ - صفا مروہ، آب زمزم، منیٰ اور عرفات اور مزدلفہ وہ مقاماتِ مقدسہ ہیں۔ جہاں انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوئیں۔ حج میں ان واقعات کی یادگار تازہ ہو جاتی ہے۔

سفرِ حج سفرِ آخرت کا نمونہ ہے۔ جب حاجی اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنے عزیز و اقارب سے رخصت ہوتا ہے۔ تو یہ سماں نظر آتا ہے۔ کہ ایک دن ان سب کو چھوڑ کر اس عالم سے آخرت کا سفر کرنا ہے احرام کا لباس پہننا کفن کی یاد دلاتا ہے۔ اور عرفات کے میدان میں لاکھوں آدمیوں کا اجتماع اور گرمی کی شدّت

روزِ محشر کا نمونہ ہے ۔

اللہ اور رسول سے محبت رکھنے والوں کے لیے حج ایک امتحان ہے ۔ جو سچے عاشق ہیں ۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مستانہ وار نکل کھڑے ہوتے ہیں اور مصائب اور تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے ۔ مگر نام کے مسلمان اور غرض کے بندے سینکڑوں بہانے بنا کر حج جیسی دولت سے محروم رہ جاتے ہیں ۔

حج کرنے کا طریق

حج تین طرح سے کیا جاتا ہے :-

افراد ۔ تمتّع ۔ قِران ۔

افراد مقام میقات پر پہنچ کر محض حج کی نیت سے احرام باندھے اور مکہ معظمہ پہنچ کر مسجد حرام میں باب السلام سے داخل ہو ۔ اور بیت اللہ شریف کا طواف کرے ۔ پھر دوگانہ نماز پڑھ کر بابِ صفا سے نکل کر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے اور دس ذی الحجہ تک

احرام کی حالت میں رہے ۔

تمتع میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکّہ شریف حاضر ہو ۔ اور بیت اللہ شریف کا طواف کرے ۔ پھر صفا مروہ پر دوڑے ۔ حجامت بنوائے ۔ اور احرام کھول دے ۔ عمرہ ادا ہو گیا ۔ پھر وہیں ٹھہر کر آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کرے ۔

قِران میقات سے حج اور عمرہ دونوں کی نیّت سے احرام باندھے ۔ اور مکّہ شریف پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے ۔ پھر طواف قدوم کر کے احرام کی حالت میں بدستور رہے ۔ اور آٹھویں ذی الحجہ کو حج کے لیے جائے ۔

احرام پاکستان اور ہندوستان سے جانے والوں کا مقامِ میقات یلملم ہے ۔ جب جہاز یلملم کے قریب پہنچے ۔ تو اس وقت حجامت بنوا کر غسل اور وضو کر کے احرام باندھ لیں ۔ اور تلبیہ کہیں ۔

تلبیہ ۔ لَبَّیْكَ ۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ۔ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ ۔ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ۔ وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ ۝

منیٰ کو روانگی

جب حج کا وقت آئے۔ تو سات تاریخ کو بعد نماز ظہر خطبہ سُنے۔ آٹھ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد تلبیہ کہتا ہُوا مکّہ معظمہ سے منیٰ کو جائے اور ظہر سے لے کر اگلے دن فجر تک پانچ نمازیں منیٰ میں ادا کرے۔ اور ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو سورج نکلنے پر تلبیہ کہتا ہُوا عرفات کو جائے ؎

وقوفِ عرفات

عرفہ میں جہاں چاہیے ٹھہرے۔ البتہ جبلِ رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے۔ زوال سے غروبِ آفتاب تک میدانِ عرفات میں رہے۔ یہ دن اور یہ مقام دُعا کی مقبولیت کا ہے مسکین و محتاج کی طرح خوب ہاتھ پھیلا کر اپنے مولا سے مانگے ہرگز کوتاہی نہ کرے۔ توبہ استغفار کرے۔ آقا سے اپنے گناہ بخشوائے۔ کیونکہ آج مولا کے دربار میں کھڑا ہے شاید یہ دن اور وقت پھر نصیب ہو یا نہ ہو ؎

مزدلفہ کو روانگی

سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہو۔ اور رات مزدلفہ میں قیام کرے اور کثرت سے ذکر اذکار کرتا رہے ؎

منیٰ کو واپسی دسویں تاریخ سورج نکلنے سے ذرا پہلے تلبیہ کہتا ہوُا منیٰ کو روانہ ہو جائے۔
مزدلفہ سے چلتے وقت ستر کنکریاں چنے کے برابر اُٹھالے منیٰ پہنچ کر جمرہ آخری پر سات کنکریاں مارے۔ پھر قربانی دے اور سر مُنڈائے۔ اس کے بعد احرام کھول دے اور مکہ شریف آکر بیت اللہ کا طواف کرے۔ اسے طوافِ زیارت کہتے ہیں۔ طواف کے بعد صفا مروہ دوڑے اور واپس منیٰ چلا آئے۔ بارہ یا تیرہ تک منیٰ میں قیام کرے اور ہر روز زوال کے بعد تینوں جمروںؔ پر کنکریاں مارے۔

مکّہ کو واپسی منیٰ سے فارغ ہوکر بارہ یا تیرہ تاریخ کو مکّہ معظمہ آئے اور سنت یہ ہے کہ ظہر، عصر، عشا وادئِ محصب میں پڑھے۔ اور ذرا لیٹنے کے بعد مکّہ شریف آئے۔ اب حج مکمل ہو گیا۔ جب مکّہ سے روانہ ہو۔ تو طواف وداع کرے۔

دربارِ مدینہ مدینہ شریف کی حاضری بھی نہایت ضروری اور بڑی سعادت ہے۔ اگر توفیق ہو۔

ؔ منیٰ میں تین مقام پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان مقامات کو جمرات کہتے ہیں۔

توحج سے پہلے یا بعد آقائے دو جہاں کے دربار میں غلامانہ حاضری دے۔ یہاں کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ یہیں سے ہدایت کا چشمہ اُبلا جس نے پہلی زندگی کے رخ بدلے۔ اور نئی زندگی کی بنیاد ڈالی سرفروشانِ اسلام جنہوں نے اپنے خون سے باغِ اسلام کو سینچا۔ اسی شہر کے شہرہ آفاق مقام جنت البقیع میں میٹھی نیند سو رہے ہیں ۔

مشق

۱۔ حج کے فضائل بیان کرو ؟

۲۔ حج کی حکمتیں بیان کرو ؟

۳۔ حج کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

۴۔ مدینہ شریف کی فضیلت بتاؤ ؟

گناہوں کا بیان

جس طرح ارکان کو بجا لانا فرض ہے۔ اسی طرح گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ گناہ دو قسم کے ہیں۔ کبیرہ اور صغیرہ۔

کبیرہ گناہ بہت سے ہیں۔ اگر ان سے توبہ نہ کریگا تو عذاب میں مبتلا ہوگا۔ بعضے گناہ صغیرہ ہیں۔ اگر وہ معاف نہ ہوئے۔ تو ان کی وجہ سے بھی عذاب ہوگا۔ مگر کبیرہ گناہوں کے عذاب سے کم۔

کبیرہ گناہ

(۱) کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا (۲) ناحق خون کرنا (۳) ماں باپ کو ایذا دینا۔ (۴) زنا کرنا (۵) یتیموں کا مال کھانا (۶) کسی عورت کو زنا کی جھوٹی تہمت لگانا (۷) جنگ میں دو چند کافروں سے بھاگنا (۸) شراب پینا (۹) ظلم کرنا (۱۰) کسی کو اس کے پیچھے بدی سے یاد کرنا (۱۱) کسی کے حق میں بدگمانی کرنا (۱۲) اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا (۱۳) خدا سے

خوف نہ کرنا (۱۴) خدا کی رحمت سے نا امید ہونا (۱۵) کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا (۱۶) ہمسائے کی جورو اور بیٹی پر نظر بد کرنا (۱۷) کسی کی امانت میں خیانت کرنا (۱۸) خدا کا فرض ترک کرنا (۱۹) قرآن شریف پڑھ کر بھلانا (۲۰) سچی شہادت چھپانا (۲۱) جھوٹی شہادت دینا (۲۲) جھوٹ بولنا خصوصاً جھوٹی قسم کھانا جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے (۲۳) خدا کے سوا کسی اور کی قسم کھانا (۲۴) خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا (۲۵) قرآن کی مجلس میں کسی اور کام میں مشغول ہونا (۲۶) جمعہ کی نماز ترک کرنا (۲۷) ہمیشہ جماعت ترک کرنا (۲۸) مسلمانوں کو کافر کہنا (۲۹) کسی کی غیبت کرنا (۳۰) چوری کرنا (۳۱) ظالموں کی خوشامد کرنا (۳۲) بیاج کھانا (۳۳) ناحق فیصلے کرنا (۳۴) سودا سلف لیتے دیتے وقت کم تولنا (۳۵) قیمت کا فیصلہ کئے پیچھے زبردستی کم قیمت دینا (۳۶) لڑکوں سے بُرا کام کرنا۔ (۳۷) حیض کی حالت میں اپنی بیوی یا باندی سے صحبت کرنا (۳۸) اناج کی گرانی سے خوش ہونا (۳۹) کسی نامحرم

عورت کے پاس خلوت میں بیٹھنا (۴۰) جانوروں سے جماع کرنا (۴۱) جُوا کھیلنا (۴۲) کافروں کی رسمیں پسند کرنا (۴۳) نجومی کی باتوں کو سچا جاننا (۴۴) اپنی عبادت یا تقویٰ کا دعویٰ کرنا (۴۵) مردے پر پیٹنا (۴۶) مردے پر پکار کر رونا (۴۷) کھانے کو بُرا کہنا (۴۸) ناچ دیکھنا (۴۹) راگ باجوں کا سننا (۵۰) لوگوں کے دِکھلا [illegible] بادت کرنا (۵۱) کسی کے گھر بلا اجازت چلے جانا (۵۲) قدرت ہونے پر نصیحت ترک کرنا (۵۳) کسی کو مسخری کر کے بے حرمت کرنا۔ ان کے سوا اور بھی گناہ ہیں۔ غرض سب گناہوں سے دُور رہے اور توبہ کرتا رہے ٭

حدیث شریف میں آیا ہے کہ کامل مسلمان وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچے آدمی کو چاہیئے کہ اپنے تئیں سب سے بُرا جانے۔ دوسروں کو بُرا نہ سمجھے۔ کسی کا عیب تلاش نہ کرے۔ اگر بغیر تلاش کسی کا عیب معلوم ہو جائے۔ تو اسے نرمی سے نصیحت کرے اسے رسوا اور شرمندہ نہ کرے۔ حق تعالیٰ سب کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے ٭

رب اغفر وارحم و انت خیرالراحمین

وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

ایمان کی شاخیں

ایمان ایسا سدا بہار درخت ہے۔ جس کی مضبوط جڑیں دور تک گہری چلی گئی ہیں۔ اور اس کی ہری بھری شاخیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ اس پر کبھی خزاں نہیں آتی اور دُوسرے درختوں کی طرح سال بھر میں صرف ایک ہی بار پھل نہیں دیتا۔ بلکہ ہر وقت پھولوں پھلوں سے لدا رہتا ہے۔

کلمہ ایمان کی جڑ ہے۔ جو دل کی گہرائیوں میں مضبوطی سے قائم ہے۔ اعمالِ صالحہ اس کی ہری بھری شاخیں ہیں اور رنگ برنگ کی عبادتیں اس کے پھل پھول ہیں جس ایمان سے اعمال صالحہ کی بے شمار شاخیں پھوٹیں اور ہمیشہ رنگا رنگ کی عبادت کے پھول کھلیں اور اس پر

ایسے عملوں کی بہار آئے کہ دل مخلوق کے درد سے بے چین ہو۔ تو ایسا ایمان زندہ اور تازہ ایمان ہے۔ لیکن جس ایمان سے اعمال صالحہ کی ایک شاخ بھی نہ پھوٹے اور خدا کی مخلوق کے درد کا اس میں کوئی احساس نہ ہو تو وہ مردہ اور خشک ایمان ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ستر سے کچھ اوپر باتیں ایمان کے متعلق ہیں ان میں سب سے بڑی بات تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا اقرار ہے۔ اور سب سے چھوٹی بات راستہ میں سے کانٹا، لکڑی پتھر وغیرہ تکلیف دینے والی چیزوں کا ہٹانا ہے۔ اور شرم و حیا بھی ایمان کی ان ہی باتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے۔

اس ارشاد سے معلوم ہوا۔ کہ جب اتنی باتیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو پورا مسلمان وہی ہوگا۔ جس میں یہ سب باتیں ہوں۔ اور جس میں کوئی بات ہو اور کوئی نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ پورا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اس لیے ہر ایک کو لازم ہے کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ

کسی بات کی کسر نہ رہ جائے ۔

ان میں سے بعض باتیں دل سے اور بعض زبان سے تعلق رکھتی ہیں ۔ کچھ اپنی ذات کے متعلق تو کچھ دوسروں کے متعلق ہیں ۔ اب ان کا ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے :-

اعمال جو دل سے تعلق رکھتے ہیں

۱ - اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ۔

۲ - فرشتوں کا یقین کرنا ۔

۳ - یہ یقین کرنا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر جتنی کتابیں اتاری ہیں ۔ سب سچ اور حق ہیں ۔ البتہ اب قرآن پاک کے سوا اوروں پر چلنے کا حکم نہیں رہا ۔

۴ - یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں ۔ اب صرف آپ کے طریقہ پر چلنے کا حکم ہے ۔

۵ - قیامت پر ایمان لانا ۔

۶ - تقدیر پر ایمان لانا ۔

۷ - جنّت کا یقین کرنا ؂

۸ - دوزخ کا یقین کرنا ؂

جنت کی لذتیں اور نعمتیں حاصل کرنے کے لیے نیک عمل کرو۔ دوزخ اور اس کے عذاب سے بچنے کے لیے گناہوں سے پرہیز کرو ؂

۹ - یہ عقیدہ رکھنا کہ ساری کائنات حادث ہے یعنی پہلے سارا عالم ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہُوا ؂

۱۰ - اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا۔ اللہ کی محبت اصل مقصود ہے۔ مسلمان کے دل میں اللہ کی محبت یہاں تک گھر کر جائے۔ کہ دوسری سب محبتیں اس کے سامنے دب جائیں ؂ ؎

خدا کی محبت ہی بس دین ہے
جو خالی ہو اس سے وہ بے دین ہے

۱۱ - اگر کسی سے محبت ہو تو اللہ کے لیے ہو اور عداوت ہو تو اللہ کے لیے ہو ؂

۱۲ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا۔

آپؐ بارگاہ خداوندی کے رسول ہیں۔ اس لیے آپ کی عظمت اور محبت اللہ کی محبت ہے۔ آپ کی محبت ایمان کی جان ہے۔ اس کے بغیر دین میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں نہ ہی نجات کا کوئی ذریعہ ہے۔

نبی کی محبت ہے بنیادِ دیں
نہیں جس میں یہ اس میں ایماں نہیں

ایمان کی حلاوت اس آدمی کو نصیب ہوتی ہے جو اللہ اور رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے یہاں تک کہ اگر کسی اور سے محبت رکھے تو اللہ ہی کے لیے رکھے۔ اور اللہ کا دین اسے جان سے پیارا ہو۔

۱۳۔ اخلاص۔ عمل صرف اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے کرو۔ جو عمل ریا اور نفاق سے کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں فرماتے۔

ہے اخلاص جڑ سارے اعمال کی
اسی پہ ہے بنیاد اعمال کی

۱۴۔ تواضع۔ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والے کو پسند کرتے

اور دین و دنیا میں اس کا رتبہ بلند فرماتے ہیں۔

۱۵- شکر- اگر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو تو وہ اپنی نعمتیں زیادہ عطا فرماتے ہیں۔

۱۶- توبہ - ہمیشہ توبہ کرتے رہو اور اپنے گناہوں پر نادم رہو۔

۱۷- خوف - اللہ کا خوف تمام گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے - ایمان والے کا دل بے خوف نہیں ہوتا اگر دلوں میں خدا کا خوف پیدا ہو جائے - تو ساری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

۱۸- رجا- (اللہ کی رحمت کا امیدوار رہنا) جو آدمی کسی چیز کی امید رکھتا ہے - وہ اس کے حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے - اللہ کی رحمت کے امیدوار رہو - اور اس کے حاصل کرنے کے لیے خوب نیک عمل کرو - بغیر کوشش کسی چیز کی خواہش رکھنا نری تمنا ہے۔

۱۹ - حیا- حیا و شرم دین میں اعلیٰ درجہ کا عمل ہے یہ عادت ایمان سے پیدا ہوتی ہے - اور ایمان کا ثمرہ

جنت ہے ؂

۲۰ - صبر - اپنے نفس کو دین کی باتوں کا پابند رکھو۔ اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دو۔ مصیبتوں اور تکلیفوں میں بھی صابر رہو ؂

۲۱ - وعدہ وفا کرنا - اپنے وعدوں کو پورا کرو۔کسی سے وعدہ خلافی نہ کرو۔ وعدہ خلافی نفاق کی علامت ہے ؂

۲۲ - مخلوق پر رحمت و شفقت - تم زمین والوں پر رحم کرو - آسمان والا تم پر رحم کرے گا ؂

۲۳ - بد خواہی ترک کرنا - دین خیر خواہی کا نام ہے۔ سب کے خیر خواہ رہو۔مسلمان آپس میں ایک جسم کی طرح ہیں - اگر ایک عضو میں درد ہو - تو دوسرے جوڑ بھی بے چین ہو جاتے ہیں - اسی طرح ایک مسلمان بھائی کی تکلیف سے بے چین ہو جانا خیر خواہی اور ایمان کی علامت ہے ؂

۲۴ - قضائے الٰہی پر راضی ہونا - اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور تقدیر پر راضی رہو۔سچا مسلمان مصیبت پر صبر کرتا

اور قضا پر راضی رہتا ہے ؀

۲۵- توکل - ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر نظر رکھو - اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرو - یہی توکل ہے - تدبیر چھوڑنے کا نام توکل نہیں ؀

۲۶- حسد ترک کرنا - کسی کی عزت و آبرو اور ترقی کو دیکھ کر مت جلو - اللہ نے اپنے بندوں کے درمیان جو تقسیم فرمائی ہے - تم اس سے کیوں ناراض ہوتے ہو-

۲۷- کینہ ترک کرنا - دل میں کسی سے کینہ نہ رکھو - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ صاف سینہ رہنا میرا طریقہ ہے - جو میرے طریقہ کو پسند کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا ؀

۲۸- غصہ ترک کرنا - غصّہ کے وقت آدمی سے ایسی باتیں ہو جاتی ہیں - جو دین کو برباد کر دیتی ہیں - اس لیے غصّہ کو قابو میں رکھو - جو اپنے غصّہ کو روک لے گا - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا عذاب اس سے روک لیں گے ؀

۲۹- خود پسندی چھوڑنا - اپنے آپ کو دوسروں سے

اچھا نہ سمجھو۔ بڑائی اللہ کی ذات کو زیبا ہے۔ جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

۳۰۔ حُبِّ دُنیا کا ترک کرنا۔ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ دُنیا کی محبت اور مال و جاہ کی حرص دین کو برباد کرنے والی چیزیں ہیں۔

اعمال جو زبان سے تعلق رکھتے ہیں

۱۔ کلمہ توحید کا پڑھنا۔ یہ کلمہ سارے دین کی بُنیاد ہے۔ جس نے اسے سچے دل سے پڑھا اس کی نجات یقینی ہے۔

۲۔ دُعا کرنا۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اس سے مصیبت دور ہوتی ہے۔ اور آنے والی بلا ٹلتی ہے۔ دُعا توجہ اور عاجزی سے مانگو۔ کیونکہ غافل دل کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔

۳۔ ذکر کرنا۔ ذکر سے دل روشن ہوتے ہیں۔ اور اللہ

کی محبت پیدا ہوتی ہے ۔ استغفار کی کثرت سے اللہ تعالیٰ تنگی اور فکر وغم دور کر دیتے ہیں ۔ اور غیب سے روزی عطا فرماتے ہیں ۔ درود شریف پڑھنے سے اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں ۔

۴ ۔ قرآن مجید کی تلاوت ۔ بہت بڑی عبادت ہے ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں ۔ قیامت کے دن قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا ۔

۵ ۔ علم سیکھنا ۔ ہر مسلمان مرد اور عورت پر دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے ۔

۶ ۔ علم سکھانا ۔ جو آدمی لوگوں کو دین کی تعلیم دیتا ہے ۔ اسکے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ۔ آسمان اور زمین والے ۔ یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بل میں اور مچھلیاں پانی میں دعائے خیر کرتی ہیں ۔

۷ ۔ لغو اور ممنوع کلام سے بچنا ۔ فضول گوئی سے دل سیاہ ہو جاتا ہے ۔ زبان کے کرتوت ہی اکثر لوگوں کو مُنہ کے بل جہنم میں دھکیلیں گے ۔

دیگر اعمال

(ا)

جن کا تعلق اپنی ذات سے ہے

۱ - طہارت - پاک رہنا نصف ایمان ہے - اللہ تعالیٰ پاک و صاف ہیں - صفائی کو پسند فرماتے ہیں - اپنے بدن کپڑوں اور مکان کو پاک صاف رکھو - ضرورت کے وقت وضو اور غسل کرو - اور ظاہر کی طرح باطن کو بھی ہمیشہ صاف رکھو ؞

۲ - نماز قائم کرنا - وقت پر نماز پڑھو - رکوع سجود جلسہ قومہ اچھی طرح کرو - اور خوب دل لگا کر نماز پڑھو ؞

۳ - صدقہ - صدقہ سے غریبوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں - مہمان[۱] کی عزت کرو - مال ہو تو زکوٰۃ دو - اپنے

---

[۱] - مہمان کی عزت کرنا بھی صدقہ ہے ؞

روزوں کا صدقہ نکالو تاکہ روزے لغو اور فحش سے پاک ہو جائیں اور غریبوں کو کھانے کے لیے ملے ۔

۴ - روزہ - روزہ سے شیطان مغلوب ہوتا ہے - یہ عبادت اور تقویٰ کا دروازہ ہے - اس کا اجر بے شمار ہے ۔

۵ - حج و عمرہ - حج اگر اخلاص سے کیا جائے تو اس سے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔

۶ - کفّارہ - کفارہ کئی قسم کا ہے - آدمی کی بعض غلطیوں کی سزا اور علاج ہے - قسم کا کفارہ یہ ہے کہ اگر قسم ٹوٹ جائے تو دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے - یا ان کو ایک ایک جوڑا کپڑے دے دے - یا ایک غلام آزاد کرے ان میں سے جس پر چاہے عمل کرے - اگر ان پر عمل کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو - تو پھر لگاتار تین روزے رکھے ۔

۷ - قسم - خدا کے سوا کسی کی قسم نہ کھاؤ - اپنی قسموں کو پورا کرو - ہاں اگر خلافِ شرع قسم ہو - تو اسے

توڑ دو - اور کفارہ ادا کرو ؛

۸ - نذر - جائز نذر کو پورا کرو - خلافِ شرع نذر کو پورا کرنا جائز نہیں ؛

۹ - دین کی حفاظت کے لیے دوسری جگہ چلے جانا - اگر کسی جگہ دین کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو - تو کہیں دوسری جگہ چلا جائے - ہجرت کا بہت بڑا اجر ہے ؛

۱۰ - قرض ادا کرنا - قرض ادا کرنے کی فکر رکھو - اپنے اخراجات کم کر کے تھوڑا تھوڑا ادا کرتے رہو - بلا ضرورت کبھی قرض نہ لو ؛

۱۱ - ستر ڈھانکنا - ستر ڈھانکنا فرض ہے - تنہائی میں بھی ننگے ہونا مناسب نہیں - اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں سے حیا کرنا چاہیئے ۔

۱۲ - اعتکاف - رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہے - رمضان کی آخری راتوں کو جاگے اور عبادت کرے - اس میں شب قدر بڑی فضیلت کی رات ہے ۔ نذر کا اعتکاف واجب ہے - اس

کے علاوہ اعتکاف کرنا نفل ہے ؛

۱۳- قربانی - قربانی اسلام کا شعار ہے - اس کا انکار کفر ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے ؛

۱۴- جنازہ کی تجہیز و تکفین و تدفین - مردہ کو اچھا کفن دو - اس پر نماز جنازہ پڑھو - اور اسے دفن کرو ؛

۱۵- معاملات میں راست بازی - معاملہ میں صدق و امانت کا خیال رکھو - دغا فریب نہ کرو - ناجائز معاملہ سے بچو ؛

۱۶- سچی گواہی دینا - سچی گواہی چھپانا جائز نہیں مگر جھوٹی گواہی دینا بڑا گناہ ہے ؛

(۲)

اعمال جن کا تعلق اپنوں سے ہے

۱- نکاح کرنا - نکاح کرنا سنت ہے - جس کو ضرورت ہو اور خرچ دے سکتا ہو - تو وہ کسی نیک عورت سے نکاح کرے ؛

۲- اہل و عیال کے حقوق ادا کرنا - غیروں کی نسبت اہل و عیال کا حق زیادہ ہے - ان کی ضرورتوں پر خرچ کرنے کا بڑا ثواب ہے ؛

۳- خدمتِ والدین - والدین کی رضا میں اللہ کی رضا اور ان کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے ؛

۴- تربیتِ اولاد - اولاد کی پرورش کرنا - ان کو علم و ادب سکھانا اور ان پر شفقت کرنا دین کا عمل ہے ؛

۵- صلہ رحم - رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو - جو شخص قرابت داروں کو چھوڑ دے اور ان سے بدسلوکی کرے وہ جنت میں نہیں جائے گا ؛

۶- آقا کی اطاعت کرنا - غلام اگر آقا کی خیر خواہی کرے - اور اپنے پروردگار کی اطاعت بجا لائے تو اسے دوہرا ثواب ملتا ہے ؛

(۳)

اعمال جن کا تعلق عام لوگوں سے ہے

۱- حکام کی اطاعت کرنا - اللہ سے ڈرو - اپنے امیر

کا حکم مانو - اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو ؎

۲ - حکومت میں عدل کرنا - عدل حکومت کی مضبوطی اور رعایا کی خوش حالی کا سبب ہے - قیامت کے دن عادل حاکم عرش کے سایہ میں ہوگا ؎

۳ - مسلمانوں کی جماعت کی اطاعت کرنا - جو جماعت کتاب و سنت پر چلتی ہے - اس کی پیروی کرو - اس سے الگ ہونا اسلام سے الگ ہو جانا ہے ؎

۴ - لوگوں میں اصلاح کر دینا - لڑنے والوں میں صلح کراؤ - اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے لڑو - یہاں تک کہ وہ راستی پر آجائے ؎

۵ - نیک کام میں مدد دینا - نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو - اگر کوئی ایک کام شروع کرے تو سارا بوجھ اسی پر نہ ڈال دو ؎

۶ - پڑوسی کی خاطر داری کرنا - اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو - اسے کبھی نہ ستاؤ - جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرتے رہو ؎

۷ - نیک بات بتانا اور بری بات سے روکنا - جہاں

تک ہو سکے لوگوں کو نیکی کی طرف بلاؤ۔ اور برائی سے روکتے رہو۔ قدرت ہو تو برائی کو ہاتھ سے مٹاؤ۔ ورنہ زبان سے منع کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے اس کو بُرا جانو ؎

۸۔ لہو و باطل سے بچنا۔ لہو و لعب کی سب چیزیں بیہودہ ہیں۔ ان میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہ کرو اور اللہ کی ناراضگی سے بچو ؎

۹۔ حدود کا قائم کرنا۔ جو حدیں اور سزائیں شریعت میں مقرر ہیں۔ ان کا جاری کرنا فرض ہے۔ اس میں کسی کی رعایت جائز نہیں ؎

۱۰۔ جہاد کرنا۔ اللہ کے راستے میں اسلام کی اشاعت اور حفاظت کے لیے جان کی بازی لگا دینا معمولی عمل نہیں۔ اللہ کے ہاں اس کا بدلہ جنت ہے ؎

۱۱۔ اشاعتِ دین۔ دین پہنچانا نبی کا کام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کام امت کے سپرد ہے دین کی اشاعت کرنے والے شخص کی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ وہ حضور کی دینی

خدمت کو انجام دے رہا ہے ۔

۱۲ - امانت ادا کرنا - امانت میں خیانت نہ کرو - جس میں دیانت داری کی صفت نہیں - اس میں، ایمان نہیں ۔

۱۳ - کسی حاجت مند کو قرض دینا - صدقہ دینے سے دس گنا ثواب ملتا ہے اور کسی کو قرض حسنہ دینے سے اٹھارہ گنا ثواب ملتا ہے ۔

۱۴ - حسن معاملہ - اللہ سے ڈرو - سچ بولو - آپس میں معاملہ صاف رکھو - اگر تمہارے ذمہ کسی کا حق ہو تو بدلے میں اس سے بہتر چیز دو ۔

کسی کا جو واجب ہو حق آپ پر
بدل میں آدا کر اسے خوب تر

۱۵ - مال کو اس کے موقع میں صرف کرنا - مال موقع پر خرچ کرو - بے موقع خرچ کرنے سے اپنے مال کو ضائع اور برباد نہ کرو - حلال مال کی قدر کرو - فضول خرچی سے بچو ۔

کماؤ جو محنت سے انصاف سے نہ ضائع کرو اس کو اسراف سے

۱۶ - لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا ۔ مسلمان کو مناسب نہیں کہ وُہ کسی پر زیادتی کرے ۔ یا کسی کو دکھ پہنچائے ۔ کیونکہ مسلمان تو وُہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں ؁

مسلماں کی شانِ شایاں نہیں
ملے اس کے دستُ زباں سے کہیں
ذرا سی بھی ایذا کسی مرد کو
اور ہو اس سے شِکوہ کسی فرد کو

۱۷ - سلام کا جواب دینا ۔ اگر کوئی تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر جواب دو ۔ سلام کے جواب میں سر ہلا دینا یا ہاتھ اٹھا دینا کافی نہیں ۔ جب کوئی چھینک کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہو ؁

۱۸ - ایذا دینے والی چیز راہ سے ہٹا دینا ۔ ایک شخص نے راستہ سے خار دار شاخ کو ہٹا دیا ۔ تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش فرما دی ۔ بعض دفعہ کوئی تھوڑا سا عمل

بھی قبول ہو جائے تو ذریعۂ نجات بن جاتا ہے۔

یہ سب شاخیں ایمان زندہ کی ہیں
ادائیں یہ ایمان والوں کی ہیں

مشق

۱۔ ایمان زندہ ایمان مردہ کسے کہتے ہیں ؟

۲۔ ایمان کی کتنی شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے بڑی اور ادنیٰ شاخیں کون سی ہیں ؟

۳۔ ایمان کی کون سی شاخیں ہیں جن کا تعلق دل سے ہے ؟

۴۔ زبان سے تعلق رکھنے والے اعمال کون سے ہیں ؟

۵۔ وہ اعمال بتاؤ جن کا تعلق آدمی کی اپنی ذات سے ہے ؟

۶۔ کون سے اعمال ہیں جن کا تعلق اپنے لواحقین سے ہے ؟

۷۔ وُہ اعمال بیان کرو جن کا تعلق عام لوگوں سے ہے ؟

وظائف

نماز کے بعد کچھ نہ کچھ وظیفہ پڑھنا بھی بڑی سعادت ہے
اس کا پڑھنا دین و دنیا کے امور کی کشائش کے لیے مفید ہے
نماز سے فارغ ہونے کے بعد پہلے اَسْتَغْفِرُ اللہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ؕ
تین مرتبہ اور آیت الکرسی ۔ قُلْ ھُوَ اللہُ ۔ قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک
مرتبہ اور سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار
اللہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار ۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ
شَیْئٍ قَدِیْرٌ ؕ ایک مرتبہ پڑھو ؏

۱ ۔ استغفار کی کثرت سے تنگی اور فکر و غم دُور ہوتا ہے
مال ، اولاد اور رزق میں برکت ہوتی ہے ۔ اور ایسی جگہ
سے روزی ملتی ہے ۔ جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا ؏
۲ ۔ آیت الکرسی اور قل پڑھنے سے دوزخ کے عذاب

سے نجات ہوتی ہے۔

۳ - سبحان اللہ - الحمد للہ اور اللہ اکبر کا پڑھنا دین و دنیا کی کشائش کے لیے بہت مفید ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی کو یہ تسبیح تعلیم فرمائی تھی۔ اسی لیے اسے تسبیح فاطمہ کہتے ہیں۔

نماز مغرب اور فجر کے بعد اس کے علاوہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ؛ سو مرتبہ - اور اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ؛ سات مرتبہ پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے بھی اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے نجات فرماتے ہیں۔

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر اپنی بخشش کی دُعا کرے اور ہر قسم کی حاجتیں اور مرادیں اللہ تعالیٰ سے طلب کرے قرآن مجید اور حدیث شریف کی دعاؤں میں سے جو دُعا چاہے مانگے۔

نماز کے ان وظائف کے علاوہ اپنے روزانہ پڑھنے کے لیے بھی بقدر فرصت کچھ نہ کچھ وظیفہ ہونا چاہیے۔

۱- کلمہ تمجید - درود شریف اور استغفار ایسا وظیفہ ہے

جو پڑھنے میں تو مختصر ہے مگر ثواب میں بہت بڑا ہے
اگر ہو سکے تو صبح و شام اس کی تین تین تسبیحیں پڑھے ورنہ
کم از کم رات دن میں ایک ایک تسبیح ضرور پڑھتا رہے
اور کبھی ناغہ نہ کرے ؎

۲ - اگر زیادہ پڑھنے کا شوق ہو - تو صبح کو سبحان اللہ و
بحمدہ سبحان اللہ العظیم کی تسبیح کے ساتھ لا حول ولا قوۃ الا
با اللہ العلی العظیم کی ایک تسبیح زیادہ کرے - اور شام کے
وقت آیت کریمہ اور حسبنا اللہ و نعم الوکیل کی ایک ایک تسبیح
کر لیا کرے ؎

۳ - اگر ہو سکے تو صبح کے وقت سورہ یٰسین ایک بار - اور
مغرب کے بعد سورہ واقعہ ایک بار اور عشاء کے بعد سورہ
ملک ایک بار - اور جمعہ کے روز سورہ کہف ایک بار پڑھ
لیا کرو - اور سوتے وقت سورہ بقر کی آخری دو آیتیں
اٰمن الرّسول سے لے کر آخر تک پڑھ لیا کرو ؎

وظائف سے فارغ ہونے کے بعد صبح کے وقت قرآن مجید
کی تلاوت کیا کرو - اگر اللہ تعالیٰ زیادہ عبادت کی توفیق دیں
تو کسی بزرگ سے دریافت کر کے اس پر عمل کرنا چاہیئے ؎

مسنون دُعائیں

دُعا عبادت کا مغز ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں اور مرادیں مانگنے کا ذریعہ ہے۔ اور انسان کی تمام تکلیفوں اور پریشانیوں کا علاج ہے۔ کوئی بھلائی ایسی نہیں جس کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا نہ فرمائی ہو۔ اور کوئی برائی ایسی نہیں جس سے آپ نے پناہ نہ مانگی ہو۔ پس آدمی کو چاہیئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دُعاؤں کے ذریعہ اپنی ہر قسم کی حاجتیں اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہے اور مسنون دُعاؤں کو اہتمام کے ساتھ اپنے اوقات پر پڑھتا رہے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی سعادت اور اس کے برکات نصیب ہوں ۔

صبح و شام کی دُعائیں

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ نہیں
نقصان پہنچا سکتی کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں
اور وُہ سنتا اور جانتا ہے ؂

ف ۔ جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دُعا کرے گا ۔
اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلائے ناگہانی سے محفوظ رکھینگے ۔

(۲) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؂
میں پناہ چاہتا ہوں حق تعالیٰ کے کامل کلمات کی
تمام مخلوق کی بُرائی سے ؂

ف ۔ جو شخص صبح شام تین تین مرتبہ یہ دُعا کرے گا
اللہ تعالیٰ اس کو ہر مخلوق خصوصاً سانپ بچھو وغیرہ
زہریلے اور موذی جانوروں کے شر سے محفوظ رکھینگے ۔

(۳) اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ نَحْیٰی وَ
بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ ۔ یا اللہ آپ ہی کی
قدرت سے صبح کی ہم نے اور آپ ہی کی قدرت
سے شام کی ہم نے اور آپ ہی کی قدرت سے زندہ
ہیں ہم ۔ اور آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں ہم
اور آپ ہی کی طرف اٹھنا ہے ؂

گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی دُعا

گھر سے نکلو تو بِسۡمِ اللّٰہِ توکّلتُ عَلَی اللّٰہ پڑھو ۔ گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلِجَ وَخَیۡرَ الۡمَخۡرِجِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَ بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا ۰

اے اللہ میں تجھ سے گھر کے اندر آنے اور گھر سے باہر جانے کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔ ہم اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر آتے ہیں اور اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر سے جاتے ہیں اور اپنے پروردگار اللہ جل شانہٗ پر ہی ہمارا بھروسہ ہے ۔

ف - ایک شخص نے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے فقر و افلاس کی شکایت کی ۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو سلام کر کے داخل ہوا کرو خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر درود و سلام بھیجو اور اس کے بعد قُلۡ ھُوَ اللّٰہ پڑھ لیا کرو۔ اس شخص نے اس پر عمل

کرنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اس نے اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بھی خبرگیری کی۔ اسی لیے احادیث میں گھر میں آنے اور جانے کے وقت سلام کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ قرآن عظیم کا حکم بھی یہی ہے۔

سونے کے وقت کی دُعائیں

سونے کے وقت باوضو بستر پر آؤ۔ پھر تہبند کے پلّو یا کسی کپڑے سے تین مرتبہ بستر کو جھاڑو اور دائیں کروٹ پر لیٹ کر دایاں ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھو اور یہ دُعائیں پڑھو۔

(۱) اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی۔ اے اللہ میں آپ کے نام کی برکت سے ہی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں۔

(۲) سُبْحَانَ اللہ ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھیں۔

(۳) آیت الکرسی ایک بار۔ سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ بقر کی آخری تین آیتیں پڑھ کر بعد ازاں چاروں قل پڑھکر ہاتھوں پر دم کر کے جہاں تک ہو سکے تمام

جسم پر پھیرے ۔ اور اس طرح تین مرتبہ عمل کرے پھر تین مرتبہ استغفار پڑھے اور درود شریف پڑھتا ہوا سو جائے ۔

ف ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کے آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرماتے ہیں اور صبح تک شیطان اس کے پاس نہیں آتا ۔

بدخوابی کی دُعا

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو الحمد للہ کہے اور اگر کوئی بُرا خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے یا پھونک مارے اور تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے اور کروٹ بدل لے یا اُٹھ کر نماز پڑھے ۔ اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے تو وہ خواب کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا ۔

سو کر اُٹھنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۔

اس اللہ کا بہت بہت شکر ہے جس نے ہمیں مارنے

کے بعد زندہ کیا۔ اور اسی کی طرف مر کر جانا ہے۔

جب فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلے

بِسْمِ اللهِ توکلت عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ پڑھیں۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ کر یہ دُعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دُعا

مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالو پھر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کے بعد یہ دُعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

کھانے کی دُعائیں اور آداب

(۱) جب کھانا سامنے آ جائے تو بِسْمِ اللهِ کہے اور دائیں ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھائے۔

کھانا اکیلے نہ کھائے بلکہ سب مل کر کھائیں ۔

ف ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے ۔ شیطان اس پر قبضہ کر لیتا ہے ؛

(۲) اگر کسی دعوت میں عمدہ اور لذیذ کھانے ہوں تو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ پڑھو۔ اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی دی ہوئی برکت پر (ہم یہ کھانا کھاتے ہیں) ۔

ف ۔ اگر کھانا شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ پڑھ لے ؛

کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؛

شکر ہے اللہ کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور کیا ہمیں مسلمانوں میں سے ؛

اگر کسی کے ہاں کھانا کھائے تو اس دعا کے علاوہ ان کے لیے بھی دعا کرے ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ۔ اے اللہ

تو نے جو رزق ان کو دیا ہے۔ اس میں اور برکت دے۔ اور پھر ان کی مغفرت فرما۔ اور ان پر رحم فرما۔

دودھ پینے کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْنَا مِنْہُ

اے اللہ تو اس دودھ میں برکت فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔

کوئی چیز پہننے کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَاھُوَلَہٗ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَاھُوَلَہٗ۔

اے اللہ میں آپ سے اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لیے یہ ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لیے یہ ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔

شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں ان سے زینت حاصل کرتا ہوں۔

ف - کپڑا اتارتے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہے ۔

دُعا استخارہ جب کسی غیر معمولی اور اہم کام کو انجام دینے کا ارادہ ہو۔ تو دو رکعت نفل نماز پڑھے ۔ اس کے بعد یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ[۱] خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ[۲] شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ۔

یا اللہ میں خیر چاہتا ہوں آپ سے بوجہ آپ کے علم کے اور قدرت طلب کرتا ہوں آپ سے بوجہ آپ کی قدرت کے اور مانگتا ہوں میں آپ سے آپ کے بڑے

---

[۱] یہاں مطلب کا تصوّر کرے ۔ [۲] یہاں مطلب کا تصوّر کرے ۔

فضل میں سے کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں قادر نہیں
اور آپ عالم ہیں میں عالم نہیں اور آپ علّام الغیوب
ہیں۔ یا اللہ اگر ہو علم میں آپ کے کہ یہ کام بہتر ہے
میرے لیے میرے دین میں اور میری معاش میں اور
میرے انجام کار میں تو تجویز کر دیجئے اس کو میرے لیے
اور آسان کر دیجئے اس کو میرے لیے پھر برکت دیجئے
میرے لیے اس میں اور اگر ہو علم میں آپ کے کہ یہ کام
بُرا ہے میرے لیے میرے دین اور میری معاش میں
اور میرے انجام کار میں تو ہٹا دیجئے اس کو مجھ سے
اور ہٹا دیجئے مجھ کو اس سے اور نصیب کر دیجئے مجھ
کو بھلائی جہاں کہیں بھی ہو پھر راضی کر دیجئے مجھ
کو اس پر۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ سے استخارہ[1] کرنا
اولادِ آدم کی خوش بختی ہے اور اللہ سے استخارہ نہ
کرنا اس کی بد بختی ہے۔

کسی کو رخصت اور وداع کرتے وقت کی دُعا | اَسْتَوْدِعُ اللہَ

[1] ۔ خیر طلب کرنا یا کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کی نسبت اشارہ غیبی چاہنا۔

دِينَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ ۔ اللہ کے سپرد کرتا ہوں میں تیرے دین کو اور تیری قابلِ حفاظت چیزوں کو اور تیرے اعمال کے انجاموں کو ۔

سفر پر روانہ ہوتے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ ۔ اے اللہ آپ ہی کی مدد سے حملہ کرتا ہوں میں اور آپ ہی کی مدد سے پھرتا ہوں ۔ اور آپ ہی کی مدد سے چلتا ہوں میں ۔

سوار ہونے کی دُعا

جب سوار ہونے لگے تو بِسْمِ اللہ کہے ۔ جب سوار ہو جائے ۔ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور پھر یہ دُعا پڑھے ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ شکر ہے اللہ کا ۔ پاکی ہے اس کی جس نے ہمارے قبضہ میں کر دیا اس کو اور نہ تھے ہم اس کو قابو میں کرنے والے اور ہم پروردگار کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں ۔

سفر شروع کرنے کے بعد کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ

سَفَرِنَا هٰذَ الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی۔
اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَ وَاطْوِعِنَّا بُعْدَہٗ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ۔ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الاَھْلِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ۔ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ
وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالاَھْلِ وَالْوَلَدِ۔

اے اللہ آسان کر دیجئے ہم پر اس سفر کو اور طے کر دیجئے ہم پر درازی اس کی۔ اے اللہ آپ ہی رفیق ہیں سفر میں اور خبر گیراں ہیں گھر بار میں یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بری حالت دیکھنے سے اور واپس آکر بری حالت پانے سے مال میں اور گھر میں اور بچوں میں ؎

واپسی سفر کی دُعا

جب سفر سے واپس ہو تو اُوپر کی دُعا پڑھے اور اس کے علاوہ یہ بھی پڑھے۔ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
ہم سفر سے آنے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں ؎

ف۔ جب بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور جب اس سے اُترے تو سُبحانَ اللہ کہے ۔

بحری سفر کی دُعا

کشتی یا جہاز میں سوار ہو کر یہ دُعا پڑھو۔ بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖهَا وَمُرۡسٰهَا اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ وَ الۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُهٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌۢ بِیَمِیۡنِهٖ سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ
خدا تعالیٰ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا بے شک میرا رب غفور الرحیم ہے۔ اور نہیں سمجھے لوگ اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے۔ ساری زمین اس کی ایک مٹھی میں ہے قیامت کے دن اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہیں۔ پاک ہے اور برتر ہے وہ اس سے کہ شریک پکڑتے ہیں ۔

شہر میں داخل ہونے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ بَارِکۡ لَنَا فِیۡهَا ۔ (اے اللہ ہمیں برکت دیجئے اس شہر میں) تین دفعہ پڑھیں اس کے بعد اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنَا جَنَاهَا وَحَبِّبۡنَا اِلٰی اَهۡلِهَا وَحَبِّبۡ

صَالِحِی اَھْلِھَا اِلَیْنَا پڑھیں۔

اے اللہ ہمیں اس کے ثمرات نصیب کیجئے اور عزیز کر دیجئے ہمیں اہلِ شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے ہمیں اہلِ شہر کے نیک لوگوں کی ۔

منزل پر اُترنے کی دُعا

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔ میں پناہ میں آتا ہوں خدائے تعالیٰ کی کامل باتوں کی تمام مخلوق کی برائی سے ۔

۲۔ رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلاً مُّبَارَکاً وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ
اے اللہ مجھے برکت کے ساتھ یہاں اتار اور آپ بہترین اتارنے والے ہیں ۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کسی جگہ قیام کرے اور یہ دُعا وہاں پڑھ لے تو وہاں کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی ۔

پریشانی کے وقت کی دُعا

(۱) حسبنا اللہ و نعم الوکیل کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا کارساز ہے ۔

(۲) یا یہ دُعا گڑ گڑا کر مانگے۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ اے ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہنے والے اور تمام مخلوق کو قائم رکھنے والے تیری ہی رحمت کی دہائی ہے۔

رنج وغم اور مُصیبت کے وقت کی دُعا

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ کوئی بھی طاقت اور قوت اللہ کی مدد کے سوا میسر نہیں۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جو شخص پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ہلکی بیماری فکر و پریشانی ہے (سبحان اللہ کتنا آسان نسخہ ہے)

۲۔ کثرت اور پابندی سے استغفار کرتا رہے۔

مصیبت میں گرفتار ہوجائے یا صدمہ پہنچے تو یہ دُعا پڑھے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا

بیشک ہم تو اللہ ہی کے بندے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ تو

مجھے میری اس مصیبت میں اجر دے۔ اور اس سے بہتر اس کا عوض عطا فرما۔

مشکل کو آسان کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ۔

اے اللہ کوئی کام بھی آسان نہیں مگر جس کو تو آسان کر دے اور آپ جب چاہیں دشوار کو آسان کر دیتے ہیں۔

توبہ کا طریقہ اور دعا

جب کوئی خطا ہو جائے یا گناہ کر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر ندامت اور عجز کے ساتھ یہ دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا۔

اے اللہ میں تیرے سامنے اس (خطا یا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں اور (عہد کرتا ہوں کہ) پھر کبھی یہ گناہ یا خطا ہرگز نہیں کرونگا۔

نماز توبہ

جو شخص گناہ سے توبہ کرنا چاہے تو اچھی طرح غسل یا وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز توبہ

پڑھے ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرے ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا گناہ مُعاف فرما دیتے ہَیں ؎

نئے چاند کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَ الْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ ۔ یا اللہ اس چاند کو ہم پر برکت اور ایمان ۔خیریت اور اسلام ۔ اعمال مرغوبہ اور پسندیدہ کی توفیق کے ساتھ نکال ۔ اے چاند رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے ؎

شب قدر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔ اے اللہ بیشک تو بہُت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند بھی کرتا ہے ۔پس تو مجھے بھی معاف فرما ؎

آئینہ دیکھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ۔ اے اللہ تو نے ہی میری صورت اتنی اچھی بنائی ہے ۔پس تو ہی میرے اخلاق بھی اچھے بنا دے ؎

چھینکنے کے وقت کی دُعا

جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ سننے والا اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ہر چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہا کرے گا اس کی داڑھ اور کان میں کبھی درد نہ ہوگا۔

جب مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے

اَضْحَكَ اللّٰہُ سِنَّكَ

اللہ تعالیٰ تجھ کو ہنستا ہی رکھے۔

احسان کرنے والے کے لیے دُعا

جب کوئی شخص احسان کرے تو اس کے لیے یوں دُعا کرے جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا۔ اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے۔

قرض کی ادائیگی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ اے اللہ کفایت کر میری اپنے حلال کے ساتھ حرام سے اور غنی کر مجھے اپنے فضل کے

ساتھ اپنے ماسوا سے ۔

کفارہ مجلس

جب مجلس سے کھڑا ہو تو یہ دُعا پڑھے
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ ۔ پاکی ہے اللہ کی اس کی حمد کے ساتھ ۔ اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں تیری حمد کے ساتھ ۔ میں دل سے اقرار کرتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے سامنے ۔

ف ۔ جس مجلس میں اللہ کا ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو وہ قیامت کے دن خسارہ کا موجب ہوگی ۔

مصیبت زدہ کو دیکھنے کے وقت یہ دُعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ۔ شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے اس چیز (یعنی دکھ اور تکلیف سے عافیت میں رکھا ۔ جس

میں تجھے مبتلا کیا ہے اور بہت سی مخلوق پر مجھے
نمایاں طور پر فضیلت دی ٭

بازار جانے کی دُعا

جب بازار میں جائے تو یہ دُعا پڑھے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ - لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ
لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ-
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی
شریک نہیں تمام ملک بھی اسی کا ہے اور اسی کے
لیے تمام تعریفیں ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا
ہے ۔ وہ خود زندہ ہے اس کے لیے مرنا نہیں ہے
اسی کے ہاتھ میں ہر طرح کی خیر خوبی ہے اور وہی ہر
چیز پر قادر ہے ٭

ف - حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے بازار میں
داخل ہوتے وقت اس کلمہ کو پڑھا اس کے نامۂ اعمال
میں ایک لاکھ نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک لاکھ گناہ مٹایا
جاتا ہے ۔ اور ایک لاکھ درجہ بلند کیا جاتا ہے ٭

شہادت کا یا مدینہ میں وفات پانے کا شوق اور دعا

صدق دل اور سچے شوق سے یہ دعا کیا کرے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ ۔ اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما ۔ اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ میں مجھے موت دے ۔

میّت کو قبر میں رکھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ میں اس کو اللہ کے نام کی برکت اور مدد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مِلّت پر (قبر میں) رکھتا ہوں.

قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۔ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی زمین میں ہم تم کو لوٹا دیں گے اور اسی زمین سے ہم تم کو قیامت کے دن دوبارہ نکالیں گے

ف ۔ دفن کے بعد قبر کے سرہانے سورہ بقر کی ابتدائی آیات

ھُمُ الْمُفْلِحُوْن تک اور پاؤں کی طرف سورہ بقر
کی آخری آیات اٰمن الرَّسُولُ سے اخیر سورہ تک
پڑھی جائیں "

پھر کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے یہ دُعا پڑھو
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَ
اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ
الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا
مِّنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا
مِنْ زَوْجِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ۔
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَ اَنْتَ خَلَقْتَھَا وَ اَنْتَ ھَدَيْتَھَا
لِلْاِسْلَامِ وَ اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ
بِسِرِّھَا وَ عَلَانِيَتِھَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْلَھَا۔

دُعائے عافیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔
اے اللہ میں تجھ سے معافی اور
صحت و عافیت طلب کرتا ہوں "

بحضورِ رسالتمآبؐ

سید الکونین ختم المرسلین ۔ پیشوائے اولین و آخریں
مرتضٰے و مجتبٰے و مصطفٰے ۔ جن و انس و بحر و بر کے رہنما
شان او یٰسین و محمود ش مقام ۔ وصفِ او خیر البشر خیر الانام
جائے او بالا ز پروازِ ملک ۔ ہستیش فخرِ زمیں نازِ فلک
خاصۂ او وصفِ عبداللہ بود ۔ "گفتۂ او گفتۂ اللہ بود"
خلقِ احمد دین کی تصویر ہے ۔ اور حیاتِ طیبہ تفسیر ہے
امّیؐ ملکِ عرب نے اک نیا ۔ زندگی کا درس دنیا کو دیا
لے کے آیا حکمت و قرآن کو ۔ کر دیا منسوخ کل ادیان کو
بن گئے گم گروہ راہ خود رہنما ۔ اک نظر نے آپ کی کیا کر دیا
دی انہیں امراضِ کہنہ سے شفا ۔ اور مُردوں کو مسیحا کر دیا
ہو نہیں سکتی بیان شانِ نبیؐ ۔ گر کرے مقدور بھر کوشش کوئی
ہو ثنا جس ذات کی کرتا خدا ۔ کر سکے کیونکر کوئی اس کی ثنا
رحمتیں نازل ہوں ہر دم آپؐ پر ۔ آل پر اولاد پر اصحاب پر

وِرد ہو میرا الٰہی صبح و شام
رحمتِ عالم پہ ہوں لاکھوں سلام

اختلافِ مسائل

اگر کسی حکم کی تبدیلی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے طریق کے ممنوع ہونے کا حکم فرما دیتے تو وہ طریق منسوخ اور ناقابل عمل قرار دیا جاتا تھا۔ جیسے نماز کے ابتدائی دور میں بولنے کی گنجائش تھی۔ مگر جب حضورؐ نے اس کی ممانعت فرما دی تو یہ صورت۔ منسوخ اور متروک ہوگئی۔ لیکن اگر آپ بغیر کچھ فرمانے کے اپنے طرز عمل کو بدل لیتے۔ تو صحابہ کرامؓ کو آپ کی اس تبدیلی سے نئی صورت کا جواز معلوم ہو جاتا اور وہ بھی آپ کی پیروی میں جدید طرزِ عمل اختیار کرتے مگر باہر کے رہنے والے صحابہؓ جن کو اس تبدیلی کا علم نہ ہوتا پہلے طریق پر ہی قائم رہتے بلکہ بعض صحابہؓ تو علم ہو

جانے پر بھی نئی صورت کو اجازت اور جواز پر محمول کرتے اور پہلی صورت کی ممانعت کا حکم نہ ہونے کی وجہ سے اسی پر جمے رہتے۔ جیسے رفع یدین اور آمین بالجہر کے ترک کرنے کی جن صحابہؓ کو اطلاع نہ ہو سکی یا انہوں نے اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت کا کوئی حکم نہ پایا۔ تو وہ بدستور رفع یدین اور آمین بالجہر پر عمل کرتے رہے۔ اس طرح بعض احکام میں صحابہؓ کا طرزِ عمل مختلف ہو گیا۔ علاوہ ازیں غیر منصوص مسائل میں انہوں نے اجتہاد کیا اس سے بھی ان میں جزوی اور فروعی اختلاف ہو گیا پھر یہی اختلاف ائمہ مجتہدین میں رونما ہوا۔

قرآن مجید میں پہلی شریعتوں کو اختلاف کے باوجود ایک ہی دین قرار دیا گیا ہے اور فروعی اختلاف کو وحدتِ دین کے خلاف نہیں سمجھا گیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اصول و کلیات کے اتحاد کے بعد فروع کا اختلاف کوئی اختلاف نہیں۔ چونکہ صحابہ اور مجتہدین بھی اصول اور کلیات میں متحد تھے اور ان کا اختلاف فروعی اختلاف

تھا۔ اس لیے ان کے طرزِ عمل کی سب اختلافی صورتیں مقبول اور دین کی راہیں ہیں۔ بلکہ امت کے لیے وسعت اور رحمت ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ صحابہؓ کے مختلف افعال میں ہر شخص کو بے دلیل اپنی مرضی کے مطابق انتخاب کا حق حاصل ہے۔ دلائل کی بنا پر ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا اور غیر منصوص جزئیات کے احکام اصولِ شریعت کے مطابق نکالنا مجتہدین کا کام ہے۔ غیر مجتہدین کو یہ اجازت نہیں کہ وہ ان کو توڑ مروڑ کر اپنی عقل کے سانچے میں ڈھالیں پس دین کے سب مسائل میں مجتہدین میں سے کسی ایک کی پیروی کرنا واجب ہے۔ زیادہ معلومات کے لیے دیکھو رسالہ خیر التنقید اور الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد۔

چہل حدیث

(از چہل حدیث مرتبہ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم)

یہ ایک نہایت ہی مختصر چہل حدیث ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی جگہ منقول ہے اس میں دین کی اہم اور ضروری باتوں کا ذکر ہے ۔

عَنْ سَلْمَانَؓ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَرْبَعِیْنَ حَدِیْثَانِ الَّتِیْ۔ قَالَ مَنْ حَفِظَھَا مِنْ اُمَّتِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَ مَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قَالَ ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ چالیس حدیثیں جن کے بارے میں فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کر لے جنت میں داخل ہوگا وہ کیا ہیں ۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ

۱ - اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ ۔ ایمان لاوے تو اللہ کی

ذات و صفات پر ٭

۲ - وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ - اور آخرت کے دن پر ٭

۳ - وَالْمَلٰئِکَۃِ - اور فرشتوں کے وجود پر ٭

۴ - وَالْکُتُبِ - اور اللہ کی کتابوں پر ٭

۵ - وَالنَّبِیّٖنَ - اور تمام انبیاء پر ٭

۶ - وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ - اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ٭

۷ - وَ الْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ - اور تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے. سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ٭

۸ - وَاَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ - اور تو اس امر کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں ٭

۹ - وَ تُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ بِوَضُوْءٍ سَابِغٍ کَامِلٍ لِوَقْتِھَا - اور ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے٭

۱۰ - وَ تُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ - اور زکوٰۃ ادا کرے ٭

۱۱ - وَتَصُومَ رَمَضَانَ - اور رمضان کے روزے رکھے ۔

۱۲ - وَتَحَجَّ الْبَيْتَ اِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ - اگر مال ہو تو حج کرے ۔

۱۳ - وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ - اور بارہ رکعات (سنت مؤکدہ) روزانہ ادا کرے ۔

۱۴ - وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُكْهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ - اور وتر کو کسی رات میں نہ چھوڑے ۔

۱۵ - وَ لَا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا - اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے ۔

۱۶ - وَلَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ - اور والدین کی نافرمانی نہ کرے ۔

۱۷ - وَ لَا تَاْكُلْ مَالَ الْيَتِيمِ ظُلْمًا - اور ظلم سے یتیم کا مال نہ کھاوے ۔

۱۸ - وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ - اور شراب نہ پیوے ۔

۱۹ - وَلَا تَزْنِ - اور زنا نہ کرے ۔

۲۰ - وَلَا تَحْلِفْ بِاللّٰهِ كَاذِبًا - اور تو جھوٹی قسم نہ

کھاوے ؁

۲۱- وَلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ زُوْرٍ - جھوٹی گواہی نہ دے۔

۲۲- وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰى - خواہشاتِ نفسانیہ پر عمل نہ کرے ؁

۲۳- وَلَا تَغْتَبْ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ - مُسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے ؁

۲۴- وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ - پاک دامن عورت کو تہمت نہ لگائے ؁

۲۵- وَلَا تَغُلَّ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ - اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھّے ؁

۲۶- وَلَا تَلْعَبْ - لہو و لعب میں مشغول نہ ہو ؁

۲۷- وَلَا تَلْهَ مَعَ اللَّاهِيْنَ - تماشائیوں میں شریک نہ ہو ؁

۲۸- وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيْرِ يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذَالِكَ عَيْبَهٗ - کسی پست قد کو عیب کی نیت سے ٹھگنہ مت کہو ؁

۲۹- وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ - کسی کا مذاق مت اُڑاؤ

۳۰- وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيْمَةِ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ - مسلمانوں کے درمیان چغل خوری نہ کر ٭

۳۱- وَشُکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی نِعْمَتِہٖ - اللہ جل شانہٗ کی نعمتوں پر اس کا شکر کر ٭

۳۲- وَتَصْبِرُ عَلَی الْبَلَاءِ وَالْمُصِیْبَۃِ - بلا اور مصیبت پر صبر کر ٭

۳۳- وَلَا تَاْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰہِ - اور اللہ کے عذاب سے بے خوف مت ہو ٭

۳۴- وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَائَکَ - اعزہ سے قطع تعلق مت کر ٭

۳۵- وَصِلْهُمْ - بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر ٭

۳۶- وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ - اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت مت کر ٭

۳۷- وَ اَکْثِرْ مِنَ التَّسْبِیْحِ - وَالتَّکْبِیْرِ وَ التَّهْلِیْلِ - سبحان اللہ - الحمد اللہ - لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر - ان الفاظ کا اکثر ورد رکھو ٭

۳۸- وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَۃِ وَالْعِیْدَیْنِ -

جمعہ اور عیدین میں حاضری مت چھوڑو ۔

۳۹۔ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ ۔ اور اس بات کا یقین رکھو کہ جو تکلیف و راحت تجھے پہنچی وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہیں تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا ۔ وہ کسی طرح بھی پہنچنے والا نہ تھا ۔

۴۰۔ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ۔ اور قرآن کی تلاوت کسی حال میں بھی مت چھوڑو ۔

سلمانؓ کہتے ہیں ۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ۔ کہ جو شخص اس کو یاد کرے ۔ اس کو کیا اجر ملے گا ۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کا حشر انبیاء اور علما کے ساتھ فرمائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے ۔ اور اپنا فضل و کرم فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن